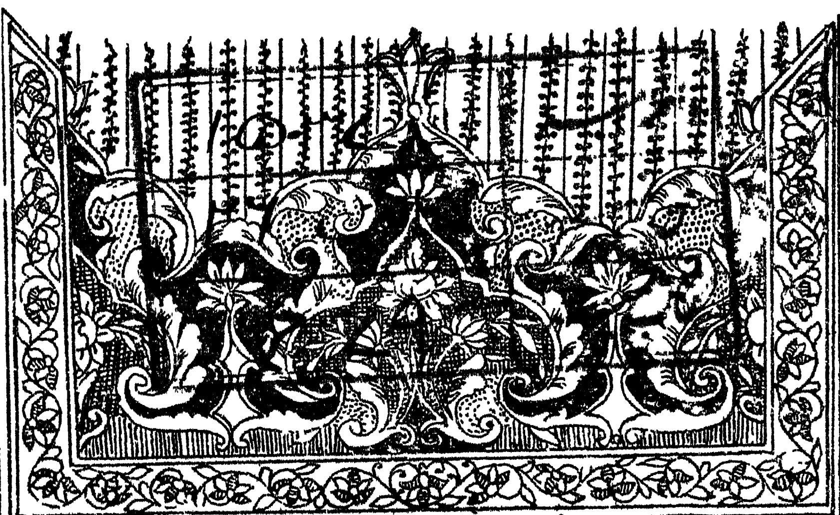
للہ الحمد کہ کتاب علم سلوک میں

شفاء العلیل

ترجمہ

قول الجمیل

مطبع احمدی دہلی میں چھاپہ ہوئی



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الاولین و الاٰخرین وعلی اٰلہ وصحبہ واولیاء امتہ اجمعین

امابعد عاجز نہ گناہون سی شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین مین عرض کرتا ہی کہ بعض مخلص احباب نی فرمایش کی کہ کتاب مستطاب **قول الجمیل** فی بیان سواء السبیل تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ **ولی اللہ** محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو مین کری تا زمانہ اخیر مین کہ روز بروز جہل کی ترقی سی اہل دین حقیقت حال سی مطلع ہون اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سی آگاہ ہوکر افراط اور تفریط سی بچین نہ مطلقا بیعت کے انکار کرین نہ نا اہل سی بیعت کر لین ہر چند مترجم بسبب کور باطنی اس کتاب عالی قدر کی ترجمہ کرنیکی کہ ذاکرین حق اور اولیاء طریقت کے اشغال مین ہی لیاقت نہین رکہتا لیکن بمضمون اس حدیث صحیح کے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم مین ثابت ہے کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتی پہرتے مین پہر جب ذاکرین کو پاتے مین تو

تو اونہوا ہی پر دوڑتی اول آسمان تک چہا لیتی ہین پہر جب حقتعالی فرشتونکو شاہد کرکی
فرماتا ہی کہ مینی اونکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہی کہ اونمین تو فلانا بندہ گنہگار ہی نہی جو اونکی
راہ پر نہین کسی کام کو آیا تہا سو وہان بیٹہہ گیا تو حق تعالی فرماتا ہی کہ مینی اوسکو بہی بخشا وہ
ایسی لوگ ہین جنکی پاس کا بیٹہہ جانی والا شقی یعنی بی نصیب نہین ہتا ترجمہ اس کتاب کو وسیلہ نجات کا
سمجہا اور کیون نہو کہ حدیث مَن اَحَبَّ قَوماً فَهُوَ مِنهُم دستاویز قوی ہی انشاء اللہ تعالی

نظم

سیہ دل تبہ کار گو ہون لیکن ۞ فدائی ہون اللہ کی عاشقون کا ۞ یہہ امید رکہتا ہون
لطف ازل سی ۞ کہ اس دل مین پرتو پڑی صادقون کا ۞ اور کیا عجب ہی رحمت الٰہی علت سلب
انگیز ہی کہ کوئی بندہ خدا اہل دل اس ترجمہ کو دیکہہ کر خوش ہو جاوی اور مترجم کی افلاس
باطن پر رحم کری اور توجہ فرماوی یا بعد موت مترجم کی دعای مغفرت کری ع وَلِلاَرضِ
مِن کَاسِ الکِرَامِ نَصِیبٌ بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہی فصل پہلی اور دوسری
اقسام بیعت اور اوسکی احکام اور شرائط مین فصل تیسری سالکین کی تربیت و تمہید مین
فصل چوتہی مشائخ قادریہ کی اشغال مین فصل پانچوین مشائخ چشتیہ کی اشغال
مین فصل چہٹی مشائخ نقشبندیہ کی اشغال مین فصل ساتوین مال کار اشغال
یعنی تحصیل نسبت مین فصل آٹہوین عزائم اور اعمال مین فصل نوین عالم ربانی
کی شرائط اور چند نصائح مین فصل دسوین وعظ گوئی اور واعظ کی شرائط
اور آداب وغیرہ مین فصل گیارہوین سلاسل طریقت کی اسناد مین اب معلوم
کرنا چاہئی کہ ترجمہ اس کتاب مین محاورہ مقدم رکہا گو اصل کی تراجم الفاظ مین تقدیم و تاخیر
واقع ہو اسواسطی کہ ترجمہ کرنی سی سہولت فہم مقصود ہی سو ترجمہ تحت اللفظ مین حاصل نہین اور
جو حواشی مصنف قدس سرہ اور اونکی خلف الرشید علامہ عصر مسند دہر مولانا شاہ عبد العزیز رح
کی اس کتاب پر صحیح پائی مزید توضیح اور تکثیر فواید کی واسطی اونکا ترجمہ بہی ذیل فوائد مین مندرج
کردیا جہان کہین مولانا کا لفظ آوی تو مولانا شاہ عبد العزیز مراد ہونگی اور اسکا نام
شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل رکہا حقتعالی اس ترجمہ کو اپنی مزید کرم سی مقبول

فرماوی اور مترجم اور صاحب فرمائش اور سایر اہل دین کو اس کتاب کی برکات سے فائدہ مند کرے آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق قلوب بنی ادم مستعدۃ لفیضان الانوار مھیئۃ لایداع المعارف والاسرار سب تعریف اللہ کو جسنی بنی آدم کی دلون کو واسطی فیضان انوار کی مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کیواسطی لائق ٹھرایا وبعث الانبیآء المصطفین الاخیار داعین وھادین الی طرق اکتسابھا بالطاعات والاذکار اور انبیا برگزیدہ اخیار کو داعی اور ہادی بنا کر معارف اور اسرار الہی تحصیل کے راہین بناوین عبادت اور اذکار سے ثم جعل لھم ورثۃ یقومون بعلمھم ورشدھم من العلماء الراسخین اور حقتعالی نی انبیا کے وارث ٹھرائے منجملہ علماء راسخین ابرار جو اونکے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیا کے قرنا بعد قرن قائم رکہین ولاتزال منھم طائفۃ قائمین علی الحق لایضرھم من خذلھم من الاشرار الی یوم القیامۃ اور ہمیشہ تا قیامت اونمین سے چند لوگ حق پر قائم رہینگی اونکو ضرر نہ پہنچا سکینگے جو شریر اونکی معاند اور منکر ہونگے وجعلھم سرجا یھتدی الناس بھا فی ظلمات الطبیعۃ الی قرب الجبار اور حقتعالی نی وارثین کو چراغ ہدایت بنایا جسنی طبعیت اور بشریت کے تاریکیون مین لوگ راہ پاتی ہین خدا کی قرب کی طرف فمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید فقد رشد ولہ النعیم المقیم والجنات والانھار جسکا کہ دل بیدار ہی یا اوسنے کلام حق کو سنا دہیان کرکے سو وہ تو راہ پاگیا اور اوسکے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار ہین ومن اعرض وتولی فقد غوی وسوی ولہ الجحیم والحمیم وما لہ من انصار اور جسنی اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بہلا اور نیچے گر پڑا اور اوسکی لئی دوزخ اور آب گرم ہی کوئی اوسکا مددگار نہین نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا

عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وبارك

ہم ستائش کرتے ہین اللہ کے اور اوس سے مدد چاہتے ہین اور اوس سے
مغفرت مانگتے ہین اور اللہ کے پناہ طلب کرتے ہین اپنی نفوس کے برائیو نسے اور اپنی اعمال
کی بدیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنی والا نہین اور جسکو اوسنے
بہکایا اوسکا کوئی راہ بتانی والا نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی معبود برحق نہین سوا ای اللہ کی
جو اکیلا ہی کوئی اوسکا ساجھی نہین اور ہم گواہی دیتی ہین کہ ہمارا پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد
مصطفے اوسکا بندہ اور رسول ہی جسکو اللہ نے سچ سچ بشیر اور نذیر کرکی بہیجا حقتعالی اوس
سید بشیر نذیر پر اپنی عمدہ رحمت نازل کری اور اوسکی آل اور اصحاب پر اور برکت دی اور بہت سے
سلامتی عطا فرادی اما بعد فيقول العبد الضعيف الفقير الى رحمة
الله الكريم ولي الله بن الشيخ عبد الرحيم تغمدهما الله بفضله الجسيم وجعل
مآلهما الى النعيم المقيم هذه فصول مشتملة على اصول الطريقة وما يتصل بها مما
استفدنا من مشائخنا النقشبندية والجيلانية والچشتية رضي الله تعالى عنهم
سميتها بالقول الجميل في بيان سواء السبيل حسبي الله ونعم الوكيل ولا حول
ولا قوة الا بالله العلي العظيم بعد حمد وصلوة کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم
رحمت کا ولی اللہ بن شیخ عبد الرحیم اون دونون کو اللہ ڈہانپ لی اپنی فضل جسیم سی اور دونو
کا ٹہکانا نعمت دائمی کی طرف ٹہرادی یہ چند فصلین مشتمل ہین قواعد طریقت پر یعنی کلیات
درویشی پر اور اوسپر جو طریقت سی متقارب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال پر جسکو
ہمنے اپنی نقشبندی اور قادری اور چشتی پیرون سے حاصل کیا ہی رضی اللہ عنہم اور ان فصول کا
قول جمیل فی بیان سواء السبیل مینے نام رکہا اور اللہ مجکو کافی ہی اور بہتر کارساز ہی اور نہین بچاؤ
گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر اللہ کے مدد سے جو اونچا ہے
بڑا ہے والا

فصل

اس فصل مین مسنون ہونا بیعت کا
مذکور ہے اگرچہ زمانہ رسالت مین بیعت اسور سے

کیواسطی تہی آور اب ایک مقصد مین منحصر ہی اور یہہ امر اصل غرض کو مضر نہین قال اللہ تعالی
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ
عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا حقتعالی نی فرمایا
مقرر جو لوگ بعیت کرتی ہین تجہسی ای محمد وہ اللہ سی بیعت کرتی ہین اللہ کا دست قدرت اونکے
ہاتہون پر ہی سو جو عہد شکنی کرتا ہی تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہی اور جسنی پورا کیا
اوسکو جیسی اللہ سی قول کیا تہا سو عنقریب اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا واستفاض عن
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُبَایِعُوْنَہٗ تَارَۃً عَلَی الْھِجْرَۃِ وَالْجِھَادِ
وَتَارَۃً عَلٰی اِقَامَۃِ اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَۃً عَلَی الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِیْ مَعْرَکَۃِ الْکُفَّارِ وَ
تَارَۃً عَلَی التَّمَسُّکِ بِالسُّنَّۃِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَۃِ وَالْحِرْصِ عَلَی الطَّاعَاتِ کَمَا صَحَّ
اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَایَعَ نِسْوَۃً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اَنْ لَّا یَنُحْنَ اور احادیث
مشہورہ مین منقول ہوا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ لوگ بعیت کرتی تہی انحضرت سے
سی کبہی ہجرت اور جہاد پر اور گاہی اقامت ارکان اسلام یعنی صوم وصلواۃ حج زکوۃ پر اور گاہ
ثبات اور قرار پر معرکہ کفار مین چنانچہ بیعۃ الرضوان اور کبہی سنت نبوی کی تمسک پر اور بدعت
سی بچنی پر اور عبادات کی حریص اور شائق ہونی پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہی کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نی بعیت لی انصاریون کی عورتونسی نوحہ نکرنی پر۔ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ
اَنَّہٗ بَایَعَ نَاسًا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ عَلٰی اَنْ لَّا یَسْئَلُوا النَّاسَ شَیْئًا فَکَانَ اَحَدُھُمْ
یَسْقُطُ سَوْطُہٗ فَیَنْزِلُ عَنْ فَرَسِہٖ فَیَاْخُذُہٗ وَلَا یَسْئَلُ اَحَدًا اور ابن ماجہ
نی روایت کی کہ انحضرت نی چند محتاج مہاجرین سی بعیت لی اس پر کہ لوگون سی کسی
چیز کا سوال نکرین سو اونمین سی کسی شخص کا یہہ حال تہا کہ اوسکا کوڑا گرجاتا تہا تو اپنی گہوڑے سے
اترکر اوسکو اوٹہالیتا تہا اور کسی سی کوڑا اوٹہادینی کا بہی سوال نکرتا تہا وَمِمَّا لَا شَکَّ فِیْہِ وَلَا
شُبْھَۃَ اَنَّہٗ اِذَا ثَبَتَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلٰی سَبِیْلِ الْعِبَادَۃِ
وَالْاِھْتِمَامِ بِشَاْنِہٖ فَاِنَّہٗ لَا یَنْزِلُ عَنْ کَوْنِہٖ سُنَّۃً فِی الدِّیْنِ اور جسمین کچہہ شک اور شبہہ نہین

وہ یہہ ہی کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام
کی نہ بسبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی سی کمتر تو نہین **ف** اور چونکہ بیعت لینا امور
مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تہا تو بیعت کی مسنون ہونی مین اب کچہہ شک اور شبہہ نہین
بقی انّہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کان خلیفۃ اللہ فی ارضہ وعالماً بما انزلہ اللہ تعالٰی من
القرآن والحکمۃ معلّماً للکتاب والسّنّۃ ومزکّیاً للامّۃ فما فعلہ علی جہۃ الخلافۃ
کان سنّۃ للخلفاء وما فعلہ علی جہۃ کونہ معلّماً للکتاب والحکمۃ ومزکّیاً للامّۃ کان
سنّۃ للعلماء الرّاسخین باقی رہا یہہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اللہ
تہی اوسکی زمین مین اور عالم تہی اوسکے جو اللہ تعالی نی اون پر قرآن اور حکمت کو اتارا
اور معلم تہی قرآن اور حدیث کی اور امت کی پاک کرنی والی تہی سو جو فعل کہ حضرت نے
بنا بر خلافت کی کیا وہ خلفا کی واسطی سنت ہو گیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت کے
اور تزکیہ کی کیا وہ علمای راسخین کی واسطی سنت ہوا **ف** علمای راسخین سی وہ مراد ہین
جو علم ظاہر اور باطن کی جامع ہین فلنبحث عن البیعۃ من ایّ قسمٍ ہی فظنّ قوم انّہا
مقصورۃ علی قبول الخلافۃ وانّ الّذی تعتادہ الصّوفیۃ من متابعۃ المنصوفین
لیس بشیءٍ وہذا ظنّ فاسد لما ذکرنا من انّ النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم کان یبایع تارۃً
علی اقامۃ ارکان الاسلام وتارۃً علی التّمسّک بالسّنّۃ وہذا صحیح البخاری
شاہدٌ علی انّہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اشترط علی جریر عند مبایعتہ فقال والنّصح
لکلّ مسلمٍ وانّہ بایع قوماً من الانصار فاشترط ان لا یخافوا فی اللہ لومۃ لائمٍ
ویقولوا بالحقّ حیث کانوا فکان احدہم یجاہر الامراء والملوک بالرّدّ والانکار
وانّہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بایع نسوۃً من الانصار واشترط الاجتناب عن
النّوحۃ الی غیر ذلک وکلّ ذلک من باب التّزکیۃ والامر بالمعروف والنّہی عن
المنکر تو ہمکو چاہئی کہ بیعت کی گفتگو کرین کہ وہ کون قسم مین سی ہی سو بعضی لوگون نی یہہ گمان
کیا ہی کہ بیعت منحصر ہی قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیہ کی عادت ہی یا ہم اہل

تصوف سے بیعت لینے کے وہ ستہ غا کچھ نہین اور یہہ گمان فاسد ہے بدلیل
اوسکے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر سنت ہے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
بیعت لینی تہے اقامت ارکان اسلام پر اور لگا ہے تمسک بالسنۃ پر اور یہہ صحیح بخاری
گواہی دے رہی ہے اسپر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر
شرط کی اونکی بیعت کی وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہی ہر مسلمان کے واسطی اور حضرت سے
بیعت لی قوم انصار سے سو یہہ شرط کر لی کہ نہ ڈرین امر خدا مین کسی ملامت گر کی ملامت سے اور حق
ہی بات بولین جہان مین ہو اونین سی بعضی لوگ اُمرا اور سلاطین پر کہل کر بلا خوف رد اور انکار
کرتی تہی اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انصار کی عورتون سے بیعت لی اور شرط کر لی کہ نوحہ
کرنی سی پرہیز کرین انکی سوا ہی بہت امور مین بیعت ثابت ہی اور وہ سب امور از قسم تزکیہ
اور امر بالمعروف او رنہی عن المنکر کی ہین **ف** تو صاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت
پر منحصر نہین فالحق ان البیعۃ علی اقسام منہا بیعۃ الخلافۃ ومنہا بیعۃ الاسلام
ومنہا بیعۃ التمسک بحبل التقوی ومنہا بیعۃ الہجرۃ والجہاد ومنہا بیعۃ التوثق
فی الجہاد تو حق یہہ ہی کہ بیعت چند قسم پر ہی بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام کی
اور بعضے بیعت تقوی کی رسی پکڑنی کی اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضے بیعت جہاد
مین مضبوط رہنی کی ف کانت بیعۃ الاسلام متروکۃ فی زمن الخلفاء اما فی زمن
الراشدین منہم فلان دخول الناس فی الاسلام فی ایامہم کان غالبا بالقہر
والسیف لا بالتالیف واظہار البرہان ولا طوعا ورغبۃ واما فی غیرہم فلانہم
کانوا فی الاکثر ظلمۃ فسقۃ لا یتہمون او رمسلمان ہونیکی بیعت خلفا کی زمانہ مین متروک تہے
خلفاء راشدین کی وقت مین بیعت اسلام تو سو اسطی متروک تہی کہ داخل ہونا لوگون کا اسلام مین
اونکی ایام مین اکثر بسبب شوکت اور تلوار کی تہا نہ تالیف قلوب اور اظہار دلایل اسلام پر اور نہ داخل
اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تہا اور خلفاء راشدین کے سوا اور خلفا کے وقت مین چنانچہ خلفاء مروانیہ اور عباسیہ کے وقت
مین اسواسطی بیعت اسلام متروک تہی کہ اونمین اکثر ظالم اور فاسق تہی اقامت سنین دین

مین کوشش طبع کرتی تہی وکذلك بیعة التمسك بحبل التقوى كانت متروكة اما في زمان الخلفاء الراشدين فلكثرة الصحابة الذين استنار وا بصحبة النبي صلى الله عليه وسلم وتادبوا في حضرته فكانوا لا يحتاجون الى بيعة الخلفاء واما في زمن غيرهم فخوفا من افتراق الكلمة وان يظن بهم مبايعة الخلافة فتهيج الفتن وكانت الصوفية يومئذ يقيمون الخرقة مقام البيعة ثم لما اندرس هذا في الخلفاء انتهز الصوفية الفرصة وتمسكوا بالسنة البيعة والله اعلم اور بیعت تقوی کی رسی تہامنی کی بیعت زمانہ خلفا مین متروک ہوگئی ہی خلفای راشدین کی زمانہ مین تو بسبب کثرت اصحاب کی متروک تہی جو نورانی ہوچکی تہی بسبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور متادب ہوگئی تہی آپکے حضور مین تو اونکو کچہہ حاجت نہ تہی خلفا کی تصفیہ باطن کیواسطی اور خلفا کی سوا اور زمانہ مین بسبب خوف پہوٹ پڑنی کی اور اس خوف سے کہ بیعت کرنی والونکی ساتہہ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوی تو فساد اوٹہی بیعت مذکور متروک تہی اور اسوقت مین اہل تصوف خرقہ دینی کو قایم مقام بیعت کی کرتی تہی پہر بعد مدت جب یہہ رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین مین معدوم ہوگئی تو حضرات صوفیہ نی فرصت کو غنیمت جانکر سنت بیعت پر چنگل مارا واللہ اعلم **ف** مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نی فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندراس رسم بیعت کی جاری کرنی سی مصداق اس حدیث مرفوع کی ہوئی کہ جو سنت مردہ کو جلاوی تو اوسکو اوسکا اجر ملیگا اور اون لوگون کا اجر اوسکو ملیگا جو اوس سنت پر چلین

فصل اس فصل مین سنیت بیعت اور اوسکی غایت اور منفعت اور اوسکے شرائط وغیرہ کا بیان ہی ولعلك تقول اخبرني عن البيعة ما هي واجبة ام سنة ثم ما الحكمة في شرعها ثم ما شرط من ياخذ البيعة ثم ما شرط المبايع وما نكتة ثم هل يجوز تكرار البيعة من عالم واحد او علماء كثيرين ثم ما اللفظ الماثور عند البيعة اور شاید کہ اى مخاطب تو کہیگا کہ مجکو بیعت کا حکم بتاوی کہ کیا ہی واجب ہے یا سنت پہر بیعت کی مشروع ہونیمین حکمت کیا ہی پہر بیعت لینی والی کی شرط کیا ہی پہر بیعت کرنی والی کی شرط کیا ہی پہر بیعت

کرنی والی ہین الفای بیعت کسکو کہتی ہین اور عہد شکنی کیا ہی پہر کیا جائز ہی اگر کرنا بیعت کا
ایک عالم یا علما کثیر سی یا جائز نہین پہر کون الفاظ منقول ہین سلف سی بیعت کی وقت
فاقول اما المسئلة الاولى فاعلم ان البيعة سنة وليست بواجبة لان الناس
بايعوا النبي صلى الله عليه وسلم وتقربوا بها الى الله تعالى ولم يدل دليل على تأثيم
تاركها ولم ينكر احد من الائمة على تاركها فكان كالاجماع على
انها ليست بواجبة سو مین کہتا ہون ساتون سوالات کی جواب مفصلاً پہلی سوال جواب
کو تو یون سمجہہ لی کہ بیعت سنت ہی واجب نہین اسواسطی کہ اصحاب نی رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سی بیعت کی اور اوسکی سبب سی حق تعالی کی نزدیکی چاہی اور کسی
دلیل شرعی نی تارک بیعت کی گنہگار ہونی پر دلالت نکی اور ایمہ دین نی تارک بیعت پر
انکار نکی تو یہہ عدم انکار گویا اجماع ہوگیا اسپر کہ وہ واجب نہین ف اور اگر بیعت
تقوی کی واجب ہوتی تو بالضرور اوسکی تارک پر انکار وارد ہوتی تو معلوم ہوگیا کہ بیعت
سنت ہے اسواسطی کہ حقیقت سنت یہی ہی کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب متقرب الی اللہ کا
موجب ہو واما المسئلة الثانية فاعلم ان الله تعالى اجرى سنته ان يضبط الامور الخفية
المضمرة في النفوس بافعال واقوال ظاهرة وينصبها مقامها كما ان
التصديق بالله ورسوله واليوم الآخر خفي فاقيم الاقرار مقامه
وكما ان رضى المتعاقدين ببذل الثمن والمبيع امر خفي
مضمر فاقيم الايجاب والقبول مقامه
اور سوال ثانی کا جواب یون معلوم کر کہ سنت اللہ یون جاری ہے کہ امور
خفیہ جو نفوس مین پوشیدہ ہین اونکا ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے
ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہون امور قلبیہ کی چنانچہ تصدیق اللہ اور اوسکے
رسول اور قیامت کی امر مخفی ہی تو اقرار ایمان کا بجای تصدیق قلبی کی قائم کیا گیا اور جیسا کہ
رضامندی بایع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کی دینی مین امر مخفی پوشیدہ

ف مسنون ہونا بیعت

جواب سوال اول

ف بیعت

جواب سوال دوم

جواب سوال سوم

شرط اول

ہی تو ایجاب اور قبول کو قائم مقام رضای حقی کی کردیا فکذلک التوبة والعزیمة علی ترک
المعاصی والتمسک بحبل التقوی خفی مضمر فاقیمت البیعة مقامهما سو اسیطرح
توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی اور تقوی کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہے
تو بیعت کو اوسکی قائم مقام کردیا واما المسئلة الثالثة فشرط من یاخذ البیعة امور
احدها علم الکتاب والسنة ولا ارید المرتبة القصوی بل یکفی من علم الکتاب ان
یکون قد ضبط تفسیر المدارک او الجلالین او غیرهما وحققه علی عالم و
عرف معانیه وتفسیر الغریب واسباب النزول والاعراب والقصص وما یتصل بذلک
اور مسئلہ ثالث کا جواب یہہ ہی کہ بیعت لینی والی مین یعنی پیر اور مرشد مین چند امور شرط ہین منجملہ
اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہہ مراد نہین کہ اعلی درجہ کا مرتبہ علم کا مشروط ہی
بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہی کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا اونکی مانند تفسیر وسیط
یا وجیز واحدی کی محفوظ کرچکا ہو اور کسی عالم سی اوسکو تحقیق کرلیا ہو اور اوسکی معانی
اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اسکی قریب ہی
اوسکو جان چکا ہو ف یعنی دو مختلف چیزون مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ
اور معرفت احکام مستنبطہ قرآنی ومن السنة ان یکون قد ضبط وحقق مثل کتاب
المصابیح وعرف معانیه وشرح غریبه واعراب مشکله وتاویل معضله علی
رای الفقهاء اور حدیث کا علم اتنا کافی ہی کہ ضبط اور تحقیق کرچکا ہو مانند کتاب مصابیح
یا مشارق کی اور اوسکی معانی دریافت کرچکا ہو اوسکی شرح غریب یعنی لغات مشکلہ کا
ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنابر رای فقہای دین کی معلوم کرچکا ہو ف
مشکل اور معضل مین فرق یہہ ہی کہ مشکل اوس دشوار لفظ کو کہتی ہین جو باعتبار لفظ اور ترکیب
نحوی کی صعب ہو اور معضل وہ ہی جسکی معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین نہو سکی یا دوسری
حدیث اوسکی معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی نی
کہ اسیطرح سینی مصنف قدس سرہ سے سنا ستر جمہ کہا ہی مصنف نی لفظ محتمل المعنی اور احادیث

متعارضہ مین اتباع مذاہب فقہا کی اسواسطی تصریح کی کہ چارون اماموںکی مخالفت مین ضلالت صریح ہی گویا اوسنی ترک اجماع کیا وَلَا یُکَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَلَا الْفَحْصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِیْدِ اَلَا تَرٰی اَنَّ التَّابِعِیْنَ وَاَتْبَاعَہُمْ کَانُوْا یَاْخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ حُصُوْلُ الظَّنِّ بِبُلُوْغِ الْخَبَرِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور بیعت لینی والا مکلف نہین علم قرآن مین اختلافات قرات کی یاد رکہنی کا اور نہ علم حدیث مین حال اسانید کی تجسس کا کیا تو نہین جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتی تہی مقصود تو حصول ظن ہی سا تہہ پہنچ جانی حدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو اتنی بات تو کتب معتمدہ حدیث مین تفحص رواۃ پر منحصر نہین اگرچہ تحقیق فن حدیث مین بدون علم رجال کی حاصل نہین **ف** منقطع وہ حدیث ہی جسکا راوی اول سند مین مذکور نہو اور مرسل وہ ہی جو آخر سند مین راوی مذکور نہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کی مذکور کری چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود بالخیر تہا اور وسائط سند قلیل ہوتی تہی تو انقطاع سی بہی حصول ظن بلوغ خبر مقصود تہا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کی کہ اونکو یہہ دولت قریبہ خداداد کہان حاصل خلاصہ یہہ ہی کہ پیری مریدی کیواسطی اتنا علم بہی ان اور حدیث کا کافی ہی لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کیواسطی تو بہت سا کچہہ درکار ہی وَلَا بِعِلْمِ الْاُصُوْلِ وَالْکَلَامِ وَجُزْئِیَّاتِ الْفِقْہِ وَالْفَتَاوٰی اور بیعت لینی والا علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور احکام حوادث کی یاد رکہنی کا مکلف نہین **ف** مولانا عبد العزیز قدس سرہ نی حاشیہ مین فرمایا کہ جزئیات فقہ سی مقابل کلیات مراد نہین بلکہ مسائل مفروضہ مراد ہین جنکی طرف کمتر حاجت ہوتی ہی مترجم کہتا ہی تو اس تقریر سی معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہین اونکا حفظ شروط ہی وَاِنَّمَا شَرَطْنَا الْعِلْمَ لِاَنَّ الْغَرَضَ مِنَ الْبَیْعَۃِ اَمْرُہٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہْیُہٗ عَنِ وَاِرْشَادُہٗ اِلٰی تَحْصِیْلِ السَّکِیْنَۃِ الْبَاطِنَۃِ وَاِزَالَۃِ الرَّذَائِلِ وَاکْتِسَابِ الْحَمَائِدِ ثُمَّ اِمْتِثَالُ الْمُسْتَرْشِدِ فِیْ کُلِّ ذٰلِکَ فَمَنْ لَمْ یَکُنْ عَالِمًا کَیْفَ یَتَصَوَّرُ مِنْہُ ہٰذَا اور عالم ہونا مرشد کا تو ہمنے

فقط اتنی واسطی شرط کیا ہی کہ غرض بیعت سی مرید کو امر کرنا ہی مشروعات کا اور روکنا
اوسکو خلاف شرع سی اور اوسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کی اور دور کرنا بدخوؤن کا
اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پہر مرید کا عمل مین لانا اسکو جمیع امور مذکورہ مین جو شخص
کہ عالم اور واقف ان امور سی ہوگا اوس سی یہہ کیونکر متصور ہوگا **ف** مترجم کہتا ہی سبحان
اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہی فقراء جہال کو اسوقت مین یہہ خبط سمایا ہی کہ پیری مریدی
مین علم کا ہونا کچہہ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کو مضر ہی اسواسطی کہ شریعت کچہہ اور ہی اور
طریقت کچہہ اور حالانکہ صوفیان قدیم کی کتب اور ملفوظات مین مثل قوت القلوب اور
عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیای سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف
حضرت عبد القادر جیلانی مین صاف مصرح ہی کہ علم شریعت شرط ہی طریقت اور تصوف
کی یہہ بہی جہالت کی شامت ہی کہ جن مرشدونکا نام صبح شام مثل قرآن اور درود کی ذکر
کیا کرتی ہین اونکی کلام سی بہی غافل ہین کہ وہ کیا فرما گئی ہین وَقَدِ اتَّفَقَ كَلِمَةُ الْمَشَائِخِ
عَلَى أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ إِلَّا مَنْ كَتَبَ الْحَدِيثَ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ اور متفق ہی مشایخ کا قول اسپر
کہ وعظ نکری لوگونکو مگر وہ شخص جسنی کتابت حدیث کی کی ہو یعنی روایت کی ہو سند سی
اور جسنی قرآن کو پڑہا ہو اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا صَحِبَ الْعُلَمَاءَ الْأَتْقِيَاءَ دَهْرًا طَوِيلًا
وَتَأَدَّبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَوَقَّافًا عِنْدَ
كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فَعَسَى أَنْ يَكْفِيَهُ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بار خدایا مگر یہہ کہ ایسا مرد ہو
جسنی متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور اونسی ادب سیکہا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو
اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی نزدیک یعنی قرآن و حدیث سنکر ڈر جاتا ہو اور اپنی
افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب و سنت کی موافق کر لیتا ہو تو امید ہی کہ اسقدر معلومات اوسکو
کفایت کری صورت عدم العلم مین الشَّرْطُ الثَّانِي الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوَى فَيَجِبُ أَنْ يَكُونَ مُجْتَنِبًا
عَنِ الْكَبَائِرِ غَيْرَ مُصِرٍّ عَلَى الصَّغَائِرِ اور بیعت لینی کی دوسری شرط عدالت اور تقوی ہی تو واجب ہی کہ کبیرہ
گناہونسی پرہیز کرتا ہو اور صغیرہ گناہون پر اڑ نہ جاتا ہو **ف** مولانا عبد العزیز

نے حاشیہ میں فرمایا کہ تقوی مرشد کا اسواسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطے
صفائے باطن کے اور انسان مجبول ہے اپنے بنی نوع کی اقتدائے افعال پر اور صفائے باطن میں
فقط قول بدون عمل کے کفایت نہیں کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہو فقط زبانی
تقریروں پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے والشرط الثالث
أن يكون زاهدا في الدنيا راغبا في الآخرة مواظبا على الطاعات المؤكدة والأذكار
المأثورة المذكورة في صحاح الأحاديث مواظبا على تعلق القلب بالله سبحانه
وكان يادداشت له ملكة راسخة اور تیسری شرط بیعت لینے کی یہہ ہے کہ دنیا کا تارک
ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعات موکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثوں میں
مذکور ہیں مدام تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اوسکو حاصل ہو
کہتا ہے یادداشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی والشرط الرابع أن يكون آمرا بالمعروف
ناهيا عن المنكر مستبدا برأيه لا إمعة ليس له رأي ولا امرءا ذا مروة و
عقل تام ليعتمد عليه في كل ما يأمر به وينهى عنه قال الله تعالى ممن ترضون فما
ظنك لصاحب البيعة چوتھی شرط یہہ ہے کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو مشروع کا اور
خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ مرد ہر جائی ہردم خیالی جسکو نہ رائے ہو
نہ امر ذی مروت اور صاحب عقل کامل ہوتا اوسپر اعتماد کیا جاوے اوسکی تابعی اور رد کے
فعل پر حق تعالی نے فرمایا کہ گواہی اونکی مقبول ہے جن گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان
ہے صاحب بیعت کے ساتھہ یعنی جب شاہدوں میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے
مرشد میں بطریق اولی عدالت اور تقوی شرط ہوگا فائدہ مولانا نے فرمایا کہ یہہ مراد
نہیں کہ امر بالمعروف اور مستقل الرائے وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تا اعتراض
وارد ہو کہ یہہ امور شہادت میں شرط نہیں تو چاہئے کہ صاحب بیعت میں بھی شرط نہوں
بلکہ حاصل استدلال آیت قرانی کا یہہ ہے کہ حق تعالی نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا
اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر مخفی ہے لہذا اوسکی تعیین علامات ظاہرہ سے کی

مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بہی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہو کر تعین اونکی
علامات ظاہر مذکورہ سی ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد مین بطریق اولی ہوگا
والشرط الخامس ان یکون صحب المشائخ وتادب بہم دہرا طویلا واخذ منہم النور
الباطن والسکینۃ وہذا لان سنۃ اللہ جرت بان الرجل لا یفلح الا اذا راے
المفلحین کما ان الرجل لا یتعلم الا بصحبۃ العلماء وعلی ہذا القیاس غیر ذلک من
الصناعات اور پانچوین شرط یہہ ہی کہ بیعت لینی والا مرشدان کامل کی صحبت مین رہا ہو
اور اونسی ادب سیکہا ہو زمانہ دراز اور اونسی باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یہہ یعنی
صحبت کاملین اسواسطی مشروط ہوئی کہ عادت الٰہی یون جاری ہوئی ہی کہ مراد نہین ملتی
جب تک مراد پانی والون کو نہ دیکہی جیسی انسان کو علم نہین حاصل ہوتا مگر علما کی صحبت سے
اور اسی قیاس پر ہین اور پیشی یعنی جیسی آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت
نجار کی نہین آتی ف مولانا نی ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا یہہ ہی کہ انسان اس نہج
مخلوق ہوا ہی کہ یہہ اپنی کمالات کو حاصل نہین کرسکتا بدون اپنی ابنای جنس کی مشارکت
اور معاونت کی بخلاف اور حیوانات کی کہ اونکی کمالات پیدایشی ہین اور سیکھی نہایت کمتر
ہین چنانچہ بیرا حیوانات مین پیدایشی کمال ہی اور انسان کو بدون سیکہی نہین آتا و لا
یشترط فی ذلک ظہور الکرامات والخوارق ولا ترک الاکتساب لان الاول ثمرۃ
المجاہدات لا شرط الکمال والثانی مخالف للشرع ولا تغترن بما فعلہ المغلوبون فی
احوالہم فانما الماثور القناعۃ بالقلیل والورع من الشبہات اور شرط نہین اسمین
یعنی بیعت لینی مین ظہور کرامات اور خوارق عادات کا اور نہ ترک پیشہ وریکا اسواسطی کہ ظہور
کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہی مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک
اکتساب مخالف شرع ہی اور دہوکا نکہائیو اوس سی جو درویش مغلوب الاحوال کرتی ہین یعنی جو
صاحب حال بسبب غلبہ اپنی حال کی کسب حلال کی طرف متوجہ نہین ہوتی ہین اونکی فعل کو دلیل
نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہے کہ تہوڑی پر قناعت کرنا اور شبہات سے

پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور مشتبہ مکروہ اور مشتبہ سے بچنا ضروری ہے ف مولانا نے فرمایا اور
یہی شرط ارشاد نہیں کہ کمال رہبانیت اختیار کرے یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا جیسا کہ ہمیشہ
صوم دہر اور تمام رات کا جاگنا اور گوشہ گیری نساء سے کرنا اور طعام لذیذ کا نکھانا اور جنگل
یا پہاڑ و نہیں رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اسکو شرط کمال کی جانتے ہیں اسواسطے کہ یہہ مشدد
فی الدین اور شدید علی النفس مین داخل ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سختی نکرو
اپنی جانونکو تو اللہ تمکو سخت پکڑیگا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام مین جایز نہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ
الرَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّهُ يَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ الْمُبَايِعُ بَالِغًا عَاقِلًا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهُ عُرِضَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيٌّ لِيُبَايِعَهُ فَمَسَحَ عَلٰى رَأْسِهِ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَ
لَمْ يُبَايِعْ اور سوال رابع کا جواب یون جان کہ واجب ہے یہہ کہ بیعت کرنیوالا جوان ہو ہوشیار ہو اور رغبت والا
ہو اور مقرر حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا گیا تا آپ سے بیعت
کرے تو حضرت نے اوسکا سر سہلایا اور اوسکے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نلی ف
مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کیواسطے اسواسطے مشروط ہے کہ نابالغ اور مجنون
تو ایمان کا مکلف نہین تو تقوی اور اجتہاد فی الطاعات کا اوسکے حق مین کیا
تذکرہ ہے وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ يُجَوِّزُ بَيْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّكًا وَتَفَوُّلًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
اور بعضے مشایخ لڑکونکی بیعت کو جایز رکھتے ہین بنابر برکت اور نیک فالی کی
واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث
کی ہے کہ حضرت زبیر اپنے بیٹے عبد اللہ کو بیعت کیواسطے لائے اور وہ سات
یا آٹھہ برس کے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکو اپنی طرف متوجہ
دیکھکر مسکرائے پھر اونسے بیعت لی وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَيْعَةَ
الْمُتَوَارِثَةَ بَيْنَ الصُّوْفِيَّةِ عَلٰى وُجُوْهٍ اَحَدُهَا بَيْعَةُ التَّوْبَةِ مِنَ
الْمَعَاصِيْ وَالثَّانِيْ بَيْعَةُ التَّبَرُّكِ فِيْ سِلْسِلَةِ الصَّالِحِيْنَ
بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ اِسْنَادِ الْحَدِيْثِ كَانَ فِيْهَا بَرَكَةٌ وَالثَّالِثُ بَيْعَةُ تَاكُّدِ الْعَزِيْمَةِ عَلَى التَّجَرُّدِ

لامر اللہ و ترک ما نہی عنہ ظاہرًا و باطنًا و تعلیق القلب باللہ تعالیٰ وھو الاصل اور رسول خاص کا جواب یون جان کہ جو بیعت کہ صوفیون مین متوارث ہی وہ کئی طریق پر ہی پہلا طریقہ بیعت توبہ معاصی سی اور دوسرے طریقہ بیعت ترک ہی یعنی بقصد برکت صالحین کی سلسلہ مین داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث کے کہ اسمین البتہ برکت ہی اور تیسرا طریقہ بیعت تاکہ عزیمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطی خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کی ظاہر اور باطن سی اور تعلق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہے واما الاولان فالوفاء بالبیعۃ فیہما ترک الکبائر وعدم الاصرار علی الصغائر والتمسک بالطاعات المذکورۃ من الواجبات والسنن الرواتب والنکث بالاخلال فیما ذکرنا اور پہلی دونون قسم کی طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت ہی ترک کبائر سی اور نہ اڑ جانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات اور موکدہ سنتون کی اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنی سی اوسمین جنکو ہمنی مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہونا بیعت شکنی ہی واما الثالث فالوفاء البقاء علی ہذہ الہجرۃ والمجاہدۃ حتی تکون منورًا بنور السکینۃ ویصیر ذلک دیدنًا لہ وخلقًا وجبلۃ فعند ذلک قد یرخص فیما اباحہ الشرع من اللذات والاشتغال ببعض ما یحتاج الی طول التمہل کالتدریس والقضاء والنکث فی ذلک اور تیسرے طریقہ پورا کرنا بیعت کا عبارت ہے مدام ثابت رہنی سی اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہان تک کہ روشن ہوجاوی اطمینان کی نور سی اور یہہ اوسکی عادت اور خو اور جبلی ہوجاوی بلا تکلف تو اس حالت کی نزدیک گاہی اوسکو اجازت دی جاتی ہی اوسمین جسکو شرع نی مباح کیا ہی از قسم لذات کی اور مشغول ہونا بعضی اون کامون سے جنمین طول مدت کی طرف حاجت ہوتی ہی جیسی درس کرنا علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنے عبارت ہی اسکی خلل انداز ہی سی قبل از نور اشیت دل اما المسئلۃ

حکم تکرار بیعت

اَلسَّادِسَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَکْرَارَ الْبَیْعَۃِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا نُوْرٌ وَ
کَذٰلِکَ عَنِ الصُّوْفِیَّۃِ اَمَّا مِنَ الشَّخْصَیْنِ فَاِنْ کَانَ بِظُهُوْرِ خَلَلٍ فِیْمَنْ بَایَعَہٗ
فَلَا بَأْسَ وَکَذٰلِکَ بَعْدَ مَوْتِہٖ اَوْ غَیْبَتِہِ الْمُنْقَطِعَۃِ وَاَمَّا بِلَا عُذْرٍ فَاِنَّہٗ یُشْبِہُ
الْمُتَلَاعِبَ وَیَذْهَبُ بِالْبَرَکَۃِ وَیَصْرِفُ قُلُوْبَ الشُّیُوْخِ عَنْ تَعَهُّدِہٖ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

جواب سوال ششم

اور چھٹی سوال کا جواب مین معلوم کر تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی
منقول ہے اور اسیطرح حضرات صوفیہ سی لیکن دو پیرون سے بیعت کرنا سوا اگر
ظہور خلل کی ہو اوس پیر مین جس سی بیعت کر چکا ہی تو کچہہ مضائقہ نہین اور اسیطرح اوسکی موت
کی بعد یا اوسکی غیبت منقطع کی بعد کہ اوسکی توقع ملاقات کی باقی نہین رہی اور بلا عذر تو
دوسرے مرشد سی بیعت کرنا شاہی کہیل کی اور ہر جگہہ بیعت کرنا برکت کو کہوتا
ہے اور مرشدونکی دلو نکو اوسکی تعلیم اور تہذیب سی پہیرتا ہی واللہ اعلم یعنی اوسکو
ہر جائی اور دم خیالی سمجہ کر اوسپر التفات نہین فرماتی ہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ السَّابِعَۃُ

جواب سوال ہفتم

فَاعْلَمْ اَنَّ اللَّفْظَ الْمَاثُوْرَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَیْعَۃِ اَنْ یَخْطُبَ الشَّیْخُ الْخُطْبَۃَ الْمَسْنُوْنَۃَ
اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر لفظ منقول سلف سی بیعت کی نزدیک یہہ ہی کہ
مرشد خطبہ مسنون پڑہی وَھِیَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ
مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا هَادِیَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اور خطبہ مسنون یہہ ہی یعنی الحمد للہ سی آخر تک
ترجمہ اوسکا یہہ ہی سب تعریف اللہ کو ہم اوسکی حمد کرتی ہین اور اوس سے مدد مانگتے ہین
اور مغفرت اوس سے چاہتی ہین اور پناہ مانگتی ہین اللہ کی اپنی نفوس کی بدیون سے
اور اپنی اعمال کی برائیون سی جسکو اللہ تعالی ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنی والا نہین اور جسکو
اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ بتانی والا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود
برحق نہین سوای اللہ کی اور اسکی کہ محمد بندہ ہی اللہ کا اور اوسکا رسول رحمت بہیجی اللہ

اوسپر اور اوسکی آل اور اوسکی اصحاب پر اور برکت کری اور سلامتی عنایت فرماوے
ثُمَّ يُلَقِّنُهُ الْإِيْمَانَ الْإِجْمَالِيَّ فَيَقُوْلُ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَلٰى مُرَادِ
اللّٰهِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰى مُرَادِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِيْعِ الْاَدْيَانِ وَجَمِيْعِ الْمَعَاصِيْ
وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر
بعد خطبہ مذکورہ کی مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کری یون کہی کہ کہہ ایمان لایا مین اللہ کا
اور جو اللہ کی نزدیک سی آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اللہ کا اور جو رسول
اللہ کی نزدیک سی ایا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینو سے
سوای اسلام کی اور بیزار ہوا سب گناہو نسی اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو ناره کیا اور
کہتا ہون مین کہ گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق نہین سوای اللہ کی اور گواہی دیتا ہون
کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا رسول ثُمَّ يَقُوْلُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ اِنِ اسْتَطَعْتُ
اِلَيْهِ سَبِيْلًا پھر مرشد کہی مرید سی کہہ کہ مینی بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی
اونکی خلفا کی واسطی سی پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہین مگر اللہ اور
مقرر محمد رسول ہی اللہ کا اوسکا بندہ اور نماز کی قائم کرنی پر اور زکوۃ کی دینی پر اور رمضان
کی صوم پر اور بیت اللہ کی حج پر اگر مجکو استطاعت ہوگی اوسکی راہ کی طرف استطاعت سبیل
سی مراد زاد اور راحلہ ہی ثُمَّ يَقُوْلُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰى اَنْ لَّا اُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا اَسْرِقَ وَلَا اَزْنِيَ وَلَا اَقْتُلَ
وَلَا اٰتِيَ بِبُهْتَانٍ اَفْتَرِيْهِ بَيْنَ يَدَيَّ وَرِجْلَيَّ وَلَا اَعْصِيَهٗ فِيْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید
سی کہی کہ بیعت کی مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی بواسطے خلفا حضرت کی اس امر پر
کہ شرک نکرونگا اللہ کیساتھہ کسے چیز کو اور چوری نکرونگا اور زنا نکرونگا اور قتل نکرونگا

اور بہتان کو نہ لاوین کا اپنی دونو ہاتہہ اور دونو پانون کی درمیان سی اوسکو افترا کرکی اور نافرمانی رسول کریم کی نکرینگا امر مشروع مین ف اس مضمون کی بیعت قرآن مجید مین منصوص ہے ثم یتلو التی ہاتین الآیتین یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاہد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما پیرو مرشد ان دو آیتون کو پڑہی یا ایہا الذین سی آخر تک یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اوسکی راہ مین تاکہ تم فلاح پاو مقرر جو لوگ بیعت کرتی ہین تجہسی ای نبی وہ بیعت کرتی ہین اللہ سی اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت اونکی ہاتہون پر ہی سو جسنی بیعت کو توڑا یہی بات ہی کہ اوسنی اپنی ذات کی مضرت کی واسطی بیعت کو توڑا اور جسنی پورا کیا اوسکو جو اللہ سی عہد کیا سو قریب ہ وسکو اجر عظیم عنایت کریگا ف پہلی آیت مین وسیلہ سی مراد بیعت مرشد ہی مولانا نی حاشیہ مین فرمایا کہ ہمنے اپنی جد امجد حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ نی ایک مرید سی سنا کہ اونکی ہمعصر ایک عالم نی اونسی بیعت کی سنت یا بدعت ہونے مین گفتگو کی جد امجد نی واسطی مشروعیت بیعت کی اس آیت سی استدلال کیا اور فرمایا کہ یہہ ممکن نہین ہی کہ وسیلہ سی ایمان مراد لیجئی اسواسطی کہ خطاب اہل ایمان سی ہی چنانچہ یا ایہا الذین امنوا اوسپر دلالت کرتا ہی اور عمل صالح بہی مراد نہین ہوسکتا کہ وہ تقوی مین داخل ہی اسواسطی کہ تقوی عبارت ہی امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے ہی اسواسطی کہ قاعدہ عطف کا مغایرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہی اور اسیطرح جہاد بہی مراد نہین ہوسکتا بدلیل مذکور یعنی تقوی مین داخل ہے پس متعین ہوگیا کہ وسیلہ سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہی پہر اسکی بعد مجاہدہ اور ریاضت ہی ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہی وصول ذات پاک سی واللہ اعلم ۔

ثُمَّ یَدْعُوْ لِنَفْسِهٖ وَلِلتِّلْمِیْذِ وَالْحَاضِرِیْنَ فَیَقُوْلُ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاكُمْ
پھر مرشد دعا کری اپنی ذات کی واسطی اور مرید کی واسطی اور حاضرین کی واسطے
سو یون کہی کہ اللہ تعالی برکت کری ہماری اور تمہاری واسطی اور نفع پہنچاوی ہمکو اور تمکو
وَلَابَاْسَ اَنْ یُلَقِّنَهٗ فَیَقُوْلُ قُلْ اِخْتَرْتُ الطَّرِیْقَةَ النَّقْشَبَنْدِیَّةَ اَوِ الْقَادِرِیَّةَ اَوِ الْجِشْتِیَّةَ
الْمَنْسُوْبَةَ اِلَی الشَّیْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمِ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْدْ اَوِ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ
الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ اَوِ الشَّیْخِ مُعِیْنِ الدِّیْنِ السَّنْجَرِیْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فُتُوْحَهَا وَ
وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَةِ اَوْلِیَائِهَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور اوسمین کچھ مضائقہ
نہین کہ مرید کو یون تلقین کری سو کہی کہ تو کہہ کہ مینی اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب
ہی طرف شیخ اعظم اور قطب افخم جو نقشبند کی یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے
شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ
معین الدین سنجری یعنی سیستانی کیطرف خداوندا ہمکو فتوح اس طریقہ کی عنایت کر اور ہمکو
اس طریقہ کی دوستون کی گروہ مین محشور کر اپنی رحمت سی یا ارحم الراحمین سَمِعْتُ
سَیِّدِیْ الْوَالِدَ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنَامِیْ مَرَّةً
فَبَایَعْتُهٗ فَاَخَذَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ یَدَیَّ بَیْنَ یَدَیْهِ فَاَنَا اُصَافِحُ عِنْدَ الْبَیْعَةِ
عَلٰی هٰذِهِ الصِّفَةِ سنا مینی اپنی والد بزرگوار سی فرماتی تھی کہ مینی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو خواب مین سو مینی آپ سی بیعت کی سو آنحضرت علیہ الصلوة والسلام نی میری
دونو ہاتھون کو اپنی دونو دست مبارک مین کرلیا سو مین تو اسیطرح جیسی خواب مین دیکھا
مصافحہ کرتا ہون بیعت لینی کی وقت ف مولانا نی فرمایا کہ بعضے اکابر مریدسی فرماتی
ہین کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلادی پھر بیعت لینی والا اوسپر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہے اسیطرح
عمرو بن عاص نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اَمَّا بَیْعَةُ النِّسَاءِ فَبِاَنْ یَّاْخُذَ
الشَّیْخُ طَرَفَ ثَوْبٍ وَالْاُخْرٰی یُبَایِعُ طَرَفَهُ الْاٰخَرَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور عورتون کے
بیعت کرنیکا تو یہہ طریقہ ہی کہ مرشد کپڑیکا ایک کنارہ پکڑی اور بیعت کرنی والی دوسرا

کنارہ اوسکا پکڑ ہی ہو واللہ اعلم ف مولانا نی فرمایا کہ بیعت زبانی بہی عورتو نسی جایز ہی
بلا اخذ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتی تہی فصل اس فصل مین مرید کی تربیت
اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہی لِتَرْبِيَةِ السَّالِكِيْنَ دَرَجَاتٌ مُتَرَتِّبَةٌ فَاَوَّلُ مَا يَجِبُ اَنْ
يَتَغَيَّرَ فِيْهِ الْعَقِيْدَةُ فَاِذَا رَغِبَ مَرْءٌ فِيْ سُلُوْكِ طَرِيْقِ اللّٰهِ فَمُرْهُ اَوَّلاً بِتَصْحِيْحِ
الْعَقَائِدِ عَلٰى مُوَافَقَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ اِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَاحِدٍ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ مُتَّصِفٌ
بِجَمِيْعِ صِفَاتِ الْكَمَالِ مِنَ الْحَيٰوةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالْاِرَادَةِ وَغَيْرِهَا مِمَّا وَصَفَ اللّٰهُ
بِهٖ نَفْسَهٗ وَثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحَابَةِ
وَالتَّابِعِيْنَ سالکین کی تربیت کیواسطی درجات ہین علی الترتیب سواول جسمین نظر کرنا واجب ہے
اوسکا عقیدہ ہی توجب کوئی مرد راہ خدا کی چلنی مین راغب ہو تو حکم کر اوسکو اول عقائد
صحیح کرنیکا موافق عقائد سلف صالح کی یعنی اثبات واجب الوجود کا جو واحد ہی کوئی
معبود برحق نہی سواے اوسکی موصوف ہی جمیع صفات کمال سی حیوۃ مین اور علم اور قدرت
اور ارادہ مین اور سواے اُنکی اور صفات جیسی حق تعالی نی اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہے
اور نقل اوسکی ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلواۃ والسلام سی اور صحابہ اور تابعین
سی مُنَزَّهٌ مِنْ جَمِيْعِ سِمَاتِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِيَّةِ وَالتَّحَيُّزِ وَالْعَرَضِيَّةِ
وَالْاَلْوَانِ وَالْاَشْكَالِ اَلْبَتَّةَ ایسا واحد ہی جو پاک ہی نقصان اور زوال کی سب عیوبسی مجسم ہونی
سی اور احتیاج مکانی اور عرض ہونی اور جہت مین ہونی اور الوان اور اشکال سے
یعنی جسم اور لوازم جسمیت سی منزہ ہی وَاَمَّا مَا وَرَدَ مِنَ الْاِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ
وَالضِّحْكِ وَاِثْبَاتِ الْيَدَيْنِ فَنُؤْمِنُ بِهٖ عَلَى الْجُمْلَةِ ثُمَّ نَكِلُ تَفْصِيْلَهٗ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَ
نَعْلَمُ الْبَتَّةَ اَنَّهٗ لَيْسَ كَمِثْلِ اتِّصَافِنَا بِالتَّحَيُّزِ وَغَيْرِهٖ بَلْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ
وَنَعْلَمُ اَنَّهٗ شَيْءٌ ثَابِتٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى كَمَا اَثْبَتَ فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ اور وہ جو وارد ہوا ہے
استوا علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسکا ایمان ہم رکہتی ہین مجمل بلا تفصیل
پہر اوسکی تفصیل کو خدا کی علم پر تفویض کرتی یعنی وہی خوب جانتا ہی کہ کیا مراد ہے

استوا علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہیں کہ اوسکی استوا وغیرہ میں ہمارا سا نقص
بالتحیز وغیرہ نہیں بلکہ خدا کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور جانتے ہیں ہم کہ
استوا علی العرش ایک چیز ثابت ہے اللہ تعالی کی واسطے چنانچہ اوسنے اپنی کتاب محکم
میں اوسکو ثابت کیا ہے **ف** مترجم کہتا ہے کہ صفات متشابہ میں یعنی استوا وغیرہ میں
قدمای سلف سے یہی منقول ہے کہ اسپر مجمل ایمان لاوے اور تاویل نکیجے اور تفصیل اوسکے
علم الہی پر سپرد کیجے امام مالک نے فرمایا کہ استوا علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اسکی
مجہول ہے اور اسمین سوال کرنا بدعت ہے اور یہی اسلم ہے کہ مبادا تاویل میں غیر حق
کو حق قرار دینا پڑے ثُمَّ اِثْبَاتِ نُبُوَّةِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عُمُومًا وَنُبُوَّةِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خُصُوصًا وَوُجُوبِ اتِّبَاعِهِ فِي
كُلِّ مَا اَمَرَ وَنَهٰى وَتَصْدِيْقِهِ فِي كُلِّ مَا اَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْجِسْمَانِي
وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْيَةِ وَالْقِيَامَةِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ
مِمَّا ثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ الرِّوَايَةُ پھر بعد توحید کی اثبات نبوت انبیا
علیہم السلام کی علی العموم اور نبوت سیدنا ومولانا محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی علی الخصوص
اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا جسمین کہ آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپ
کی جمیع اخبار میں یعنی منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور
حساب اور رویت الہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوای انکی اور امور میں چنانچہ
حوض کوثر اور صراط اور میزان جسکی نقل حضرت سے ثابت ہے اور روایت اوسکی صحیح
ہے ثُمَّ يَتْلُوْهُ النَّظَرُ فِي اجْتِنَابِ الْكَبَائِرِ وَالنَّدَمِ مِنَ الصَّغَائِرِ پھر بعد تصحیح عقائد کی
نظر لاحق ہو کبائر کی اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہونے میں وَالْحَقُّ اَنَّ الْكَبِيْرَةَ
كُلُّ ذَنْبٍ اُوْعِدَ عَلَيْهِ بِالنَّارِ وَالْعَذَابِ الشَّدِيْدِ فِي الْقُرْاٰنِ اَوِ السُّنَّةِ
الصَّحِيْحَةِ الْمَعْرُوْفَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اَوْ سُمِّيَ مُرْتَكِبُهُ كَافِرًا كَقَوْلِهِ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ
مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ وَقَوْلِهِ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ اَوْ شَرَعَ

عَلٰی مُرتَکِبِہٖ حَدٌّ کَالزِّنَا وَالسَّرِقَۃِ وَقَطْعِ الطَّرِیْقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ اَوْکَانَ مُسَاوِیًا
اَوْاَکْثَرَ شَرًّا مِنْ ھٰذِہِ الْمَذْکُوْرَاتِ فِیْ حُکْمِ بَدَاھَۃِ الْعَقْلِ اور حق یہہ ہی کہ کبیرہ وہ گناہ ہے
جسپر وعید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کی نزدیک
معروف ہو یا اوسکی مرتکب کو کافر کہا ہو چنانچہ حدیث مین فرمایا کہ جسنی نماز کو عمدًا ترک کیا وہ
کافر ہی اور دوسرے حدیث مین ہی کہ فرق ہا بین مسلمین اور ما بین مشرکین کے نماز ہے
سو جسنی اوسکو چھوڑا وہ کافر ہی یا کبیرہ وہ ہی جسکی مرتکب پر شرع مین حد مقرر ہو چنانچہ
زنا اور چوری اور راہزنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبائر
مذکورہ سی صریح عقل کی حکم مین فَمِنْھَا اَلْاِشْتِرَاکُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی عِبَادَۃً وَاسْتِعَانَۃً فِی الرِّزْقِ
وَالشِّفَاءِ وَغَیْرِھِمَا وَاِلَی التَّوْبَۃِ مِنْھُمَا الْاِشَارَۃُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِیَّاکَ نَعْبُدُ
وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر اشراک باللہ ہی یعنی خدا کی ساتھہ ساجھا
لگانا عبادت مین اور استعانت مین یعنی غیر خدا سی مدد مانگنا روزی اور شفا وغیرہما مین
اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہی اس حق تعالی کی قول مین
ایاک نعبد و ایاک نستعین ف مولانا نی حاشیہ اس کتاب مین فرمایا کہ مدد مانگنا روزی اور
شفا مین ہماری زمانہ مین شائع ہی بہ نسبت قبور اور اموات کی مترجم کہتا ہی اشراک فی
العبادۃ یہہ ہی کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کی واسطی یا خانہ خدا کیواسطی مخصوص ہین اونکو
غیر خدا کی واسطی کرنا چنانچہ علی مرتضی کا روزہ رکہنا یا کسیکو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم
الہی کی ذکر کرنا یا قبور کی گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کی اور یہہ جو فرمایا کہ ایاک نعبد
و ایاک نستعین مین اشراک فی العبادۃ او اشراک فی الاستعانۃ کی توبہ کا اشارہ ہے
اوسکی وجہ ہی کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہی تخصیص اور حصر کی یعنی خاص کر عبادت
کرتی ہین اور خاص کر تجہی سے ہم مدد چاہتی ہین پہر جب عبادت استعانت حقتعالی
کو خاص ہوئی تو سوائی خدا کی اور ونکی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنا روزی
اور شفا وغیرہ مین ہرگز جائز نہین وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہے اور وجہ اختصاص

استعانت کی یہہ ہی کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہی ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطی کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانی کیونکر اوسکی مدد کری اور اگر علم ہو قدرت نہو تو کسطرح حاجت روائی کر سکی اور اگر علم اور قدرت دونو ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور ہو حالانکہ صفات ثلثہ مخصوص بخدای علیم و قدیر و رحیم ہین لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہین بعضے گور پرست کہتی ہین کہ اولیا کو حق تعالی نی علم اور قدرت عطا کی ہوی اونسی استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو اونکا جواب یہہ ہی کہ اگر تم سچے ہو تو قران یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہی کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت اونکی نزدیک برابر ہی ہر لحظہ ساری عالم کی حاجات سی مطلع ہین اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتی ہین سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہین تو اون کج فہموں کا کلام ہی لایق التفات کی نہین حق تعالے اپنی کرم سی فہم صحیح عنایت فرماوی اور کج روی اور کج فہمی سی بچاوی امین وَمِنْهَا تَصْدِيقُ الْكَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق کرنا ہی کاہن کا **ف** کاہن عرب مین کچھہ لوگ تہی کہ جنون سی دریافت کرکے اخبار غیبی لوگونکو بتاتے تہی اور گمراہ کرتی تہی اور کاہن کی مانند ہی منجم اور رمال اور جفار اور نشانہ بین کی تصدیق کرنا اسواسطی کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اوسکا دعوی کری وہ بدلیل قران اور حدیث اور اجماع کے جہوٹا ہی وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُوْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَاِنْكَارُهَا وَالْاِسْتِهْزَاءُ بِهَا وَكَذَا اِنْكَارُ ضَرُوْرِيَّاتِ الدِّيْنِ اور منجملہ اکبر الکبائر کی پیغمبر اور قران اور فرشتون کو بد کہنا اور انکار کرنا اور مسخر کرنا ان حضرات سی اور اسیطرح ضروریات دین کا انکار کرنا **ف** مولانا نی فرمایا ضروریات دین وہ ہوین جو قران مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سی ثابت ہون وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ اور منجملہ کبائر نماز اور زکوۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہی وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْاَوْلَادِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ اور منجملہ کبائر ہی جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق مین اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان قتل کا کرنا داخل ہی وَمِنْهَا الزِّنَا وَاللِّوَاطَةُ

وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيْقِ وَالْغَصَبُ وَالْغُلُوْلُ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ
وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ
قَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيْفُ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبٰوا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْكِذْبُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ
بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالسِّعَايَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيُقْتَلَ اَوْ يُنْهَبَ وَتَرْكُ
الْهِجْرَةِ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَمُوَالَاةُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارُ وَالسِّحْرُ فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَائِرِ وَ منجملہ
کبائر زنا ہی اور اغلام اور نشی والی چیز کا پینا اور چوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت
کا مال چورانا اور جہوٹی گواہی دینا اور جہوٹی قسم کہانا اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا
اور یتیم کا مال کہانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اونکی خدمت نکرنا اور حق برادری نہ ادا کرنا اور
ناپ اور تول مین کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کہانا اور جہاد مین کفار کی صفت جنگ سے
بہاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جہوٹ باندہنا اور معاملات فیصل کرنی مین رشوت
لینا اور محارم سی نکاح کرنا اور مردون اور عورتون کی درمیان مین کٹناپن کرنا اور حاکم
چغل خوری کرنا تاکہ وہ قتل کری یا لوٹ لی اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت
نکرنا اور کافرونسی دوستی کرنا اونکی خیرخواہ ہونا اور جوا کہیلنا اور جادو کرنا سو یہہ سب کبائر
مین داخل ہین ف مولانانی فرمایا کہ ابن عباس نے کہا کہ کبائر ستر کی قریب ہین
اور سعید بن جبیر نی کہا کہ قریبات سو کی ہین اور انسب یہہ ہی کہ کبائر کو ضبط اور قیاس
کرنا چاہئی مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سی کم ہو تو صغیرہ ہی اور نہین تو کبیرہ یہہ
خلاصہ تقریر امام عزالدین بن عبد السلام ہی اور شیخ ابو طالب مکی نی فرمایا کہ مینے کبائر کی احادیث
کو جمع کیا تو مینی سترہ کبائر مصرح پائی چار گناہ دل مین شرک اور گناہ پر جم جانی کی
نیت اور رحمت الٰہی سی ناامید ہونا اور قہر خدا سی بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان مین
جہوٹی گواہی دینا پاکدامنونکو زنا کا عیب لگانا اور جہوٹی قسم کہانا اور جادو کرنا اور تین
گناہ پیٹ مین شراب پینا اور یتیم کا مال کہانا اور بیاج لینا اور دو گناہ

تشنیع

تفصیل

سبب

شرمگاہ مین زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھہ مین ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ
پانون مین یعنی جہاد مین صف جنگ سی بہاگنا اور گناہ تمام بدن سی والدین کی نافرمانی
حق تعالی اپنی کرم سی ہمکو ان گناہون سی بچاوی آمین وَالصَّغِیْرَةُ کُلُّ مَا نَہٰی عَنْہُ الشَّرْعُ
اَوْ خَالَفَ مَشْرُوْعًا اَوْ رَفَعَ طَرِیْقَةً مَامُوْرَةً فِی الدِّیْنِ اور گناہ صغیرہ وہ ہے
جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کی مخالف یا رافع
ہووین کی طریقہ ماموره کا ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِیْ اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ مِنَ الطَّہَارَةِ
وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّکٰوةِ وَالْحَجِّ فَیُقِیْمُہَا عَلٰی مَا اَمَرَ بِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مِنْ رِعَایَةِ الْاَبْعَاضِ وَالْاٰدَابِ وَالْہَیْئَاتِ وَالْاَذْکَارِ پہر اجتناب کبائر اور
ندامت صغائر کی بعد نظر کرنا چاہئی ارکان اسلام مین از قسم طہارت اور صلوة اور صوم اور
اور زکوة اور حج کی تو ان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کرے
رعایت ابعاض اور آداب اور ہیئات اور اذکار سی ف مولانا نی فرمایا کہ ابعاض سے
مراد یہان وہ امور ہین جو ارکان وغیرہ کو شامل ہون از قسم امور مذاکرہ سوا اونمین بعضے
فقہا کی نزدیک بعضا امر واجب ہی اور دوسرے فقیہ کی نزدیک سنت موکدہ
ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِی الْمَعَاشِ مِنَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْکَلَامِ
وَالصُّحْبَةِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ وَفِی الْعَقْدِ الْمَنْزِلِیِّ مِنَ النِّکَاحِ وَالْمِلْکَةِ وَالْاَوْلَادِ وَفِی
الْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَیْعِ وَالْہِبَةِ وَالْاِجَارَةِ تَصْحِیْحًا عَلَی السُّنَّةِ مِنْ غَیْرِ مُدَاہَنَةٍ وَاعْوِجَاجٍ
پہر ارکان اسلام کی اقامت کی بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش مین منجملہ اکل
اور شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیرہ ذلک کی اور نظر کرنا
چاہئی امور خانگی مین منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق اولاد کی اور نظر کرنا
چاہئی معاملات مین از قسم بیع اور ہبہ اور اجارہ کی تو اونکو صحیح اور ٹہیک کری بروجہ سنت
مداہنت اور بی کجروی کی ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِی الْاَذْکَارِ الْمَامُوْرَةِ بِہَا فِی
الْاَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَیْرِہَا وَتَہْذِیْبُ الْاَخْلَاقِ

من الرياء والعجب والحسد والحقد والمواظبة على التلاوة وذكر الآخرة والمواظبة على مجالس العلم وحلق الذكر والمساجد فاذا تادب بهذه الآداب حان ان يشتغل بالاشغال الباطنة ويجتهد في تعليق القلب بالله عز وجل دائما والنظر اليه بصر القلب وانما تركنا بيان هذه الامور المقدمة استكثارا لها واعتمادا على فهم الطالب الصادق المتتبع للكتاب والسنة والفقه والكتب المتوسطة في السلوك كمثل رياض الصالحين والمختصرة في العقيدة كالعقائد العضدية ومن لم يتيسر له تتبعها فليأخذها من عالم علم الله

پہر بعد ضروریات معاش وغیرہ کی نظر کرنا چاہئی اون اوکارمین جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیرہ تک مین مامور ہین پہر نظر کرنا چاہئی اور آراستگی اخلاق مین منجملہ ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا کی اور موظبت اور دوام کرنا چاہئی تلاوت قران اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کی حلقون پر اور مساجد پر پہر جب کہ سالک ان اداب مذکورہ کی ساتہہ متادب ہو گیا تو اب وقت آیا اشغال باطنی کی اشتغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کی ساتہہ دل لگائی رہنی کی کوشش کریگا اور اوسکو تاکتی رہنی کا دل کی بینائی سے اور ہمنی تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ تفصیل اونکو بہت جانکر چہوڑ دیا اور طالب صادق کی فہم پر پہروسا کر کی جو طالب کہ قران اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدہ عقیدیہ کا اوتجسس ہی اور جسکو تتبع اور علم ان کتابون کا میسر نہو وہ کسی عالم سے دریافت کر لی واللہ اعلم **ف** مولانا نی فرمایا کہ جن امور کو مؤلف قدس سرہ نی کثیر جانکر ترک کیا اونکو ہم مجملا بیان کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور مراد یہان ایمان سی ورع اور تقوی کا مرادف ہی تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہی چنانچہ اونکا بیان یون ہی کہ خدا کا ایمان لانا اور اوسکی صفات کا اور اوسکی حادث ہونیکا اور اوسکی ملائکہ کا اور اوسکی کتابونکا اور اوسکی رسولونکا اور تقدیر کا

اور پہلی ونکا ایمان لانا اور حق تعالی سی محبت رکھنا اور غیر حقسی محبت یا بغض اللہ ہے
کیواسطی رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی محبت رکھنا اور اونکی تعظیم کا معتقد
رہنا اور درود پڑہنا تو حضرت کی تعظیم ہی مین داخل ہی اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنا اور
اعمال کو خالص اللہ ہی کیواسطی کرنا اور ترک ریا اور نفاق تو اخلاص ہی مین داخل ہی اور خدا
سی خوف رکھنا اور اوسکی رحمت سی امیدوار رہنا اور گناہونسی توبہ کرتی رہنا اور احسانات
ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب مین صابر رہنا اور
قضای ربانی سی راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور
پندار کا ترک اور حسد اور کینہ کا ترک اور غضب کا ترک در حقیقت تواضع مین داخل ہی اور توحید ربانی کرنا طلق
رہنا اور قران مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتین ہین اور متوسط رتبہ سو آیتین ہین
اور اس سے زیادت تلاوت کرنا اعلی رتبہ مین داخل ہی اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکہانا
اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار تو ذکر ہی مین داخل ہی اور لغو سی دور رہنا اور حسی
اور حکمی طہارت کرنا اور اجتناب نجاسات تو تطہیر ہی مین داخل ہی اور ستر عورت
یعنے چہپانی کی چیز کو چہپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز کا پڑہنا اور اسیطرح فرض
اور نفل زکوۃ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور اطعام
اور ضیافت سخاوت ہی مین داخل ہی اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف
مین بیٹھنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا
اور فرار بالدین یعنی ایسی ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہان اپنا دین نہ قایم رہ سکے
اور اسی مین ہجرت بہی داخل ہی اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قایم رکھنا
اور قسم وغیرہ کی کفارات کو ادا کرنا اور نکاح سی عفت حاصل کرنا اور عیال
کی حقوق کو ادا کرنا اور ماباپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کی تربیت کرنا
اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلامونکو مالکونکی طاعت کرنا اور مالکونکو لونڈی غلامونپر
مہربانی اور شفقت کرنا انصاف کی ساتھہ حکومت پر قایم رہنا اور جماعت مسلمین کا

تابع رہنا اور احکام مسلمین کے اطاعت کرنا اور خلق مین اصلاح کرتی رہنا اور خوارج اور باغیون کا قتال تو اصلاح بین الناس مین داخل ہی اور امر نیک پر مدد کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو نیکی کی اعانت مین داخل ہی اور حدود کو جاری رکہنا اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی مین داخل ہی اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا تو ادای امانت مین داخل ہی اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنیکی اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچہا رکہنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنی حق لینی مین سختی نکرنا اور حسن معاملہ مین داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنی موقع پر اور ترک تبذیر اور اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد کرنا انفاق المال فی حقہ مین داخل ہی اور سلام کا جواب دینا اور چہینکنی والیکو دعای خیر دینا اور اپنی برائی سی لوگونکو بچانا اور بیجا لہو ولعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سی ہٹا دینا مترجم کہتا ہی شیخ جلال الدین سیوطی نی اسیطرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم مین فرمائی ہی واللہ اعلم

فصل فی اشغال المشائخ الجیلانیۃ وھم اصحاب امام الطریقۃ الشیخ ابی محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ وعنھم اجمعین یہہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کی اشغال مین ہی قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے لوگ ہین خدا راضی رہے او نسے اور او نکے سب تابعین سے **ف** مصنف نے اشاره مین فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہین اور مجالس مین اونکا ملفوظ ہی اور اصل طریقہ قادریہ اوسمین مفصل موجود ہی فاول ما یلقنونہ الجھر بذکر اللہ تعالی والمراد بھذا الجھار ھو غیر المفرط فلا منافاۃ بینہ وبین ما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث قال اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم ولا غائبا الحدیث سو پہلا شغل جسکو مشائخ قادریہ تلقین کرتی ہین ذکر اللہ ہی جہر سی یعنی بلند آواز سی ذکر کرنا اور مراد اس جہر سی یہہ ہے کہ افراط سی نہو تو اس تقریر سی کچہہ مخالفت نرہی اسکی جواز مین اور اوس

حسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا اسطرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو
اپنی جانون پر کہ تم بہری اور غائب کو نہین پکارتی ہو الی آخر الحدیث **ف** پوری حدیث
یون ہی بروایت ابو موسی اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتی ہو اور وہ تمہاری ساتھہ ہے
اور جسکو تم پکارتی ہو وہ تمسی قریب تر ہی اونٹ کی گردن سے انتہی یہہ تمثیل ہی شدت قرب سے
والا حق تعالی حبل الورید سی بہی قریب تر ہی شعر اتصالے بی تکیف بی قیاس ہست
رب الناس را با جان ناس ؛ کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ فمنہ اسم الذات اما بضربۃ
واحدۃ وصفتہ ان یقول اللہ بالشد والمد والجہر بقوۃ القلب والحلق
جمیعا ثم یلبث حتی یعود الیہ نفسہ ثم یفعل ہکذا وہکذا سو منجملہ ذکر جہری کے
اسم ذات ہی خواہ ایک ضرب سی ہو اور طریقہ یک ضربی کا یہہ ہی کہ لفظ مبارک اللہ کو
سختی اور درازی اور بلندی سی دل اور حلق دونوں کی قوت کی ساتھہ کہی پہر ٹہر جاوے
یہان تک کہ ذاکر کی سانس اپنی ٹہکانی پر آجاوی پہر اسیطرح بار بار ذکر کری واما بضربتین
وصفتہ ان یجلس جلسۃ الصلوۃ ویضرب الجلالۃ مرۃ فی الرکبۃ الیمنی
ومرۃ فی القلب ویکرر ذلک بلا فصل وینبغی ان یکون الضرب لا سیما
القلبی بقوۃ وشدۃ لیتاثر القلب ویجتمع الخواطر خواہ ذکر دو ضربی ہو اوسکا طریقہ یہہ ہے
کہ نماز کی نشست پر بیٹہی اور اسم ذات کو ایکبار داہنی زانو مین اور دوسری بار دل مین ضرب
کری اور اسکو بار بار بلا فصل کری اور مناسب یہہ ہی کہ ضرب خصوصا قلبی قوت اور سختی کی ساتھ
ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوی پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہو واما بثلث
ضربات وصفتہ ان یجلس متربعا فیضرب مرۃ فی الرکبۃ الیمنی ومرۃ
فی الرکبۃ الیسری ومرۃ فی القلب ویکون الثالث اشد واجہر
ذکر سہ ضربی ہو اور اوسکا طریقہ یہہ ہی کہ چار زانو بیٹہی تو ایک بار داہنی زانو مین اور دوسری
بار بائین زانو مین اور تیسری بار دل مین ضرب کری اور چاہیئے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر
واما باربع ضربات وصفتہ ان یجلس متربعا ویضرب مرۃ فی الرکبۃ

اُلیُمنٰی وَمَرَّۃً فِی الرُّکبَۃِ الیُسرٰی وَمَرَّۃً فِی القَلبِ وَمَرَّۃً اَمَامَہٗ وَلٰکِنَّ الرَّابِعَ
اَشَدُّ وَاَجْھَرُ خواہ ذکر چہار ضربی ہو اوسکا طریقہ یہہ ہی کہ چار زانو بیٹھی اور ایکبار
داہنی زانو مین اور دوسری بار بائین زانو مین اور تیسری بار دلمین اور چوتھی بار اپنی سامنی ضرب
کری اور چاہئی کہ چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَمِنْہُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ وَھُوَ کَلِمَۃُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَجْلِسَ جِلْسَۃَ الصَّلٰوۃِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ وَیُغْمِضَ عَیْنَیْہِ
وَیَقُوْلَ لَا کَاَنَّہٗ یُخْرِجُھَا مِنْ سُرَّتِہٖ ثُمَّ یَمُدُّھَا حَتّٰی یَبْلُغَ اِلَی الْمَنْکِبِ الْاَیْمَنِ وَیَقُوْلَ
اِلٰہَ کَاَنَّہٗ یُخْرِجُھَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ یَضْرِبُ اِلَّا اللّٰہُ بِالشِّدَّۃِ وَالْقُوَّۃِ وَیُلَاحِظُ نَفْیَ الْمَحْبُوْبِیَّۃِ
وَالْمَقْصُوْدِیَّۃِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِثْبَاتَھَا لَہٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اور منجملہ ذکر جہری کی نفی اور اثبات
ہی اور وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا کلمہ ہی اور طریقہ اوسکا یہہ ہی کہ بطور نماز رو بقبلہ بیٹھی اور اپنی
انکہہ بند کری اور لَا کہی گویا اپنی ناف سے اوسکو نکالتا ہی پہر اوسکو کہینچے یہانتک کہ
داہنی مونڈہی تک پہنچی پہر اِلٰہَ کہی گویا اوسکو دماغ کی بیچ سی نکالتا ہی پہر اِلَّا اللّٰہُ
کو دل پر شدت اور قوت سی ضرب کری اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود
کی نفی غیر حق سے ملاحظہ کری اور اثبات اسکا ذات مقدس مین دہیان
کری **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہہ ملاحظہ اور تصور باعتبار مراتب
ذاکرین کے مختلف ہی یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کری اور متوسط
نفی مقصودیت کی اور منتہی نفی وجود کی وَلَعَلَّکَ تَقُوْلُ مَا الْحِکْمَۃُ فِی اشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَ
التَّشْدِیْدَاتِ وَمُرَاعَاتِ اَمَاکِنِھَا فَاَقُوْلُ جُبِلَ الْاِنْسَانُ عَلَی التَّوَجُّہِ اِلَی الْجِھَاتِ وَالْاِصْغَاءِ
اِلٰی اِلْقَاءِ النَّغَمَاتِ وَاَنْ تَدُوْرَ فِیْ نَفْسِہِ الْاَحَادِیْثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوْا ھٰذَا
الْوَضْعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّہِ اِلٰی غَیْرِ نَفْسِہٖ وَکَبْحًا عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ الْخَارِجَۃِ
لِیَتَدَرَّجَ مِنْہُ اِلٰی قَصْرِ التَّوَجُّہِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اور شاید کہ تو کہی ای سالک کہ کیا
حکمت ہی ضربات اور تشدیدات کی شرط کرنیمین اور کیا فائدہ ہی اونکی مکانات کی مراعات مین تو مین جواب مین
کہتا ہون کہ انسان مخلوق ہی جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونی پر اور آوازون کی

طریقت نے یہہ طریقہ نکالا اپنی غیر کی طرف متوجہ ہونے کی روک دینے کا اور خطرات بیرونی کے
آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹکر اوسکا دھیان فقط اللہ پاک سے
لگ جاوے ف مولانا حاشیہ مین فرماتے ہین اور اسیطرح پیشوایان طریقت نے جلسات اور
ہیأت واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے ہین مناسبات مخفیہ کے سبب سے جنکو مرد صاف
الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت مین کسر نفس ہے اور بعضی جلسے
مین خشوع اور خضوع اور بعضی مین جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہے اور بعضی مین نشاط
ہے اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکہہ پر ہاتہہ رکہہ کو کہڑے ہونیکو
منع فرمایا کہ یہہ اہل نار کی شکل ہے اسواسطے کہ ایسی ہیئت مین اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہے
اور وہ منافی ہے سرگرمی عبادات کا تو اوسکو یاد رکہنا چاہئے یعنی ایسے امور کو مخالف
شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہئے جیسا کہ بعضے کم فہم سمجھتے ہین وَيَنْبَغِي أَنْ يَجْتَمِعَ
أَهْلُ السُّلُوكِ حَلْقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَلَى وَجْهِ الْجَمْعِيَّةِ
فَفِي ذٰلِكَ فَوَائِدُ لَا تُوجَدُ فِي الْوَحْدَةِ اور لائق ہے کہ اہل سلوک مجتمع ہوں حلقہ
کرکے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر الٰہی کرینگے واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس اجتماع مین فوائد
ہیں جو تنہائی مین حاصل نہین ہوتی فَإِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ أَثَرُ هٰذَا الذِّكْرِ الْجَلِيِّ وَشُوهِدَ
فِيهِ نُورُهُ أُمِرَ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْأَثَرِ انْبِعَاثُ الشَّوْقِ وَاطْمِئْنَانُ
الْقَلْبِ بِاسْمِ اللَّهِ وَانْتِفَاءُ أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَإِيثَارُ اللَّهِ تَعَالَى ــــــــ عَلَى
كُلِّ مَا عَدَاهُ پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہوا اور اسکا نور اوسمین دکہائی
دے تو اوسکو ذکر خفی کا امر کیا جاوے اور ذکر جلی کی اثر سے انبعاث شوق مراد ہے یعنی شوق
کا ابہرنا اور نام خدا سے دلمین چین آنا اور احادیث نفس یعنی وسواس کا دور ہونا اور حق تعالیٰ
کو اوسکے ماسوا پر مقدم رکہنا وَمَنْ وَاظَبَ عَلَى ذِكْرِ اسْمِ الذَّاتِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَرْبَعَ
الْآلَافِ مَرَّةٍ مَعَ تَقْدِيمِ الشُّرُوطِ الَّتِي أَسْلَفْنَاهَا وَاسْتَمَرَّ عَلَى ذٰلِكَ
شَهْرَيْنِ أَوْ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّهُ يُشَاهِدُ غَيْرَ الْأَثَرِ لَا مَحَالَةَ سَوَاءٌ كَانَ غَبِيًّا أَوْ ذَكِيًّا اور جو شخص کہ

بیان ذکر خفی از اذکار دورہ قادریہ

مواظبت کری اسم ذات پر پہرون مین چار ہزار بار ساتہہ تقدیم اون شروط کی جنکو ہم اوپر ذکر کرچکی ہین اور دو مہینی یا مانند اسکی اس ذکر پر مداومت کری تو اوسمین بہہ اثر البتہ شامل ہوگا خواہ ذاکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم اَمَّا الذِّکْرُ الْخَفِیُّ فَمِنْہُ اِسْمُ الذَّاتِ مَعَ اُمَّہَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُہٗ اَنْ یُّغْمِضَ عَیْنَیْہِ وَیَضُمَّ شَفَتَیْہِ وَیَقُوْلَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کَاَنَّہٗ یُخْرِجُہَا مِنْ سُرَّتِہٖ اِلٰی صَدْرِہٖ وَمِنْ صَدْرِہٖ اِلٰی دِمَاغِہٖ اِلَی الْعَرْشِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ ہَابِطًا عَلٰی تِلْکَ الْمَنَازِلِ کَمَا صَعِدَ عَلَیْہَا فَہٰذِہٖ دَوْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ثُمَّ یَفْعَلُ ہٰکَذَا وَہٰکَذَا وَمِنْ اَہْلِ ہٰذَا الشَّانِ مَنْ یَّزِیْدُ اَللّٰہُ قَدِیْرٌ اور منجملہ ذکر خفی تو اسم ذات ہی اون صفات کی ساتہہ جو اصول مین اور طریقہ اوسکا یہہ ہی کہ اپنی دونون انکہون اور دونو لبونکو بند کری اور دل کی زبانسی کہی اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا انکو اپنی ناف سی نکالتا ہی اپنی سینہ تک اور اپنی سینہ سے نکالتا ہی اپنی دماغ تک اور دماغ سی نکالتا ہی عرش تک پہر یون کہی اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اُترتا ہوا انہین منزلون پر چنانچہ ان پر چڑہا تہا درجہ بدرجہ تو یہہ ایک دورہ ہوا اسیطرح بار بار کیا کری اور اس طریقہ کی بعضی لوگ اللہ قدیر کو بہی زیادہ کرتی ہین ف

توضیح اسکی یون ہی کہ اللہ سمیع دل سی کہی ناف سی سینہ تک چڑہی اپنی تصور مین پہر اللہ بصیر کہہ کر سینہ سی دماغ تک پہنچی پہر وہانسی اللہ علیم کہہ کر عرش تک پہنچی پہر ہی الفاظ کو خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سی دماغ پر ٹہری اور اللہ بصیر کہہ کر دماغ سی سینہ تک ٹہری پہر اللہ سمیع کہتی ہوئی ناف تک ٹہر جاوے اسیطرح ہر بار کرتا رہی اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کری تو تیسری بار آسمان تک پہنچی اور چوتہی بار عرش تک وَمِنْہُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ وَصِفَتُہٗ اِمَّا کَذِکْرِ نَافِیِ الْجَہْرِ وَاِمَّا بِاَنْ یَّکُوْنَ مُتَیَقِّظًا مُّطَّلِعًا عَلٰی اَنْفَاسِہٖ فَاِذَا خَرَجَ النَّفَسُ بِطَبِیْعَتِہٖ مِنْ غَیْرِ قَصْدِہٖ وَاِرَادَتِہٖ قَالَ مَعَ خُرُوْجِہٖ لَا اِلٰہَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَاِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُوْلِہٖ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ الْاَکَابِرُ وَہٰذَا پَاسِ اَنْفَاسٍ وَلَہٗ اَثَرٌ عَظِیْمٌ فِیْ نَفْیِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِیْثِ النَّفْسِ اور منجملہ ذکر خفی

ف تنبیہ

پاس انفاس

نفی اور اثبات ہی اور طریقہ اوسکا یا اوسطرح ہی جو ذکر جلی مین مذکور ہوچکا یا اسطرح پر ہی کہ ذکر
مبدا اور ہوشیار ہوجاوی اپنی دمون پر آگاہ رہی پھر جب دم باہر نکلی خود بخود بدون ارادہ
اور قصد کی تو اوسکی باہر ہونی کی ساتھی دل کی زبان سے کہی لا الہ پھر جب سانس
اندر کو جاوی خود بخود تو اندر جانی کی ساتھی الا اللہ کہی طریقت کی بزرگون نی کہا ہی کہ اس
ذکر کا نام پاس انفاس ہی اور اسکا اثر ہی نفی خطرات اور وسواس کی دور ہوجانی
مین چنانچہ کسی عارف نی فرمایا ہی **شعر** اگر تو پاس داری پاس انفاس بسلطانی
رسانندت ازین پاس **شعر** نا بجا روب لا نرو سنے راہ نرسی در مقام الا اللہ

رباعی در ذات مقدست کسی را رہ نیست ⁂ ور عین جلال ہیچکس آگہ نیست ⁂ سرمایہ نور و روا
کہ راسش طلبند جز گفتن لا الہ الا اللہ نیست فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ وَشُوْهِدَ فِي الطَّالِبِ نُوْرُهٗ
اُمِرَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ عَزْمِهٖ
اِلَى الْفِكْرِ وَاِيْثَارُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلٰى طَلَبِهٖ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ
فِي السُّكُوْتِ وَالنُّفْرَةُ عَنِ الْكَلَامِ وَالْاِشْتِغَالِ بِالدُّنْيَا پھر جب ذکر خفی
کا اثر ظاہر ہوا ور طالب مین اسکا نور معلوم ہو تو اوسکو مراقبہ کرنیکا امر کیا جاوی اور ذکر
خفی کی اثر سی شوق مراد ہی اور غالب ہونا محبت آلہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھرنا فکر
کی جانب اور تقدیم اللہ عزوجل کے اور ہمت کا جمنا اوسکی طلب پر اور حلاوت پانا چپ
رہنی مین اور گفتگو اور اشتغال امر دنیاوی سی نفرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقَبَةُ فَهِيَ عِنْدَهُمْ
عَلٰى اَنْوَاعٍ كَثِيْرَةٍ يَجْمَعُهَا اَمْرٌ وَهُوَ مَا يَتَلَفَّظُ بِاٰيَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ اَوْ يُخَيِّلُهَا
فِي الْجَنَانِ وَيَفْهَمُ مَعْنَاهَا فَهْمًا جَيِّدًا ثُمَّ يَتَصَوَّرُ كَيْفَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَمَا صُوْرَةُ
تَحَقُّقِهٖ ثُمَّ يَجْمَعُ الْخَاطِرَ عَلٰى تِلْكَ الصُّوْرَةِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ خَطْرَةٌ سِوَاهَا حَتّٰى يَتَحَقَّقَ
الْاِسْتِغْرَاقُ فِيْهَا وَيَقَعُ ذُهُوْلٌ عَمَّا سِوَاهَا اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کی نزدیک
بہت اقسام پر ہی اور جامع اون اقسام کثیرہ کا ایک امر ہی وہ یہہ ہی کہ ایک آیت قرآن
کو یا کوئی اور کلمہ زبان سی کہی یا اوسکا دلمین خیال کری اور اوسکی معنی کو خوب طرح بوجھی پھر

مراقبہ

تصور کری کہ یہہ مدعا کیونکر ہی اور اوسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہی پہر اسی صورت پر خاطر کو جمع کری اسطرح پر کہ سوای اوسکی کوئی خطرہ نہ آوی یہان تک کہ اسمین استغراق متحقق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اسکی ماسوای حاصل ہو مترجم کہتا ہی خلاصہ یہہ ہی کہ لفظ کی مفہوم مین اسطرح ڈوب جانا کہ سوای اسکی کوئی چیز دہیان مین نرہی اسکو مراقبہ کہتے ہین والاصل فیہا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ احسان یہہ ہی کہ تو عبادت کری اللہ کی گویا تو اوسکو دیکہہ رہا ہی سو اگر تو اوسکو نہ دیکہہ سکی تو یہہ دہیان کر کہ وہ تجکو دیکہتا ہی فلیتلفظ السالک اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی او یتخیل فی الجنان ثم یتصور حضورہ تعالی و معیتہ تصورا جیدا مستقیما مع تنزیہہ عن الجہۃ والمکان حتی یستغرق فی ہذا التصور تو سالک اپنی زبانسی کہی کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا اسکو دلمین خیال کری بدون تلفظ کی پہر اللہ تعالی کی حضور اور نظر اور اوسکی معیت یعنی ساتہہ ہونیکو خوب مضبوط تصور کری باوجود پاک ہونی اوس ذات مقدس کے جہت اور مکانسی یہان تک تصور کو جاوی اوسمین ڈوب جاوی او یتصور وہو معکم اینما کنتم و یتصور معیتہ قائما او قاعدا او مضطجعا فی الخلوۃ والجلوۃ والشغل والدعۃ یا اس آیت کا تصور کری وہو معکم اینما کنتم یعنی حق تعالی تمہاری ساتہہ ہی جہان کہین کہ تم ہو تو اوسکی ساتہہ ہونیکو دہیان کری کہڑی اور بیٹہی اور لیٹی تنہائی اور لوگونکی ملاقات مین اور مشغول اور بیکاری مین او یتلفظ اینما تولوا فثم وجہ اللہ او الم یعلم بان اللہ یری او نحن اقرب الیہ من حبل الورید او واللہ بکل شیئ محیط او ان معی ربی سیہدین او ہو الاول والاخر والظاہر والباطن فہذہ مراقبات مفیدۃ لتعلق القلب باللہ عز وجل یا یہہ آیت پڑہی کہ اینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنی جدہر تم متوجہ ہو تو وہان اللہ کی ذات ہے یا یہہ آیت پڑہے الم یعلم بان اللہ یری یعنی انسان نہین جانتا کہ اللہ اوسکو دیکہتا ہی یا اس آیت کا مراقبہ کرے

مراقبہ معیت

اقسام مراقبہ

فوائد

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم قریب ترہین انسان کی رگ گردن سے یا اس آیت کا تصور کری کہ وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گہیری ہوئی ہی یا اس آیت کا دہیان کری اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ یعنی البتہ میرا رب میری ساتہہ ہی وہ اب مجکو ہدایت کریگا یا اس آیت کا مراقبہ کری هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالے اول ہی اوس سے پہلی کوئی چیز نہین آخر ہی جو بعد فنا ہی عالم باقی رہیگا ظاہر ہی باعتبار اپنے صفات اور افعال کی باطن ہی باعتبار اپنی ذات کی کہ اوسکی حقیقت کو کوئی نہین سمجہہ سکتا سو یہہ مراقبات اللہ عزوجل کی ساتہہ دل متعلق ہونی کی واسطی مفید ہین وَاَمَّا الْمُفِیْدَةُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّکْرِ وَالْمَحْوِ فَفِیْ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّتَصَوَّرَ نَفْسَهٗ قَدْ مَاتَ وَصَارَ رَمَادًا تَذْرُوْهُ الرِّیَاحُ وَالسَّمَاءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَکُلُّ شَیْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْکِیْبُهٗ وَهَیْئَتُهٗ وَتَصَوَّرَ اللّٰهَ بَاقِیًا مَوْجُوْدًا فَیَبْقٰی عَلٰی هٰذَا التَّصَوُّرِ مَلِیًّا فَاِنَّهٗ یُفِیْدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبی جو قطع علائق اور پوری مجرد ہوجانے اور بیہوشی اور فنا کیلئی مفید ہین سو اونمین سے ایک مراقبہ اس آیت کا ہی کہ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست و نابود ہونی والا اور باقی رہیگی تیری رب کے ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہی اور اسکی مراقبہ کا طریقہ یہہ ہی کہ آپ کو تصور کری کہ مرگیا اور ایسی راکہہ ہوگیا جسکو ہوائین اڑاتی ہین اور آسمان ٹکڑی ٹکڑی ہوگیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دہیان کر سو اس تصور پر دیر تک قائم رہی تو یہہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا ف ایسی تصورات کی سند وہ حدیث ہی جو صحیح مسلم مین امیر المومنین علی مرتضی سی مروی ہے کہ مجہسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَكَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ یعنی ای علی کہہ کہ خداوندا مجکو ہدایت کر اور سیدہا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کی چلنی کو اور راستی سی تیر کی راستی کو دہیان کر تو آنحضرت نی امیر المومنین سید اولیا کو وہ طریقہ سکہایا جس سے بتدریج

محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان نہ پہنچ جاوے تو اوسکو یاد رکہنا چاہیے کذا فی الحاشیۃ
العزیزیۃ وکذلک اِنَّ الموتَ الذی تفرّون منہ فانہ ملاقیکم اینما تکونوا یدرککم
الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس ایت کا مراقبہ بہی کا باعث ہے
ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم
فی بروج مشیدۃ یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بہاگتے ہو وہ تمکو ملنے والی ہے جہان
کہین کہ تم ہوگے موت تمکو پا جاوے گی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجون مین ہو فاذا ظہر اثر
المراقبۃ فی الطالب وشوہد نورہ امر بالتوحید الافعالی پہر جب اثر مراقبہ
کا طالب مین ظاہر ہوا اور اوسکا نور مشاہدہ ہو تو اوسکو توحید افعالی کا امر کیا جاوے توحید افعالی
یہہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم مین ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجہے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غرض سے نہ
خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا ہے درین نوعے از شرک پوشیدہ ہست کہ زیدم
بیازرد و عمرم بخست واعلم ان الشارع علیہ الصلوۃ والسلام رغب وحث علی شیئین
علی الذکر والمراد منہ ما یتلفظ بہ وعلی الفکر والمراد منہ المراقبۃ اور جان رکہہ
اے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب اور رجوع دلائی ذکر پر
اور مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسرے فکر پر اور مراد اوس سے مراقبہ ہے قال
بعض المشایخ مما جربنا الکشف او وقائع کالایۃ علی ما ہی علیہ ان یعتکف الطالب
فی خلوۃ ویغتسل ویلبس احسن لباسہ ویتطیب ویجلس علی الشہادۃ ویضع
مصحفا مفتوحا علی یمینہ ومصحفا مفتوحا علی یسارہ ومصحفا کذلک بین یدیہ و
مصحفا کذلک خلفہ ثم یدعو اللہ ان یکشف علیہ الواقعۃ الملکانیۃ بجہد ہمتہ
ثم یشرع فی اسم الذات من غیر غمض العین فیضرب مرۃ فی المصحف الایمن
ومرۃ فی الایسر ومرۃ خلفہ ومرۃ بین یدیہ حتی یجد فی نفسہ انتشارا احوالا
ونورا ویواظب علی ذلک سبعۃ ایام ونحوہا مع الخلوۃ فانہ یکشف علیہ البتۃ
قلت ہذا ما قیل وفی قلبی منہ شیء لما فیہ من اساءۃ الادب فی المصحف

بعضی مشایخ نی کہا جسکا ہمنی تجربہ کیا ہی وقائع آیندہ کی کشف ہونی پر ٹہیک ٹہیک وہ یہہ
ہی کہ طالب خلوت مین اعتکاف کری اور غسل کری اور اپنا عمدہ لباس پہنی اور خوشبو
لگاوی اور مصلی پر بیٹہی اور کہلا مصحف اپنی داہنی رکہی اور کہلا مصحف اپنی بائین طرف رکہی
اور اسیطرح ایک مصحف آگی رکہی اور اپنی پیچہی رکہی پہر حقتعالی سی بکوشش تمام یہہ دعا کری کہ فلانی
واقعہ کو اوسپر ظاہر کردی پہر اسم ذات کی ذکر مین شروع کری بدون آنکہہ بند کرنی کی تو ایکبار
داہنی مصحف پر ضرب کری اور ایکبار بائین پر اور ایکبار پیچہی اور ایکبار آگی ضرب لگاوی یہان
تک کہ اپنی دلمین کشایش اور نور کو پاوی اور سات دن اور مانند اسکی اسپر مداومت کرے
خلوت کی ساتہہ تو البتہ اوسپر کشف حال ہوگا مین کہتا ہون کہ ایسا کچہہ کہا ہی کہنی والونی
اور میری دلمین اسکا کچہہ تردد ہی اسواسطی کہ اسمین بے ادبی ہی مصحف مجید کی ساتہہ والذی
اختارہ سیدی لوالدی فی ھذا الباب ان یذکر اللہ تعالی بھذہ الاسماء یا علیم یا
مبین یا خبیر مع مراعاۃ الشروط المذکورۃ اما کما وصفناہ فی الذکر بضربۃ
واحدۃ او بثلث ضربات واللہ اعلم اور کشف واقعہ آیندہ مین جو طریقہ ہماری والد مرشد
نی پسند کیا ہے وہ یہہ ہی کہ اللہ تعالی کا ذکر کری ان اسمار ثلثہ سی یا علیم یا مبین یا خبیر
شروط مذکورہ کی مراعات کی ساتہہ یا اوسطرح جیسا ہمنی ذکر یکضربی مین بیان کیا
ہی یا اوسطرح جیسا ذکر سہ ضربی مین واللہ اعلم **ف** مولانا نی فرمایا شروط مذکورہ سی خلوت
اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلی پر بیٹہنا بدون مصاحف کی رکہنی کے مراد ہی وقالوا
مما جربنا لکشف الارواح بھذہ الشروط المذکورۃ ان یضرب فی الجانب الایمن
سبوح وفی الایسر قدوس وفی السماء رب الملئکۃ وفی القلب والروح
اور مشایخ قادریہ نی کہا ہی کہ جو طریقہ کہ کشف ارواح کی واسطے ہمارا مجرب ہی شروط
مذکورہ کی ساتہہ وہ یہہ ہی کہ داہنی طرف سبوح کی ضرب لگاوی اور بائین طرف قدوس
کی اور آسمان مین رب الملئکہ کی ضرب لگاوی اور دلمین والروح کی وتحصیل الامور المھمۃ
الصعبۃ بھذہ الشروط ان یصلی فی اللیل ما قدر لہ ثم یضرب فی الایمن یا حی

برای کشف وقائع آیندہ

کشف ارواح

برای حصول امور مشکل

وَفِي الْاَيْسَرِ يَا وَهَّابُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَلْفَ مَرَّةٍ اور امور مہمہ مشکلہ کی حاصل کرنیکے واسطے انہین شروط مذکورہ کی ساتھہ یہہ طریقہ ہی کہ تہجد کی نماز پڑہی جسقدر اوسکی واسطے مقدر ہو پہر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگاوی اور بائین طرف یا وہاب کی اسیطرح ہزار بار کرے وَلِانْشِرَاحِ الْخَاطِرِ وَرَفْعِ الْبَلَايَا اَنْ يَضْرِبَ اللّٰهَ فِي الْقَلْبِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كَمَا وَصَفْنَاهُ فِي النَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَالْحَيُّ فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ وَالْقَيُّومُ فِي الْاَيْسَرِ اور انشراح خاطر اور دور کرنی بلاؤن کا یہہ طریقہ ہی کہ اللہ کی ضرب قلب مین لگاوی اور لا الٰہ الا ہو کی اوسطرح ضرب لگاوی جیسا ہمنی نفی اور اثبات مین بیان کیا اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائین طرف لگاوی وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِشِفَاءِ مَرِيضٍ اَوْ دَفْعِ جُوعٍ وَتَوْسِيعِ الرِّزْقِ اَوْ قَهْرِ عَدُوٍّ فَلْيَطْلُبِ الْاِسْمَ الْمُنَاسِبَ بِحَاجَتِهِ فِي الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰى فَلْيَذْكُرْ بِذٰلِكَ الْاِسْمِ بِضَرْبَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ اَوْ اَرْبَعٍ فَيَقُولُ يَا شَافِي اَوْ يَا صَمَدُ اَوْ يَا رَزَّاقُ اَوْ يَا مُذِلُّ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَحْكَمُ جب اللہ عزوجل سی دعا کرنیکا ارادہ کری بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشایش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیی کوئی اسم آلہی موافق اپنی حاجت کے اسماے حسنے سی طلب کری سو اوس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کے ساتھہ ذکر کری تو یون کہے شفای بیمار مین یا شافی یا دفع گرسنگی مین یا صمد یا کشایش رزق مین یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل اور سوا اسکی اور اسماء آلہی کو موافق اپنی مطلب کے بطریق مذکور ذکر کری واللہ اعلم واحکم فَصْلٌ فِي اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجِشْتِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيقَةِ خواجه مُعِينِ الدِّينِ حَسَنِ الْجِشْتِيِّ وَجِشْتُ قَرْيَةٌ مِنْ قُرٰى خُرَاسَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ یہہ فصل بیچ مشائخ جشتیہ کی اشغال مین اور وہ امام طریقت خواجہ معین الدین حسن چشتی کی مرید ہین اور چشت خواجہ معین الدین کی پیرونکی گانون کا نام ہی خراسان کے گانوؤن سی اور اونکی سب پیرونسی ف مولانے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیا مین ہین اونکی ہاتہہ پر ہزار ون کفار ہنود مسلمان ہوئے منقول ہی کہ جب خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہہ نقش ظاہر ہوگیا حبیب اللہ مات فی حب اللہ یعنی خدا کا دوست خدا

کی محبت مین مر گیا قالوا جاء علی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ دلنی
علی اقرب الطریق الی اللہ وافضلہا عند اللہ واسہلہا العبادہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی الخلوۃ فقال
علی کرم اللہ تعالی وجہہ کیف اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم غمض عینیک واسمع منی ثلث مرات فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا الہ الا اللہ ثلث مرات وعلی یسمع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ ثلث
مرات والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یسمع ثم لقن علی کرم اللہ وجہہ الحسن البصری
وھکذا حتی وصل الینا وھذا الحدیث انما وجدنا عند ھؤلاء المشائخ وعلی قوانین
اہل الحدیث فیہ بحث طویل مشایخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام الاولیا علی مرتضی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاس آئی سو کہا یا رسول اللہ مجکو وہ راہ بتائیے جو سب راہونسی زیادہ قریب ہو اللہ
کیطرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کی نزدیک اور اوسکی بندون پر آسان تر ہو تو آنحضرت
علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنی اوپر لازم کر لی مداومت ذکر کی خلوت مین سو علی کرم اللہ
وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کرون یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھون کو بند کر اور مجھہ سے سن تین بار سو
آنحضرت نے تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ اور علی مرتضی سنتی تھے پھر علی مرتضی نے تین بار لا الہ الا اللہ
کہا اور آنحضرت اوسکو سنتی تھے پھر علی مرتضی نے یہہ طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسیطرح
درجہ بدرجہ مرشد مرشد ہم تک پہنچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہمنے فقط ان مشایخ چشتیہ
کی پاس پایا اور اہل حدیث کی قوانین پر تو اسمین طویل بحث ہے ف مولانا نے فرمایا بحث کی
یہہ وجہ ہے کہ یہہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور بشدت منقطع ہے اسواسطے کہ لقاے
حسن بصری کی علی مرتضی سے باعتبار تاریخ کی ثابت نہین اور رکاکت الفاظ اسپر علاوہ ہے
مترجم کہتا ہے — فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیاے
چشت رضی اللہ عنہم کی ساتھہ حسن ظن اسکو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار سے بشبہہ انقطاع ساقط
نکیجیے اسواسطے کہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک کی نزدیک بشرط عدالت رواۃ حدیث مرسل بھی حجت ہے
واللہ اعلم فاذا — اراد الشیخ ان یلقن تلمیذہ امرہ ان یقوم

والله اعلم فاذا اراد الشیخ ان یلقن تلمیذہ امرہ ان یصوم یوما فان کان یوم الخمیس فھو اولی ثم یامرہ بالاستغفار عشر مرات والصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر مرات ثم یقول ان اللہ تعالی یقول فی محکم کتابہ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم فاجتھد ان لا یاتی علیک زمان الا وانت ذاکر واعلم ان قلبک موضوع تحت ثدیک الایسر باصبعین علی صورۃ لحم الصنوبر ولہ بابان باب فوقانی و باب تحتانی

پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنی مرید کی تلقین کریگا تو اوسکو امر کرے روزہ رکھنیکا اگر پنجشنبہ کا دن ہو تو بہتر ہے اوس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنیکو اور دس دفعہ درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالے فرماتا ہے اپنی مضبوط کتاب مین فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم یعنی اللہ کو یاد کرو کھڑے ہے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اسپر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کی تجکو نہ گذرے اور معلوم کرا ہے طالب کہ تیرا دل رکھا ہے تیری بائین چھاتی کی نیچے دو انگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ کی اور اوسکی دو دروازے ہین ایک دروازہ اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا ف مصنف نے حاشیہ مین فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے جو جسم سے ملا ہے اور باب تحتانی سے مراد وہ ہے جو روح سے متصل ہے اما الباب الفوقانی ففتحہ بالذکر الجلی واما التحتانی ففتحہ بالذکر الخفی دل کی اوپر کی دروازے کے کشایش تو ذکر جلی سے ہوتی ہے اور نیچے کی دروازے کی کشادگی تو ذکر خفی سے ہوتی ہے فاذا اردت الذکر الجلی فاجلس متربعا وخذ العرق الذی یقال لہ کیماس بابہام قدمک الیمنی والتی تلیھا وسمعت سیدی الوالد قدس سرہ یقول ھو عرق فی بطن الرکبۃ یھبط من جانب الفخذ ولاخذہ بھذہ الکیفیۃ یفید نفی الخواطر وجمع الھمۃ وتسخین القلب تسخینا پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چارزانو بیٹھ اور پکڑ اوس رگ کو جسکا کیماس نام ہے اپنی داہنی پانوں کی انگوٹھی اور بیچ کی اونگلی کو دابکر اور سنے اپنی والد مرشد قدس سرہ سے سنا کہتے تھے کہ کیماس وہ رگ ہے زانو کی تلی ران کی جانب سے اوترتی ہے اور اوسکا پکڑنا نفی خطرات اور جمعیت کو مفید ہے اور دل کو گرم کرتا ہے جیسے نماز کی بیٹھک کما تجلس جلسۃ الصلوۃ مستقبل القبلۃ باجماع العزیمۃ ثم قل لا الہ الا اللہ

ذکر جلی و خفی

إلا الله بالشدة والمد وإخراج القوة من داخل القلب وإخراج لفظة لا من السرة
وامددها إلى المنكب الأيمن ولفظة إله من تحت الدماغ لتشير بذلك أنك أخرجت
حب من سوى الله تعالى من باطنك والقيته خلفك فتنفس نفسا أخذ فاضرب
إلا الله في القلب بالشدة والقوة ۔ اور طریق مذکور یہہ ہے کہ بعد نشست نماز کی طرح
بقبلہ حضور دل سی ہمت کو مجتمع کرکی پہر کہی لا الہ الا اللہ سختی اور کشید کی ساتھہ اور قوت کو دل کے
کی اندر سی نکال کر اور لفظ لا کا ناف سی نکال اور اوسکو کہینچ داہنی مونڈہی تک اور لفظ الہ کا
دماغ کی جہلی سی اشارہ کری تو اس تصور سی گویا تو نی غیر خدا کی محبت کو اپنی اندر سے نکالا
اور اوسکو اپنی پیٹھہ کی پیچھی ڈالا پہر دوسرا دم لی کی ... الا اللہ دلمیں سختی اور قوت کی ساتھہ
ضرب کرو ویلاحظ المبتدی نفی المعبودیة عن غیر الله تعالی والمتوسط نفی المقصودیة
والمنتهی نفی الوجود اور اس نفی اور اثبات سی مبتدی ملاحظہ کری نفی معبودیت کا غیر
خدا سی اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا والشرط الأعظم في هذا الذكر
جمع الهمة وفهم المعنى وينبغي لصاحب الذكر الجلي أن لا يقلل الطعام جدا
بل يكفيه أن يخلي ربع المعدة وينبغي أن يأكل شيئا من الدسم لئلا ييبس
دماغه اور شرط اعظم اس ذکر میں ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجہنا ہی اور ذکر جلی کرنیوالی کو
لائق یہہ ہی کہ کہانیکو نہایت کم نکری بلکہ اوسکو کافی ہی کہ چوتہائی پیٹ خالی رکہی اور مناسب ہے
کہ کچھہ چکنائی کہایا کری تاکہ اوسکا دماغ پریشان نہو خشکی کی سبب ۔ وإذا أردت پاس
انفاس فكن مستيقظا واقفا على أنفاسك فكلما أخرجت النفس فقل مع خروجه لا إله
كأنك تخرج محبة كل شيء سوى الله من باطنك وإذا دخل النفس فقل مع دخوله إلا
الله كأنك تدخل وتثبت محبة الله في قلبك ۔ اور جب کہ تو ای سالک
پاس انفاس کا ارادہ کری تو بیدار اور اپنی دمون پر واقف ہو جا پہر جب دم باہر کو نکلی تو
تو اوسکی نکلنی کی ساتھہ لا الہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت کو سوای خدا کی اپنی باطن سی نکالتا ہی
اور جب دم اندر کی طرف آوی تو اوسکی داخل ہونی کی ساتھہ الا اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہی اور محبت

پاس انفاس

الہی کو ثابت کرتا ہی اپنی دلمین قالوا الرکن الاعظم ربط القلب بالشیخ علی صفة المحبة والتعظیم وملاحظة صورته قلت ان الله تعالی مظاهر کثیرة فما من عابد غبیا کان او ذکیا الا وقد ظهر بحذائه صار معبودا له فی نفسه ولهذا السر نزل الشرع باستقبال القبلة والاستواء علی العرش وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم فلا یبصق قبل وجهه فان الله تعالی بینه وبین قبلته وسأل جاریة سوداء این الله فاشارت الی السماء فسألها من انا فاشارت باصبعها یعنی الله ارسلك فقال هی مؤمنة فلا علیك ان تتوجه الا الی الله ولا تربط قلبك الا به وکن بالتوجه الی العرش وتصور الذی وضعه علیه وهو ازهر اللون کمثل لون القمر او بالتوجه الی القبلة کما اشار الیه النبی صلی الله علیه وسلم فیکون کالمراقبة لهذا الحدیث

مشائخ چشتیہ نی فرمایا ہی کہ رکن اعظم دل کا لگانا اور رکہنا ہی مرشد کی ساتہہ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا مین کہتا ہون حق تعالی کی مظاہر کثیرہ مین سو کوئی عابد غبی ہو یا ذکی نہین مگر کہ وہ اسکی مقابل ظاہر ہوکر اوسکا معبود ہوگیا ہی اور اسی بہید کی سبب سے روبقبلہ ہونا اور استوار علی العرش کا شرع مین نازل ہوا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑہی تو اپنی منہہ کی سامنی نہ تہوکی اسواسطے کہ اللہ تعالی ہی اوسکی درمیان اور اوسکی قبلہ کی درمیان مین اور آنحضرت نی سیاہ لونڈی سی پوچہا تو فرمایا کہ اللہ کہان ہی تو لونڈی نی آسمان کیطرف اشارہ کیا پہر حضرت نی اوس سے پوچہا کہ مین کون ہون تو اوسنی اپنی اونگلی سی اشارہ کیا مراد اوسکی یہہ کہ خدا نی تجکو بہیجا ہی تو فرمایا کہ یہہ ایمان دار ہی تو ای سالک تجہہ پر کچہہ مضائقہ نہین اسمین کہ تو متوجہ نہو مگر اللہ ہی کیطرف اور اپنا دل نہ لگاوی مگر اوس سے اگرچہ عرش کیطرف متوجہ ہوکر اور اوس امر کا تصور کرکی جسکو حق تعالی نی عرش پر رکہا ہی اور وہ نہایت روشن رنگ ہی چاند کی رنگ کی مانند یا قبلہ کیطرف متوجہ ہوکر چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تو یہہ اس حدیث کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم **ف** مصنف نی حاشیہ مین فرمایا کہ حق تعالی کی عالم مثال مین تجلی ہی تو ہر شخص نی

اپنی استعداد کی مناسب اوسکو ادراک کرتا ہی مترجم کہتا ہی تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ مین مفصل مذکور ہی یہہ رسالہ مختصر لائق اوسکی تفصیل کی نہین فَاِذَا تَنَوَّرَ الطَّالِبُ بِنُوْرِ الذِّکْرِ اَمَرَہٗ بِالْمُرَاقَبَۃِ وَہِیَ مُشْتَقَّۃٌ مِنَ الرَّقِیْبِ تَسَمَّتْ بِہٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ الطَّالِبَ یُرَاقِبُ قَلْبَہٗ اَوْ یُرَاقِبُ اللّٰہَ کَمَا اَنَّ اللّٰہَ یُرَاقِبُہٗ فَیَقُوْلُ بِلِسَانِہٖ اَوْ یَتَخَیَّلُ بِقَلْبِہٖ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ شَاہِدِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ اَوْ اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ اَوْ کَاَنَّہٗ بَیْنَکَ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ تُشَاہِدُہٗ پہر جب طالب رنگین ہوجاوے ذکر کی نور سی تو مرشد اوسکو مراقبہ کرنیکا امر کری اور مراقبہ رقیب یعنی محافظت اور نگہبان سے مشتق ہی اسکا مراقبہ اسواسطی نام رکہا گیا اگر سالک بعضی مراقبات مین اپنی دلکی محافظت اور نگہبانی کرتا ہی یا بعضی اقسام مین اللہ تعالی کا مراقب ہوتا ہی جیسا اللہ تعالی اوسکی حفاظت کرتا ہی تو مراقبہ کرنیکی وقت زبانسی کہی یا اپنی دلسی خیال کری کہ اللہ حاضر ہی اللہ ناظر ہی اللہ شاہد ہی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کری اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یعنی آگاہ ہوجا کہ اللہ ہر چیز کو گہیری ہوے ہی یا اسکا مراقبہ کری کہ گویا اللہ حاضر ہی تیری درمیان اور تیری قبلہ کی درمیان مین اور تو اوسکو مشاہدہ کرتا ہی قَالَ الْمَشَائِخُ مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِی الْاَرْبَعِیْنِیَّۃِ یَلْزَمُہٗ مُرَاعَاۃُ اُمُوْرٍ دَوَامُ الصِّیَامِ وَدَوَامُ الْقِیَامِ وَتَقْلِیْلُ الْکَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَۃِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَۃُ عَلَی الْوُضُوْءِ فِیْ حَالَاتِ الْیَقْظَۃِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّیْخِ عَلَی الدَّوَامِ وَتَرْکُ الْغَفْلَۃِ رَاْسًا حَتّٰی تَکُوْنَ عِنْدَہٗ مِنَ الْحَرَامِ فَاِذَا دَخَلَ فِی الْحُجْرَۃِ بِرِجْلِہِ الْیُمْنٰی تَعَوَّذَ وَسَمّٰی وَقَرَاَ سُوْرَۃَ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا اَدْخَلَ الرِّجْلَ الْیُسْرٰی قَالَ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کُنْ لِّیْ کَمَا کُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَکَ اَللّٰہُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَاشْغَلْنِیْ بِجَمَالِکَ وَاجْعَلْنِیْ اَللّٰہُمَّ فِیْ نَفْسِیْ مُحِبًّا بِاٰیٰتِ ذٰلِکَ یَا اَنِیْسَ مَنْ لَّا اَنِیْسَ لَہٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ مشائخ چشتیہ نی فرمایا کہ جو چلہ مین داخل ہونیکا ارادہ کری اوسکو چند امور کی رعایت کرنا لازم ہی ہمیشہ روزہ رکہنا اور سدا ان قیام شب کرنا اور بولنی اور کہانی اور سونی اور صحبت خلق کو کم کردینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنی اور سونی کی حالات مین اور مرشد

کی ساتھہ ہمیشہ دلکو لگائی رکہنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہان تک کہ اوسکی نزدیک
غفلت از قسم حرام کی ہو جاوے پہر جب حجری مین اپنی بائون داخل کری تو اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی اور قل اعوذ برب الناس کو تین بار پڑہی اور جب
بایان پائون داخل کری تو اللہم سے آخر تک دعا کری یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہی دنیا اور آخرت
مین میرا مددگار ہو جا جیسا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کارساز تہا اور مجکو اپنی محبت دی یا الہی مجکو
اپنی حب نصیب کر اور اپنی جمال کی ساتھہ مشغول کرلی اور مجکو عباد مخلصین مین کر ڈال آگے
سیری نفس کی شاد ڈال اپنی ذات کی مشغولی یا ہی نہیں اوسکی جسکا کوئی انیس نہین ای رب
مجکو مجہو تو تنہا اور تو بہتر وارثین سی ہی فیقوم علی المصلی ویقول انی وجہت وجہی
للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین احدی وعشرین مرۃ ثم
یرکع رکعتین فی الاولی آیۃ الکرسی وفی الثانیۃ آمن الرسول ثم یسجد سجدۃ
طویلۃ ویجتہد فی الدعاء ثم یقول یا فتاح خمسمائۃ مرۃ ثم یشتغل بالاذکار التی ذکرناہ
پہر مصلی پر کہڑا ہو اور انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا
من المشرکین اکیس بار پڑہی یعنی مینی اپنا منہہ متوجہ کیا یکسو ہو کر اوسکی طرف جسنی آسمانو
اور زمین کو پیدا کیا اور مین مشرکین مین داخل نہین پہر دو رکعت پڑہی پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی
پڑہی اور دوسری رکعت مین آمن الرسول پہر لنبا سجدہ کری اور دعا مین خوب کوشش کری
پانسو بار یا فتاح کہی پہر اون اذکار مین مشغول ہو جسکو ہم ذکر کر چکی یعنی ذکر جلی اور پاس انفاس اور مراقبات
وقال اذا دخل المقبرۃ قرأ سورۃ انا فتحنا فی رکعتین ثم یجلس مستقبلا الی المیت
مستدبر الکعبۃ فیقرأ سورۃ الملک ویکبر ویہلل ویقرأ سورۃ الفاتحۃ احدی
عشر مرۃ ثم یقرب من المیت فیقول یا رب یا رب احدی وعشرین مرۃ ثم یقول یا سماء
یضربہ فی السماء ویا روح الروح یضربہ فی القلب حتی یجد انشراحا ونورا ثم ینتظر لما
یفیض من صاحب القبر علی قلبہ اور مشائخ چشتیہ نی فرمایا کہ جب قبرستان مین آوی
تو سورۃ انا فتحنا دو رکعت مین پڑہی پہر میت کی طرف سامنی ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹہی پہر سورۃ

کشف قبور و استفاضہ از بزرگان

صلوٰۃ معکوس

صلوٰۃ کن فیکون

ملک پڑہی اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہی اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑہی پہر بیت سی قریب جاوی پہر
کہی یا رب یا رب العالمین تا ربہر کہی یا روح اور اوسکو آسمان مین ضرب کری اور یا روح الروح کی
دلمین ضرب کری یہان تک کہ کشایش اور فتوح یاوی پہر منتظر رہی اوسکا جسکا فیضان چاہی صاحب قبر
سی ہو اسکی دلپر وللحشتیۃ صلوٰۃ تسمّی صلوٰۃ المعکوس لم نجد من السنۃ ولا من اقوال
الفقہاء ما تستند ھی الیہ فلذٰلک حذفناھا والعلم عند اللہ اور چشتیونکی یہان ایک نماز
جسکو صلوٰۃ المعکوس کہتے ہین ہمنی سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے اصل اوسکی نہین پائی جسپر
ہم اوس کی تقویت کرین اسواسطی ہمنی اوسکو ذکر نکیا اور علم اوسکی جواز اور عدم جواز کا خدا کی نزدیک
ہی ولھم صلوٰۃ تسمّی صلوٰۃ کن فیکون اور چشتیہ کی یہان ایک نماز ہی جسکو
صلوٰۃ کن فیکون کہتی ہین ف صلوٰۃ کن فیکون اسواسطی کہتی ہین کہ مطلب بر آری مین او
اثر نہایت جلد اور قوی ہی قالوا من اعترضت لہ حاجۃ صعبۃ فلیرکع کل لیلۃ
من لیالی الاربعاء والخمیس والجمعۃ رکعتین یقرأ فی الاولی الفاتحۃ مرۃ والاخلاص
مائۃ مرۃ وفی الثانیۃ الفاتحۃ مائۃ والاخلاص مرۃ ویقول مائۃ مرۃ ای آسان
کنندہ دشواریہا وای روشن کنندہ تاریکیہا مائۃ مرۃ ویستغفر اللہ مائۃ
مرۃ ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مائۃ مرۃ ویدعو اللہ عز وجل
بحضور القلب فاذا کانت الثالثۃ فعل ھذا ثم حسر العمامۃ عن رأسہ وجعل
کمہ فی عنقہ وبکی ودعی اللہ الحاجۃ خمسین مرۃ فانہ لابد یستجاب لہ واللہ اعلم اشاعۃ چشتیہ
نی صلوٰۃ کن فیکون کی بیان مین کہا ہی کہ جسکو سخت حاجت پیش اوی تو چاہیی کہ ہر رات
کو لیالی ثلثہ یعنی چہارشنبہ او پنجشنبہ اور جمعہ کی راتومین دو رکعتین ادا کری پہلی رکعت مین
سورہ فاتحہ ایکبار او قل ہو اللہ سو بار پڑہی اور دوسری رکعت مین فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ
ایکبار اور سو بار یون کہی ای آسان کنندہ دشواریہا وای روشن کنندہ تاریکیہا سو بار اور
استغفار کری سو بار اور درود پڑہی سو بار اور حق تعالیٰ سی دعا کری حضور قلب سے پہر جب تیسری رات ہو تو ایسا ہی
کری چہ مذکور ہوا پہر پگڑی یا ٹوپی کو سر سی اتاری اور اپنی آستین کو اپنی گردن مین ڈالے

اور روئے اور حق تعالیٰ سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور ان شاء اللہ تعالیٰ دعا مستجاب ہو گی
واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ بعضی ناواقفوں نے اعتراض کیا ہے آستین گردن
ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ ادعیہ ماثورہ مین یہہ ثابت نہین ہم جواب دیتے ہین کہ قلب ردا
یعنے چادر کا الٹنا بیچ نماز استسقا مین رسول علیہ السلام سے ثابت ہے حال عالم بدل جانے
تو اسیطرح آستین گردن مین ڈالنا امر مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کے واسطے اشعار گردش
حال کے حصول مقصود سے کیونکر ناجائز ہوگا

فصل فی اشغال المشائخ النقشبندیہ واصحاب امام الطریقہ خواجہ بہاء الدین نقشبند البخاری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین

یہہ فصل ہے مشائخ نقشبندیہ کی اشغال مین نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کے مرید ہین اللہ راضی ہو اونسے اور اونکے مریدونسے قالوا طرق الوصول
الی اللہ ثلث احدها الذکر فمنه النفی والاثبات وهو الماثور عن
متقدمیهم نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہنچنے کی تین راہین ہین ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر کی نفی اور
اثبات ہے اور وہی منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے وصفته ان ینتهز فرصة
من التشویشات الخارجیة کالاستماع الی احادیث الناس والداخلیة کالجوع المفرط
والغضب والالم والشبع المفرط ثم یذکر الموت ویحضره بین یدیه ویستغفر اللہ تعالیٰ مما
منه من المعاصی ثم یضم شفتیه ویغمض عینیه ویحبس نفسه فی بطنه ویقول
بالقلب لا یخرجها من سرته الی الایمن ویمدها حتی یصل الی منکبه ثم یحرک مثلیا
الی راسه فیقول الٰہ ثم یضرب بالشدة الا اللہ اور طریقہ نفی اثبات کی ذکر کا یہہ ہے کہ فرصت
کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگون کی گفتگو سننا اور تشویشات
اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری مفرط پھر موت کو یاد کرے اور
تصور مین اوسکو اپنے آگے سامنے کرلے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے اون گناہون کے جو اوس سے
صادر ہوئے پھر دونون لبون اور دونون آنکھون کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ مین حبس
کرے اور دل سے کہے لا اسکو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہان تک کہ اپنے مونڈھے

اشغال نقشبندیہ

شغل نفی و اثبات

قولہ

پہنچی پہر مونڈہی کو دوسرے طرف جہکادی اور ہلادی اور کہی الا اللہ پہر ضرب لگاوی اپنی دل مین
سختی سی الا اللہ کی **ف** مصنف قدس سرہ کی بہائی حضرت شاہ اہل اللہ نی چار باب
مین فرمایا کہ مبادی سلوک مین اسم ذات ہی ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہزار تک
ہزار بار کیا مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا مثمر ہی قَالُوا الْحَبْسُ لِلنَّفَسِ خَاصِيَّةٌ عَجِيبَةٌ
فِي تَسْخِينِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَزِيمَةِ وَهَيَجَانِ الْعِشْقِ وَقَطْعِ أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَ
يَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ الْمُفْرِطِ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا
يَأْمُرُ بِهِ الْجُوكِيَّةُ بَوْنٌ بَائِنٌ نقشبندیہ نی فرمایا کہ حبس نفس یعنی دم روکنی کی عجیب خاصیت
ہی باطن کی گرم کردینی اور جمعیت عزیمت اور عشق کی ابہارنی اور وساوس
کی قطع کرنی مین اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی مشق کری تا اوس پر گران نہو جاوے
اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس دم سی حبس غیر مفرط مراد ہی جسکی نوبت حصر نفس
تک نہ پہنچی تو نقشبندیہ کی حبس دم مین جسکو جوگی بتاتی ہین فرق بعید ہی **ف** مصنف
قدس سرہ نی فرمایا **رباعی** حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ روند اثبات مقالات رہبانیہ
کنند حبس نفس دارد فرق حبس نفس ست انچہ نشانش ندہند وَكَذٰلِكَ
بِعَدَدِ الْوِتْرِ خَاصِيَّةٌ عَجِيبَةٌ فَيَقُولُ أَوَّلًا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ
يَقُولُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ وَهٰكَذَا يَتَدَرَّجُ حَتّٰى يَصِلَ إِلٰى أَحَدٍ وَعِشْرِينَ
مَعَ الْمُرَاعَاةِ عَلٰى عَدَدِ الْوِتْرِ اور حبس دم کی مانند شمار طاق کی بہی عجیب خاصیت ہی اول
اس کلمہ توحید کو ایکبار ایکدم مین کہی پہر تین بار ایک دم مین کہی اسیطرح درجہ بدرجہ چند روز
کی مشق مین اکیس بار تک پہنچی طاق عدد کی مراعات کی ساتہہ یعنی اول بار ایکبار اور
دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتہی بار وعلی ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ
مُلَاحَظَةُ نَفْيِ الْمَعْبُودِيَّةِ أَوِ الْمَقْصُودِيَّةِ أَوِ الْوُجُودِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِثْبَاتِهَا
لَهُ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ التَّأْكِيدِ وَاجْتِمَاعُ الْخَاطِرِ لَا كَمَا يُؤْذِي النَّفْسَ مِنَ
الْخَطَرَاتِ وَالْأَحَادِيثِ اور شرط اعظم نفی اثبات کی ذکر مین ملاحظہ کرنا ہی نفی معبودیت

حصر نفس

یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کیواسطے بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر نہ ہو سطرح جیسے دلمین خطرات اور باتونکی خیالات گہوستی پہرتی ہین وَمَنْ بَلَغَ اِلَى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً وَلَمْ يَنْفَتِحْ لَهٗ بَابٌ مِنَ الْجَذْبِ وَانْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَبَ الْاِشْتِغَالُ بِاِسْمِهٖ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْاَشْغَالِ الْاُخْرٰى فَلْيَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَهٗ لَمْ يُقْبَلْ فَلْيَسْتَأْنِفْ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلٰثَةِ اِلَى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اور جو شخص کہ اکیس بار تک پہونچا اور اوسکی واسطے جذب یعنی کشش باطنی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ نکہلا تو اوسکو اوسکی اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور نفرت اور اشغال سے لازم آئی تو چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اوسکا عمل مقبول نہوا تو شروط مذکورہ اوسکو پہرے سے شروع کرنا چاہیے اکیس بار تک وَمِنْهُ الْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَاِنَّمَا اسْتَخْرَجَهٗ خَوَاجَه مُحَمَّد بَاقِیْ اَوْ مَنْ يَقْرُبُ مِنْهُ فِی الزَّمَانِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ ذکر کی اثبات مجرد ہے یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کی اور گویا کہ یہہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کی نزدیک نہتا اوسکو تو خواجہ محمد باقی نے یا اونکی کسی قریب العصر نے نکالا ہے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت مین کہین ثابت نہین اسواسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہین بلکہ شرع مین اسم ذات بعض صفات یا بعض محامد کی ساتہہ یا بعض ادعیہ کی ساتہہ وارد ہوا ہے سَمِعْتُ سَيِّدِیْ الْوَالِدَ يَقُوْلُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ اَفْيَدُ لِلسُّلُوْكِ وَالْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ اَفْيَدُ لِلْجَذْبِ مین اپنی والد مرشد سے سنا فرماتی تہی کہ نفی اور اثبات سلوک کی واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب اور کشش کیواسطے زیادہ تر مفید ہے وَصِفَتُهٗ اَنْ يُخْرِجَ لَفْظَةَ اللّٰهِ مِنْ سُرَّتِهٖ بِالشِّدَّةِ التَّامِّ وَيَمُدَّهَا حَتّٰى يَصِلَ اِلَى اُمِّ دِمَاغِهٖ مَعَ الْحَبْسِ وَالتَّدْرِيْجِ فِی الزِّيَادَةِ حَتّٰى اَنَّ مِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُهَا فِیْ نَفَسٍ وَاحِدٍ اَلْفَ مَرَّةٍ وَقَدْ رَاَيْتُ اِمْرَاَةً مِنْ مُخْلِصَاتِ سَيِّدِیْ الْوَالِدِ تَقُوْلُهَا اَلْفَ مَرَّةٍ فِیْ نَفَسٍ وَاحِدٍ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَيْضًا اور طریقہ اثبات مجرد کا یہہ ہے کہ اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اوسکو کہینچ کر

تک کہ اوسکی دماغ کی جہلی تک پہنچی حبس دم کی ساتھہ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوی یہانتک
تک کہ بعضی نقشبندیہ ایکدم مین اسکو ہزار بار کہتی ہین اور الفنیہ یعنی ایک عورت کو جو مرشد
والدکی مرید ونسی تہی دیکہا کہ اسم ذات کو ایکدم مین ہزار بار کہتی تہی اور اس سے اکثر بہی سمعت
سیدی الوالد قدس سرہ یحکی عن نفسہ انہ کان فی البدایۃ یقول النفی والاثبات
فی نفس واحد مائتی مرۃ واللہ اعلم اور مین نی اپنی والد مرشد سی سنا اپنا حال نقل
فرماتی تہی کہ ابتدای سلوک مین نفی اور اثبات کو ایک دم مین دوسو بار کہتی تہی واللہ اعلم
وثانیہا المراقبۃ اور دوسرے طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے **ف** مصنف قدس
سرہ فی حاشیہ منہیہ مین فرمایا حقیقت مراقبہ بوجہی کہ شامل جمیع افراد آن باشد آنست کہ تو
قوت دراکہ باقبال تمام بسوی صفات حضرت حق نمودن یا بسوی حالت انفکاک روح از
جسد یا مثل آن تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد وانچہ محسوس نیست
بمنزلہ محسوس نصب العین گردد وصفتہا ان یجلس النفس تحت لشرۃ جبنا یسیرا
ثم یتوجہ بمجامع ادراکہ الی المعنی المجرد البسیط الذی یتصورہ کل احد عند
اطلاق اسم اللہ ولکن قل من یجردہ عن اللفظ فلیجتہد ہذا الطالب ان
یجرد ہذا المعنی عن الالفاظ ویتوجہ الیہ من غیر مزاحمۃ الخطرات والتوجہ
الی الغیر ومن الناس من لا تمکنہ ہذا النحو من الادراک فمن المشائخ من یامرہ
مثل ہذا بالدعاء وصفتہ ان لا یزال یدعو اللہ بقلبہ یقول یا رب انت
مقصودی قد تبرأت الیک عن کل ما سواک ونحو ذلک من المناجاۃ ومنہم
من یامرہ بتخیل الخلاء المجرد والنور البسیط فیتدرج الطالب من ہذا التخیل
الی التوجہ المذکور اور طریقہ مراقبہ کا یہہ ہی کہ دم کو بند کری ناف کی نیچی تہوڑا سا پہر اپنی
جمیع حواس مدرکہ سی متوجہ ہو معنی مجرد و بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کی نام بولنی کی وقت
تصور کرتا ہی ولیکن ایسی لوگ کمتر ہین جو اس معنی بسیط کو لفظ سی خالی کر سکین تو طالب کوشش کری
کہ اس بسیط کو الفاظ سی خالی کری اور اوسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوا اللہ کی

ترجمہ

ترجمہ

اور بعضی لوگون سی اس قسم کا ادراک نہین ہو سکتا ہی سو بعضی مشایخ تو ایسی شخص کو
اسطرح کی دعا بتاتی ہین اور طریقہ اوس دعا کا یہہ کہ ہمیشہ دلسی کیا کرے یون کہی ای رب تو ہی میرا
مقصود ہی مین بیزار ہوا تیری طرف آتا ہون تیری سوا سے اور مانند اسکی کوئی اور مناجات کری اور بعضی مشائخ
شخص مذکور کو خلاء مجرد یا نور بسیط کی خیال کرنیکو فرماتی ہین تو طالب اس تخیل سی توجہ مذکورہ
کی طرف بتدریج پہنچ جاتا ہی مترجم کہتا ہی خلاء مجرد سی یہہ مراد ہی کہ ساری عالم کی مکان
کو جمیع اجسام سی خالی تصور کری اور نور بسیط سادہ روشنی سی عبارت ہے قال ثانیہا الرابطۃ بالشیخ
اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہنچانا ہی اپنی مرشد کی ساتھہ
ف مولانا نی فرمایا حق یہہ ہی کہ سب سی ہونسی یہہ راہ زیادہ تر قریب ہے کاہی مریدمین قابلیت نہین
ہوتی تو اوسکے مرید محبت مرشد اوسمین تصرف کرتا ہی مشائخ طریقت نی فرمایا ہی کہ اللہ کی ساتھہ
صحبت رکھو سو اگر تمسے نہو سکے تو اونکی ساتھہ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھہ صحبت
رکھتی ہین عارف باللہ شیخ عبد الرحیم قدس سرہ نی فرمایا کہ مشائخ طریقت کی کلام کے
معنی یہہ ہین کہ پہلی تو سامنا کرنا چاہئی کامل بیداری اور ہوشیاری سی جو ایک پر تو ہی تجلی
ذاتی کی اطفال سی تا کہ تعلق کونین سی مخلصی حاصل ہو جاوے سو اگر یہہ نہو سکی تو اون
لوگونسی تعلق بہم پہنچانا چاہئی جو اس پرتو سی مشرف ہوئی ہین جو اپنی نفوس اور علائق ماسوا
سی نجات پا گئین ہین اور اس آیت قرآنی مین کونوا مع الصادقین یعنے سچون کے
ساتھہ رہو اسیطرح کا اسمین اشارہ ہی رابطہ مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اوسکی
توجہ سی اندک زمانہ مین وہ حاصل ہوتا ہی جو سالہا سال کی محنت مین حاصل نہین
ہوتا اور خوب کیا کہا ہی شعر آنکہ بتبریز دید یکنظر شمس دین   طعنہ زند بر دہ سخرہ کند بر چلہ
وشرطہا ان یکون الشیخ قوی التوجہ دائم الیادداشت فاذا صحبہ خلی
نفسہ عن کل شیء الا محبتہ وینتظر لما یفیض منہ ویغمض عینیہ او یفتحہما وینظر
بین عینی الشیخ فاذا فاض شیء فلیتبعہ بمجامع قلبہ ولیحافظ علیہ واذا غاب
الشیخ عنہ یتخیل صورتہ بین عینیہ بوصف المحبۃ والتعظیم فتفید صورتہ ما افادتہ صحبتہ

اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہہ ہی کہ مرشد قوی التوجہ ہو یا دو ہشت کی مشق دائمی رکھتا ہو
پھر جب ایسی مرشد کی صحبت کری تو اپنی ذات کو ہر چیز کی تصور اور خیال سی خالی کر ڈالے
سوا اسکی محبت کی اور اوسکا منتظر رہی جسکا اوسکی طرف سی فیض آوی اور دونو آنکھین بند
کرلی یا اونکو کھول دی اور مرشد کی دونون آنکھون کے بیچمین تکی لگاوی پھر جب کسی چیز کا فیض
آوی تو اوسکی پیچھی پڑجاوے اپنی دلکی جمعیت سے اور چاہئی کہ اوس فیض کی محافظت کری اور
جب مرشد اوسکی پاس نہو تو اوسکی صورت کو اپنی دونون آنکھونکی درمیان خیال کرتا رہی بطریق
محبت اور تعظیم کی تو اوسکی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اوسکی صحبت فائدہ دیتی تھی ف
مولانا نی فرمایا مرشد کی شرط یہہ ہی کہ واصل بمقام مشاہدہ ہو اور نورانی بتجلیات ذاتیہ ہو جسکی
دیکھنی سی ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کی کہ ہم الذین اذا رؤو ذکر اللہ یعنی اولیا
اللہ وہ ہین جنکی دیکھنی سی خدا یاد پڑی اور جنکی صحبت فوائد صحبت کے مفید ہو موجب اس
حدیث کی ہم جلساء اللہ کہ اولیاء اللہ جلیس ہین خدا کی اور بمقتضائے اس حدیث معتمد کی ہم قوم
لا یشقی جلیسہم یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہی جنکا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہین ہوتا مترجم کہتا
خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نی بموجب احادیث مذکورہ کی دل کی علامت بتائی اس قول مین
رباعی با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت وز تو نرمید صحبت آب و گلت زنہار ز صحبتش گریزان
میباش ورنہ نکند روح عزیزان بحلت خلاصہ یہہ ہی کہ جسکی صحبت سے دنیا سے دھوکا ہو
ہر طرف سی دل ٹوٹ کر حضرت حق سی متعلق ہو جاوے تو اوسکی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہے
اور جب دنیا دل نہ منقطع ہووی تو تضیع اوقات ہی اوسکی محبت سے تو تنہائی بہتر ہی تو واجب
ہی کہ غلو عوام پر دہوکہا نہ کہاوے ہر شیخ سی بیعت نکرلی بلکہ طریقت کی بیعت اوس مرشد
کامل مکمل سی کری جسکی ولایت کی علامات ظاہر اور باہر ہون مولوی روم علیہ الرحمۃ نے
فرمایا شعر ای بسا ابلیس آدم روی ہست پس بہر دستی نشاید داد دست اعتقاد اور
محبت مرشد کی عمدہ چیز ہی لیکن افراط اور تفریط ہر امر مین معیوب ہے ایسی افراط بھی بہتر نہین
جسمین صورت پرستی کی نوبت پہنچی اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوی حق تعالی ہر امر

مین صراط مستقیم پر قائم رکہی امین سمعت سیدی الوالد یقول یجب علی السالک
اذا کان علی هیئة وحصل له شیٔ من هذا المعنی ان لا یغیّر تلک الهیئة
فان کان قائماً لم یقعد وان کان قاعداً لم یقم اور والد مرشد سے مینی سنا فرماتی تہی سالک
پر واجب ہے کہ جب کسی شکل اور ہیئت پر ہو اور اوسکو یہہ کوئی حال حاصل ہو اوس شکل کو نہ بدل
ڈالی تو اگر کہڑا ہو تو نہ بیٹہی اور اگر بیٹہا ہو تو کہڑا نہو جاوی ومن المشائخ من یأمر بتخییل القلب
مکتوباً علیه اسم الله یا الله اور بعضی وہ مشائخ ہین جو سالک کو بتاتی ہین دلمین اسم اللہ کو سونے
سے لکہا ہوا خیال کرنیکا سمعت سیدی الوالد یقول امرنی خواجه هاشم البخاری
بکتابة اسم الذات وانا ابن عشر سنین فاکثرت منها واخذت بمجامع قلبی حتی
انی کنت مشغولاً بکتابة کتاب فکتبت اسم الذات علی
نحو من اربعة اوراق وما شعرت اور والد مرشد سے مینے سنا فرماتی تہے کہ مجکو
ہاشم بخاری نی اسم ذات کی لکہنی کو فرمایا اور مین دس برس کا تہا تو مینے اسکے لکہنے
کی کثرت کی اور اسکی تحریر مینی اپنی دلمین جمالی یہان تک کہ ایک کتاب کی لکہنی مین مشغول تہا
تو اسم ذات کو مین بقدر چار ورقون کی لکہہ گیا اور مجکو کچہہ خبر نہوی ف مولانا نی فرمایا کہ مینی
مصنف قدس سرہ ہی سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تہا شرح عقاید کی
حاشیہ خیالی پر وسمعته یقول رأیت خواجه خرد یکتب بابهامه علی اصابعه الاربع
شیئاً فی مجلسه وکلامه وشانه کله فسألته فقال کتبت اسم الذات فی بدایة
مریدی وصارت دیدناً لا استطیع الانقطاع عنها والله اعلم اور
والد مرشد سے مینی سنا فرماتی تہی کہ مینی خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو دیکہا کہ اپنی انگوٹہی سے
اپنی چاروں انگلیوں پر کچہہ لکہتی تہی اپنی نشست اور بات کرنی اور سب کاموں مین تو مینی اوس سے
پوچہا تو فرمایا کہ مینی اسم ذات کو ابتدائی سلوک مین لکہا تہا اور اب مجکو ایسی عادت ہو گئی ہے
کہ مین اوسکی چہوڑنی پر قادر نہین ہون واللہ اعلم وللنقشبندیة کلمات علیها بناء
طریقتهم بعضها اشارة الی هذه الاشغال وبعضها علی شروط تاثیرها

اور مشائخ نقشبندیہ کی چند اصطلاحات ہین جن پر اونکی طریقہ کی بنا ہے بعضے اصطلاحون
مین تو اونہین اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضے انکی تاثیر کی شرطون پر
تو سکو لو نکا ذکر کرنا چاہیے ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوۃ در انجمن
یاد کرد باز گشت نگہداشت یادداشت فَهٰذِهِ هِيَ الْمَأْثُوْرَةُ عَنْ خواجہ عَبْدُ
الْخَالِقِ الْغُجْدَوَانِيِّ وَبَعْدَهَا ثَلٰثَةٌ مَأْثُوْرَةٌ عَنِ الْخواجہ نقشبند وُقُوف
زمانی وقوف قلبی وقوف عددی ١ ہوش در دم ٢ نظر بر قدم ٣ سفر در وطن ٤ خلوت در انجمن ٥ یاد
کرد ٦ باز گشت ٧ نگہداشت ٨ یادداشت تو یہہ آٹھہ کلمات خواجہ عبد الخالق غجدوانی
سی منقول ہین اور اونکی بعد تین اصطلاحین خواجہ نقشبند سی مروی ہین ١ وقوف زمانی ٢ وقوف
قلبی ٣ وقوف عددی اَمَّا هُوشْ دَرْ دَمْ فَمَعْنَاهُ اَلتَّيَقُّظُ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ فَلَا يَزَالُ
مُتَيَقِّظًا مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِهٖ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ هَلْ هُوَ غَافِلٌ اَوْ ذَاكِرٌ وَهٰذَا طَرِيْقٌ
اَلتَّدْرِيْجِ اِلٰى دَوَامِ الْحُضُوْرِ وَهٰذَا لِلْمُبْتَدِيْ فَاِذَا تَوَسَّطَ فِي السُّلُوْكِ فَلْيَكُنْ
مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِهٖ فِيْ كُلِّ طَائِفَةٍ مِنَ الزَّمَانِ مِثْلُ اَنْ يَتَاَمَّلَ بَعْدَ كُلِّ سَاعَةٍ
هَلْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِيْهَا غَفْلَةٌ اَوْ لَا فَاِنْ دَخَلَتْ غَفْلَةٌ اِسْتَغْفَرَ وَعَزَمَ عَلٰى تَرْكِهَا
فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَصِلَ اِلَى الدَّوَامِ وَيُسَمّٰى هٰذَا الْاَخِيْرُ بِوُقُوْفِ زَمَانِيٍّ
وَاسْتَخْرَجَهٗ خواجہ نقشبند لِمَا رَاٰى اَنَّ التَّوَجُّهَ اِلٰى عِلْمِ الْعِلْمِ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ
يُشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ فَاِنَّمَا اللَّائِقُ بِهِ الْاِسْتِغْرَاقُ فِي التَّوَجُّهِ اِلَى اللّٰهِ بِحَيْثُ لَا يُزَاحِمُهٗ
عِلْمٌ بِهٰذَا التَّوَجُّهِ ہوش در دم کی معنی ہوشیاری اور بیداری ہی ہر دم کی ساتھہ تو
ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سی ہر سانس مین کہ وہ غافل ہی یا ذاکر اور یہہ طریقہ
ہے تدریج دوام حضور کی حاصل کرنیکا اور اسطرح کی ہوشیاری مبتدی کیواسطی مخصوص
ہی پھر جب آگی بڑہی اور سلوک کی درمیان مین آوی تو چاہئی کہ جستجو کرتا رہی اپنی ذات کا تھوڑی
تھوڑی مدت مین اسطرح کہ تامل کری ہر ساعت کی بعد کہ اس ساعت مین غفلت آئی یا نہین سو
اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کری اور آئندہ کو اوسکی چھوڑنیکا ارادہ کری اسیطرح دوام تک

کرتا رہی یہان تک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہہ پہلی طریق کی ہوشیار کے قسمی ہو وقوف زمانی
ہی اسکو خواجہ نقشبند نی استخراج کیا اسواسطی کہ اونہون نی معلوم کیا کہ متوجہ ہونا علم العلم یعنی بنسبت دا
کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک متوسط کی حال کو پریشان کرتا ہی اوسکی مناسب تو استغراق
ہی توجہ الی اللہ مین اسطرح پر کہ اسکو اپنی متوجہ ہونیکی دانست ہی مزاحم حال ہو **ف** مترجم
کہتا ہی ہر ہر دم کا محاسبہ عبارت ہی ہوش در دم سی سو یہہ مبتدی کی مناسب ہے
نہ متوسط کی اور تھوڑی مدت کا محاسبہ جسکا نام وقوف زمانی ہی لایق مرتبہ متوسط ہے
مولانا نی فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتی ہین حدیث وارد ہی کہ ہوشیار وہ
شخص ہی جسنی اپنی نفس کو دابا اور مابعد موت کے واسطی عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق
نی خطبہ مین فرمایا کہ اپنی جانونکا محاسبہ کرو قبل اسکی کہ تمسی حساب لیا جاوے اور اونکو وزن کرو
قبل اسکی کہ وزن کئی جاؤ اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کیواسطی یعنی خدا کا سامنا جو قیامت مین
ہوگا اوسدن تم سامنی کئی جاؤ گی تمہاری کوئی خبر نہ چھپ سکی گی اما نظر بر قدم فمعناہ
اِنَّ السَّالِکَ یَجِبُ عَلَیْہِ اَنْ لَا یَنْظُرَ فِیْ حَالِ مَشْیِہٖ اِلَّا اِلٰی قَدَمَیْہِ وَلَا فِیْ حَالِ قُعُوْدِہٖ اِلَّا بَیْنَ
یَدَیْہِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَی النُّقُوْشِ الْمُخْتَلِفَۃِ وَالْاَلْوَانِ الْمُعْجِبَۃِ یُفْسِدُ عَلَیْہِ حَالَہٗ وَ
یَمْنَعُہٗ مِمَّا ھُوَ بِسَبِیْلِہٖ وَفِیْ حُکْمِہٖ الْاِسْتِمَاعُ اِلٰی اَصْوَاتِ النَّاسِ وَاَحَادِیْثِہِمْ
سَمِعْتُ سَیِّدِیْ الْوَالِدَ یَقُوْلُ ھٰذَا بِالنِّسْبَۃِ اِلَی الْمُبْتَدِیْ اَمَّا الْمُنْتَہِیْ فَیَجِبُ عَلَیْہِ
اَنْ یَتَاَمَّلَ فِیْ عَلٰی قَدَمِ اَیِّ نَبِیٍّ ھُوَ اِذْ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ مَنْ یَکُوْنُ عَلٰی قَدَمِ مُحَمَّدٍ
عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَلَہُ الْجَامِعِیَّۃُ التَّامَّۃُ وَمِنْہُمْ مَنْ یَکُوْنُ عَلٰی قَدَمِ
مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاسُ فَاِذَا عَرَفَ مَتْبُوْعَہٗ فَلْتَکُنْ اَحْوَالُہٗ
وَوَاقِعَاتُہٗ مُنَاسِبَۃً بِوَاقِعَاتِ مَتْبُوْعِہٖ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور نظر بر قدم کی تو یہہ مراد ہے کہ
سالک پر واجب ہے کہ اپنی چلنی پہرنی کی وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالی سوای اپنی قدم کے اور نہ اپنی بیٹھنی
کی حالت مین دیکھی مگر اپنی آگی اسواسطی کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگون کا نظر کرنا سالک
کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی اور اوس سے روکتا ہی جسکی وہ طلب مین ہی اور در حکم نظر ہی لوگون کے

آوازین اور اونکی باتون کی طرف کان لگانا ہی والد مرشد سی مینی سنا فرماتی تھی کہ یہہ یعنی نظر
کو نیچی رکھنا یہہ نسبت مبتدی کی ہی اور منتہی پر تو واجب ہی کہ تامل کری اپنی حال مین کہ وہ
کس نبی کی قدم پر ہی اسواسطی کہ بعضی اولیا سید المرسلین محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی قدم
پر ہوتی ہین اور اونکو پوری جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہی اور بعضے ولی موسی علیہ السلام کی
قدم پر ہوتا ہی وعلی ہذا القیاس پھر جب منتہی اپنی پیشوا کو پہچان لی تو چاہئے کہ اوسکی حالات اور
اپنی پیشوا کی واقعات کی ساتھہ مناسبت جانی واللہ اعلم اما سفر در وطن فمعناہ الانتقال
من الصفات الخسیسۃ الی الصفات الملکیۃ الفاضلۃ فیجب علی
السالک ان یتفحص عن نفسہ ہل فیہ بقیۃ حب الخلق فاذا عرف شیئا من ذلک
استانف التوبۃ وعلم ان ذلک صنمہ ثم یقول لا الہ الا اللہ یعنی نفیت عن
قلبی الشئی الفلانی واثبت حب اللہ مکانہ وذلک لان عروق المحبۃ
فی داخل القلب کثیرۃ خفیۃ لایمکن ان یستخرج الا بالتفحص البالغ
ویجب علیہ ان یتفحص ہل فی قلبہ حسد لاحد او حقد او غیرہ
فلیکسرہ بمداومۃ ہذہ الکلمۃ۔ اور سفر در وطن کا مطلب نقل کرنا ہی صفات بشریہ
سی صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہی کہ اپنی نفس کا متفحص ہی
کہ آیا اوسمین کچھہ حب خلق باقی ہی پھر جب اوسکو جان جاوی تو سر نو سی توبہ کری اور جانی کہ
یہہ میرا بت ہی اسواسطی کہ جو تجھکو خدا سی باز رکھی وہ فی الواقع تیرا بت ہی پھر کہی لا الہ الا اللہ لا الہ
سی ارادہ کری کہ مینی فلانی چیز کی محبت کو نفی کر دیا اور الا اللہ سی قصد کری کہ اللہ کی محبت
مینی اوسکی مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ غیر خدا کی محبت کی رگین دل کی اندر بہت
چھپی ہوئی ہین اونکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال تفحص اور تلاش سی اور سالک پر واجب ہی کہ تلاش کری
کہ آیا اس کی دل مین کسیکا حسد یا کینہ یا اعتراض موجود ہی تو اوسکو توڑ ڈالی اس کلمہ کی
مداومت مین ف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نی فرمایا جسنی اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا
تو اوسنی اوسکو طلب دنیا سی باز رکھا اور سب لوگون سی اوسکو وحشی کر دیا اما خلوت در

انجمن ومعناه ان يشتغل بقلبه بالحق في الاحوال كلها من الدرس و
الكلام والاكل والشرب والمشي وان يحصل السالك ملكة التوجه الى
الحق في وقت الاشتغال بهذه الاشغال قال خواجه نقشبند واليه الاشارة في قوله
عز من قائل رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله بل الحق ان التي تسم بزي
الفقراء ودوام التعلق بالله يكون غالبا مظنة للرياء والسمعة فالاولى ان
يكون الزي زي العلم والديانة والاجتهاد في الطاعات ويكون القلب
مع الحق دائما قال الخواجه على الرامتني بالفارسية شعر از درون شو آشنا و
از برون بيگانه وش ایچنین زیبا روش کم میبود اندر جهان

اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہی کہ دل سی خدا کی ساتھہ مشغول ہی اپنی جمیع حالات مین
پڑہانی مین اور کلام کرنی اور کہانی اور پینی اور چلنی مین تو سالک کو واجب ہی کہ خدا کیطرف
متوجہ رہنی کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پہنچاوی ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبند
نی فرمایا کہ اسیطرف اشارہ ہی حق تعالی کی قول مین کہ مردانی وہ لوگ ہین جنکو سوداگری
اور خرید فروخت ذکر اللہ سی غافل نہین کرتی مترجم کہتا ہی دل بیار دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ
ہی بلکہ حق یہہ ہی کہ بلباس فقرا نشان مند ہونا اور ہمیشہ متعلق بذکر خدا رہنا اسطرح پر کہ لوگون پر مخفی
نرہی اسمین اکثر دکہانی اور سنانی کا مظنہ ہی تو بہتر یہہ ہی کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت
اور اجتہاد فی الطاعات کا لباس ہو اور دل ہمیشہ حق جلشانہ کی ساتھہ رہی چنانچہ خواجہ علی رامیتنی نی اسی
مضمون فارسی کی بیت مین ادا کیا یعنی اندر سی آشنا اور باہر سی بیگانی کی مانند ایسی پیاری
چال کمتر ہی جہان مین **ف** مترجم کہتا ہی مصنف حقانی نے فرمایا کہ اس زمانی مین دفع ریا کار
کی واسطی اس سے بہتر کوئی وضع نہین با خدا کی واسطی کہ علما کی وضع اور لباس اختیار کری
اور باحق رہی اکثر عوام کو اوسکی ساتھہ عقیدت نہوگی یہی گمان کرین گی کہ یہ ملا ہین کتاب
کی کیڑی ہی اونکو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس فقرا کی یا مطلق ترک لباس کے
حکایات ایک شخص نے خواجہ نقشبند سی پوچہا کہ کاروبار کی عین مشغولی مین توجہ الی اللہ رکہنا اور غافل

ہونا کیونکہ مقصود ہے اور اسپر کیا دلیل ہے خواجہ علیہ الرحمہ نے اس آیت سے استدلال کیا کہ
رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاَمَّا يَادْكَرْدْ فَمَعْنَاهُ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِمَّا
بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيْلُهٗ
اور یادکرد سے مراد ذکر اللہ ہے یا نفی اور اثبات ــــــ مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکے
ف یادکرد سے مراد یہہ ہے کہ ہمیشہ اوس ذکر کو تکرار کرتا ہے جسکو مرشد سے سیکھا ہے یہانتک
کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہہ
ہے کہ دل ہمیشہ حضرت حق کی ساتھہ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کی اس واسطے
کہ ذکر یعنی یاد دفع غفلت کا نام ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَاَمَّا بَازْگَشْت فَمَعْنَاهُ
اَنْ يَرْجِعَ بَعْدَ كُلِّ طَائِفَةٍ مِنَ الذِّكْرِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ اِلَى
الْمُنَاجَاتِ فَيَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِجَامِعِ هِمَّتِهٖ يَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِيْ
تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ لَكَ اَتْمِمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَارْزُقْنِيْ وُصُوْلَكَ
التَّامَّ سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ يَقُوْلُ هٰذَا شَرْطٌ
عَظِيْمٌ فِي الذِّكْرِ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَغْفُلَ السَّالِكُ عَنْهُ فَاِنَّا
لَمْ نَجِدْ مَا وَجَدْنَا اِلَّا بِبَرَكَةِ هٰذَا اور بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھرنا اس عبارت سے
ہے کہ قدرے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سو یوں دعا کرے اللہ
عز وجل سے بحضور دل کہ اے میرے رب تو میرا مقصود ہے یعنی دنیا اور آخرت کو چھوڑا تیرے
ہی واسطے اپنی نعمت کو مجہپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجکو نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سے
میں سنا فرماتے تھے کہ یہہ شرط عظیم ہے ذکر میں تو لائق نہیں کہ سالک اس سے غافل ہو اسواسطے کہ
جو ہمنے پایا اسیکی برکت سے پایا ف مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اسکے
بعد اوسطرح کہے الہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب ہے یعنی اس فکر سے کہتا ہے
مقصود اسواسطے کہ یہہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کا نافی ہے تو دمبدم اخلاص تازہ کرکے ذکر کو تمام
کرنا چاہیئے تا کہ باطن ماسوای حق کی شے سے صاف ہو جاوے اور ذاکر ایسا اخلاص پاوے تو دعائی کو [illegible]

تقلید مرشد کیا کری تو مرشد کی برکت سی اوسکو انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہوجاویگا اور بازگشت سی اخلاص حاصل کرنا اسواسطی ذکر مین شرط عظیم ٹہرا کہ ذکر کی دل مین وسوسہ آتا ہی کہ ور خاطر سی تو اوسپر مغرور ہوجاتا ہی اور اوسکو مقصود ذکر و اکردیتا ہی حالانکہ اوسکی حق مین یہہ ریسے زیادہ تر مضر ہی وَ اَمَّا نگاهداشت فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ طَرْدِ الْخَطَرَاتِ وَاَحَادِيْثِ النَّفْسِ فَيَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ السَّالِكُ مُتَيَقِّظًا فَلَا يَدَعُ خَطْرَةً تَخْطُرُ فِيْ قَلْبِهٖ قَالَ خواجہ نقشبند يَنْبَغِيْ اَنْ يَصُدَّهَا السَّالِكُ فِيْ اَوَّلِ مَا يَظْهَرُ لِاَنَّهَا اِذَا ظَهَرَتْ مَالَتْ اِلَيْهَا النَّفْسُ وَاَثَّرَتْهَا فَيَعْسُرُ زَوَالُهَا فَهٰذَا طَرِيْقُ تَحْصِيْلِ مَلَكَةِ خُلُوِّ لَوْحِ النَّفْسِ عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ وَاَحَادِيْثِ النَّفْسِ اور نگاہداشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث نفس کی ہانکنی اور دور کرنی سی تو سالک کے لائق ہی کہ بیدار اور ہوشیار ہی سو کسی خیال اور خطرہ کو اپنی دل مین نہ چھوڑی کہ خطور کرسکی خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا کہ سالک کو لائق ہی کہ خطری کو اوسکی ابتدای ظہور مین روک دی اسواسطی کہ جب ظاہر ہوجائیگا تو نفس اوسکی طرف مائل ہوجاویگا اور وہ نفس مین اثر کریگا پہر اوسکا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہی حاصل کرنی بلکہ خلو تختہ ذہن کا خطرات اور وساوس کی خطور کرنی سے ف مولانا نی فرمایا کہ خطری کو ساعت دو ساعت بہی دل مین نہ آنی دینا چاہئی بزرگون کی نزدیک یہ امر مہم ہی اور اولیای کاملین کو یہہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہے وَاَمَّا يادداشت فَعِبَارَةٌ عَنِ التَّوَجُّهِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَالتَّخَيُّلَاتِ اِلٰى حَقِيْقَةِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَالْحَقُّ اَنَّهٗ لَا يَسْتَقِيْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ التَّامِّ وَالْبَقَاءِ السَّابِغِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور یادداشت تو عبارت ہی توجہ صرف سی جو خالی ہی الفاظ اور تخیلات سی واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہہ ہی کہ اسطرح متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہین ہوتا مگر فنای تام اور بقای کامل کی بعد واللہ اعلم خلاصہ یہہ کہ یادداشت ذات مقدس کی دہیان کا نام ہی جو بلا ذریعہ الفاظ اور تخیلات کے ہو یہہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہی جعلنا اللہ منہم برحمتہ الوسیعۃ آمین

وَاَمَّا وُقُوفُ زَمَانِیٌّ فَقَدْ ذَكَرْنَا تَفْسِيْرَهٗ اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہمنی ہوش در دم
تفسیر مین بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کی تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہین در صورت غفلت
استغفار کرنا اور آئندہ کو اوسکی ترک پر ہمت باندہنا وَاَمَّا وُقُوفُ عَدَدِیٌّ فَهُوَ الْمُحَافَظَةُ
عَلٰی عَدَدِ الْوِتْرِ وَقَدْ مَرَّ بَيَانُهٗ اور وقوف عددی تو عدد طاق
کی محافظت کرنی کا نام ہی اور اوسکا بیان ہوچکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت
وَاَمَّا وُقُوفُ قَلْبِیٌّ فَمَعْنَاهُ التَّوَجُّهُ اِلَی الْقَلْبِ الَّذِیْ هُوَ مُوْدَعٌ اِلَی الْجَانِبِ
الْاَيْسَرِ تَحْتَ الثَّدْیِ وَالْحِكْمَةُ فِیْ هٰذَا التَّوَجُّهِ كَالْحِكْمَةِ فِیْ مُرَاعَاةِ الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجَهْرِ
اور وقوف قلبی عبارت ہی اوس قلب کی طرف جو بائین طرف چہاتی کی نیچی موضوع ہے
اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہی جیسی ضربات کی رعایت مین حکمت ہے مشائخ قادریہ کی نزدیک
یعنی تا اپنی غیر کسوا توجہ نہ باقی رہی اور خطرات بیرونی کا دلمین دخل نہو تا بتدریج خدا
مین توجہ منحصر ہوجاوے ف مولانا نی فرمایا توجہ دل اسطرح پر ہو کہ اوسپر واقف رہی شاہنچ کریز
اور دل کو ذکر حق سی مشغول کرلی اور اوسکو ذکر اور اوسکی مفہوم سی اہمال اور بیگانہ چہوڑی حضرات
نقشبندیہ نی حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر مین لازم نہین فرمایا اور وقوف قلبی کو انکی نزدیک
اتنا ہی ذکر مین لازم ہی جیسا کہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہین بلکہ مقصود ذکر سی دفع
غفلت ہی اور یہہ حاصل نہین بدون وقوف قلبی کی اور کیا خوب کسی نی کہا ہی شعر

علی بیض قلبک کن کانک طایر ـــــ فمن ذلک الاحوال فیک تولد

یعنی اپنی دل کی انڈی پر چڑیا کی طرح ہوجا اس واسطی کہ اس لزوم سی تجہمین حالات عجیب
پیدا ہون گی وَلِلنَّقْشْبَنْدِيَّةِ تَصَرُّفَاتٌ عَجِيْبَةٌ مِنْ جَمْعِ الْهِمَّةِ عَلٰی مُرَادٍ فَيَكُوْنُ عَلٰی وَفْقِ
الْهِمَّةِ وَالتَّاْثِيْرِ فِی الطَّالِبِ وَدَفْعِ الْمَرَضِ عَنِ الْمَرِيْضِ وَاِفَاضَةِ التَّوْبَةِ
عَلَی الْعَاصِیْ وَالتَّصَرُّفِ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰی يُحِبُّوْا وَيُعَظِّمُوْا فِیْ مَدَارِكِهِمْ
حَتّٰی يَمْتَلِیْ فِيْهَا وَاِثْبَاتُ عَظَمَةٍ وَالْاِطِّلَاعِ عَلٰی نِسْبَةِ اَهْلِ اللّٰهِ مِنَ الْاَحْيَاءِ
وَاَهْلِ الْقُبُوْرِ وَالْاِشْرَافِ عَلٰی خَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا يَخْتَلِجُ فِی الصُّدُوْرِ

كَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبَلَةِ وَدَفْعُ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ وَغَيْرِهَا وَنَحْنُ نُنَبِّهُكَ عَلٰى اَنْمُوْذَجٍ مِنْهَا اور نقشبندیون کی عجائب تصرفات ہین ہمت باندہنا کسی مراد پر تو اوس مدعا کا ہمت کی موافق ہونا اور طالب مین تاثیر کرنا اور بیمارے کو مرض سی رفع کرنا اور عاصی پر توجہ کا افاضہ کرنا اور لوگون کی دلون مین تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور مطیع ہو جاوین یا اونکی خیالات مین تصرف کرنا اونہین واقعات عظیمہ متمثل ہون اور آگاہ ہو جانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہون یا اہل قبور اور لوگون کی خطرات قلبی پر اور جو اونکی سینوں مین خلجان کر رہا ہی اوس پر مطلع ہونا اور وقائع آئندہ کا مکشوف ہونا اور بلا ہی نازل کو دفع کردینا اور سوا ہی انکی اور بہی تصرفات ہین اور ہم تجکو اسی کتاب کی دیکہنی والی اونہین سی بعض تصرفات پر آگاہ کرتی ہین بطریق نمونہ کے اَمَّا هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ كُبَرَائِهِمْ اَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءِ بِهٖ فَلَهَا شَانٌ عَظِيْمٌ وَاَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ فَالتَّاثِيْرُ فِي الطَّالِبِ اَنْ يَتَوَجَّهَ الشَّيْخُ اِلٰى نَفْسِهِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِمَهَا بِالْهِمَّةِ التَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ يَسْتَغْرِقُ فِي نِسْبَتِهٖ بِالْجَمْعِيَّةِ وَهٰذَا بَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ نَفْسُ الشَّيْخِ حَامِلَةً لِنِسْبَةٍ مِنْ نِسَبِ الْقَوْمِ وَكَانَتْ مَلَكَةً رَاسِخَةً فِيْهَا فَتَنْتَقِلُ نِسْبَتُهٗ اِلَى الطَّالِبِ عَلٰى حَسَبِ اِسْتِعْدَادِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشُوْبُ بِهٰذَا التَّوَجُّهِ الذِّكْرَ وَالضَّرْبَ عَلٰى قَلْبِ الطَّالِبِ وَاِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَاِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُوْنَ صُوْرَتَهٗ وَيَتَوَجَّهُوْنَ اِلَيْهَا اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیہ کی نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کی لوگ ہین تو انکی اور ہی شان عظیم ہی اور اکابر کی سوا باقی متوسطین کی نزدیک طالب مین تاثیر کرنی کا یہہ طریقہ ہی کہ مرشد طالب کی نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سے ٹکرائی پہر دوب جائی اپنی نسبت مین جمعیت خاطر سی اور یہہ تصرف اوسکی بعد ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہوا ان بزرگون کے نسبتون مین سے اور اس نسبت کا اوسکو ملکہ راسخہ ہو کہ ہر دم اوسکی قابو مین ہو پہر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اوسکی لیاقت اور استعداد کی موافق اور بعضے نقشبندی اس توجہ کی ساتہہ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانی کو بہی ملا دیتی ہین

تصرفات نقشبندیہ

طریقہ تاثیر طالب

تحقیق ہمت

اور جب کہ طالب غائب ہو تو اوسکی صورت کو خیال کرتی ہین اور اوسکی طرف متوجہ ہوتی ہین
یعنی غائب کو توجہ دیتی ہین اوسکی صورت کو خیال کرکی وَاَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ عَنْ
اِجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاَكُّدِ الْعَزِيْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّيْ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي
الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوٰى هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ
اَنَّ مِنَ الشُّيُوْخِ مَنْ يَشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِيْ بِهٖ لَا دَافِعَ لِلْاٰفَةِ اَوْ لَا رَازِقَ
اَوْ مَا يُنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت تو عبارت ہے اجتماع خاطر اور
قصد کی مضبوط ہو جانی سی بصورت آرزو اور طلب کی اسطرح پر کہ دل مین کوئی خطرہ
نہ سماوی سوا اس مراد کی جیسی پیاسی کو پانی کی طلب ہوتی ہی اور مجھکو خبر دی اوسنی جسپر
مجھکو اعتماد ہی کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات مین مشغول ہوتی ہین اور لا اله الا الله سے یہہ اراده
کرتی ہین کہ کوئی اس آفت کا ٹالنی والا نہین اور کوئی روزی دینی والا نہین یا اوسکی مناسب
جو چاہو سواے الله کی **ف** مولانا نی فرمایا مخبر موثوق سی مراد آخون محمد دلیل ہین اور
بعضے مشائخ سے مجددی مشائخ مراد ہین وَاَمَّا دَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَةٌ عَنْ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهُ الْمَرِيْضَ
وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِيْ قَلْبِهٖ خَطْرَةٌ دُوْنَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ
وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ اور بیماری کا دور کرنا اس سی عبارت ہی کہ صاحب ہمت
اپنی ذات کو بیمار خیال کری اور یہہ جانی کہ یہہ بیماری مجھہ مین ہی اور اسپر ہمت کو جمع کری
اسطرح پر کہ اوسکی دل مین کوئی خطرہ نہ آوی سوای اس صورت کی تو مریض کی بیماری اس
کی طرف منتقل ہو جاوی گی اور یہہ امر عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہی اوسکی خلق
مین **ف** مولانا نی فرمایا کہ سلب مرض کی دو طریقے ہین ایک یہہ ہی کہ جب کوئی شخص بیمار
ہو جاوی یا کوئی گناہ مین مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کری اور دو رکعت نماز پڑھی اور
خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہوا اور زبان سے کہی یَا مَنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ
اوس مناجات مین اور تضرع کی درمیان مین کہی کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلای معصیت
زائل ہو جاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہی جو مصنف قدس سرہ نی ارشاد کیا وَکَمَا اَفَادَهٗ

سلب مرض

التوبة فصورتها ان يتخيل نفس ذلك العاصي بعد ان اثر فيه نوع تاثير
كان نفسه افضت الى نفسه ووقع بين النفسين اتصال ما ثم يبين له نف
فيندم ويستغفر الله فان ذلك العاصي يتوب عن قريب اور افاضہ توبہ کی صورت
یہہ ہی کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کری بعد اسکی کہ یہہ اسمین تاثیر کری اسطرح
کہ گویا اوسکی ذات اسکی ذات سی مل گئی اور دونو ذاتونمین اتصال ہوگیا پہر اس نوع
کری سو اوس معصیت سی نادم اور شرمندہ اور حق تعالی سی استغفار کری تو وہ عاصی جلد توبہ
کریگا والتصرف فی قلوب الناس حتی یحبوا وفی مداركهم حتى يتمثل فيها
الواقعات صورته ان يصادم نفس الطالب بقوة الهمة ويجعلها
متصلة بنفسه ثم يتخيل صورة المحبة او الواقعة ويتوجه اليها
بجامع قلبه فان المتوجه اليه يتاثر ويظهر فيه الحب ويتمثل له
الواقعة اور تصرف کرنا لوگون کی دل مین تا اونمین محبت آجاوی یا اونکی محل ادراک مین تصرف
کرنا تا اونمین واقعات متمثل ہوجاوین اوسکا طریقہ یہہ ہی کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے
بہرجاوے اور اوسکو اپنی نفس سی متصل کرلی پہر محبت یا واقعہ کی صورت کو خیال کری اور اوسکی
طرف متوجہ ہو اپنی دل کی جمعیت سے تو اوسمین اثر ہوگا جسکی طرف متوجہ ہوا اور اوسمین محبت ظاہر
ہوجاویگی اور واقعہ اوسکی ذہن مین صورت پکڑ جاویگا واما الاطلاع علی نسبة اهل
الله فطريقه ان يجلس بين يديه ان كان حيا او عند قبره ان كان ميتا ويفرغ
نفسه عن كل نسبة ويفضي بروحه الى روح هذا الشخص ما حتى يتصل
بها ويخالطها ثم يرجع الى نفسه فكلما وجد فيها من الكيفية فهو نسبة هذا الشخص لا محالة
اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونیکا یہ طریقہ ہی کہ اوسکی سامنی بیٹھی اگر وہ زندہ ہو یا اوسکے
قبر کی پاس بیٹھی اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کر ڈالی اور اپنی روح کو اوسکے
روح تک پہنچاوی چند ساعت یہانتک کہ اوسکی روح سی متصل ہو اور ملجاوے پہر اپنی
ذات کی طرف رجوع کری پہر جو کیفیت کہ اپنی نفس مین پاوی تو البتہ وہی اوس شخص کے

نبت ہی وَاَمَّا الْاِشْرَافُ عَلَی الْخَوَاطِرِ فَطَرِیْقُہٗ اَنْ یُّفَرِّغَ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ حَدِیْثٍ
وَخَاطِرٍ وَیُفْضِیَ بِنَفْسِہٖ اِلٰی نَفْسِ هٰذَا الشَّخْصِ فَاِنِ اخْتَلَجَ فِیْ نَفْسِہٖ شَیْءٌ مِّنْ قِبَلِ الْاِنْعِکَاسِ
فَهُوَ خَاطِرُہٗ اور اشراف خواطر یعنی دل کی باتون کے دریافت کرنے کا طریقہ یہی ہی اپنی ذات کو
ہر بات اور ہر خطرہ سی خالی کری اور اپنی نفس کو اوس شخص کے نفس تک پہنچا دیوی پہر
اگر اسکی دل مین کچھہ کھٹکی اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پرتو پڑنی کی تو وہی بات اوسکی دل کی
ہی وَاَمَّا کَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَۃِ فَطَرِیْقُہٗ اَنْ یُّفَرِّغَ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا انْتِظَارَ
مَعْرِفَۃِ هٰذِهِ الْوَاقِعَۃِ فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْہُ کُلُّ حَدِیْثٍ وَکَانَ الْاِنْتِظَارُ کَطَلَبِ
الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ حِیْنَئِذٍ یَّرْنُوْ بِنَفْسِہٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اَوِ
السَّافِلِ بِقَدْرِ اِسْتِعْدَادِہٖ وَیَتَجَرَّدُ اِلَیْهِمْ فَاِنَّہٗ عَنْ قَرِیْبٍ یَنْکَشِفُ عَلَیْہِ الْاَمْرُ بِهَتْفِ
هَاتِفٍ اَوْ رُؤْیَۃِ وَاقِعَۃٍ فِی الْیَقْظَۃِ اَوْ فِی الْمَنَامِ اور وقائع آیندہ کی کشف کا طریقہ یہہ ہی کہ اپنی
دل کو خالی کری ہر چیز سی سوای اس واقعہ کی دریافت کی انتظار سی پہر جب اوسکی
دل سی ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اوس تبہ پر ہو جیسی پیاسی کو پانی کی طلب ہوتی
ہی تو اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلی یا ملاء اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کری بقدر
اپنی استعداد کی اور اونہین کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اوس پر حال کہل جاویگا خواہ ہاتف کی
آواز سی یا جاگتی مین یا سوتی مین کوئی واقعہ دیکہکر یا خواب مین ف ملاء اعلی ملائکہ کو کہتے ہین جو مقربین
بارگاہ صمدیت ہین اور محل اسرار قضا اور قدر ہین اور ملاء سافل وہ فرشتی ہین جو مراتب مین
وَاَمَّا دَفْعُ الْبَلِیَّۃِ النَّازِلَۃِ فَطَرِیْقُہٗ اَنْ یَّتَخَیَّلَ تِلْکَ الْبَلِیَّۃَ بِصُوْرَتِهَا الْمِثَالِیَّۃِ وَیَتَخَیَّلَ
مُصَادَمَتَهَا وَدَفْعَهَا بِقُوَّۃٍ ثُمَّ یَجْمَعُ هِمَّتَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ وَیَرْنُوْ بِنَفْسِہٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ
اِلٰی حَیِّزِ الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اَوِ السَّافِلِ وَیَتَجَرَّدُ اِلَیْهِمْ فَاِنَّهَا عَنْ قَرِیْبٍ تَنْدَفِعُ
اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور بلای نازلہ کی دفع کرنیکا یہہ طریقہ ہی کہ اس بلا کو اوسکی صورت مثالیہ
کی ساتھہ خیال کری اور اوسکی مصادمت اور دفع کرنیکو بقوت تمام خیال کری پہر اپنی
ہمت کو اوسپر مجتمع کری اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلی یا ملاء سافل کی

سمان کی طرف بلند کری اور اونہین کی طرف کسو ہو جاوی تو عنقریب وہ رفع ہو جاویگی
واللہ اعلم وشرط ھذہ التصرفات وما یجری مجراھا اتصال نفس المؤثر بنفس
المؤثر فیہ والالمام بھا والافضاء الیھا واصحاب التجرید من عوائق البدن
یعرفون ھذا الاتصال ویقدرون علی تحصیلہ واللہ اعلم وھذا الذی
ذکرناہ من الاشتغال ھو الذی کان یختار سیدی الوالد قدس سرہ اور ایسی تصرفات کی شرط اور
جو انکی قائم مقام ہین متصل کرنا ہی اثر دینی والی کی نفس کو اوسکی نفس سی جسمین تاثیر کرنا منظور
ہی اور ملا دینا اوسکی ساتہہ اور اوس تک پہنچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کی حجابون سی پاک ہو گئے
ہین وہ اس اتصال کو پہنچانتی ہین اور اسکی حاصل کرنی پر قادر ہین واللہ اعلم اور یہہ اشغال جنہی
مذکور کئی وہ ہین جنکو ہماری والد مرشد پسند کرلیتی تھی وللشیخ احمد السرہندی اشغال
اخری فلنذکرھا بالاجمال اعلم ان اللہ تعالی خلق فی الانسان ست لطائف
ھی حقائق مفرزۃ بحیالھا کما ھو ظاھر کلام الشیخ واتباعہ اوجہات
واعتبارات للنفس الناطقۃ فھی تسمی باعتبار قلبا وباعتبار اخر
روحا الی غیر ذلک وھو الذی اختارہ سیدی الوالد وصوّر
صورھا فرسم دائرۃ وقال ھی القلب ثم دائرۃ اخری فی ھذہ
الدائرۃ فقال ھی الروح الی ان رسم الدائرۃ السادسۃ وقال
ھی انا وسمعتہ یقول بعضھا فی البعض ویستدل علی ذلک بالحدیث
الدائر علی السنۃ الصوفیۃ ان فی جسد ابن ادم قلبا وفی القلب روح
الی اخرہ ولم احفظ لفظہ اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کی طرف
مین اور اشغال ہین تو چاہیی کہ ہم اونکو مجمل کر کرین معلوم کر کہ حق تعالی نی انسان مین چہہ لطیفی
پیدا کئی جنکی حقائق جدا جدا ہین بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہی شیخ موصوف کی
اور اونکی تابعین کی کلام سی یا لطائف ستہ جہات اور اعتبارات ہین نفس ناطقہ تو وہی نفس
ناطقہ ایک اعتبار سی مسمی بقلب ہی اور دوسری اعتبار سی اوسکا روح نام ہی وعلی ھذا القیاس

باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار اور مجکو اون لطائف کی صورت بناوے
تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا اور کہا کہ یہہ دل ہے پہر اوس دائرے کی اندر دوسرا دائرہ
بنایا اور کہا یہ روح ہے یہانتک کہ چھٹا دائرہ لکہا اور کہا کہ یہہ مین ہون یعنی حقیقت
انسانی جسکو آدمی عربی مین انا تعبیر کرتا ہے اور فارسی مین من اور ہندی مین مین بولتا ہے
اور مینے والد سے سنا فرماتے تہے کہ بعض لطایف بعض کی اندر ہین اور اس علم کا مدار اوس حدیث سے
استدلال کرتے تہے جو صوفیون کی زبان پر دائر اور مشہور ہے کہ مقرر ابن آدم کے
جسم مین دل ہے اور دل مین روح ہے تا آخر لطائف سنتہ اور مجکو اس حدیث کی الفاظ محفوظ
نہین ف مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث سے نزدیک کچہہ اصل ثابت
نہین وبالجملہ تعرض الشیخ احمد السرہندی ان کل لطیفۃ من تلک اللطائف
له ارتباط ببعضو من الجسد فالقلب تحت الثدی الایسر باصبعین و
الروح تحت الثدی الایمن بحذاء القلب والسر فوق الثدی الایمن
مائلا الی وسط الصدر والخفی فوق الثدی الایسر مائلا الی الوسط
والاخفی فوق الخفی والسر فی الوسط والنفس فی البطن الاول من الدماغ
وفی کل من هذہ الاعضاء حرکۃ نبضیۃ فالشیخ یامر بمحافظۃ تلک الحرکۃ
وتخیلہا ذکر اسم الذات ثم یامر بالنفی والاثبات ماداً للفظۃ لا علی اللطائف
کلہا وضاربا للفظ الا اللہ علی القلب واللہ اعلم خلاصہ یہہ ہے کہ شیخ احمد سرہندی کی غرض
یہہ ہے کہ ان لطائف مین سے ہر لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہے بدن کی بعض اعضا سے تو قلب کا
تعلق بائین چہاتی کی نیچے دو انگل پر ہے اور روح کا ارتباط داہنی چہاتی کی نیچے مقابلہ دل
سے ہے اور سر کا تعلق داہنی چہاتی کی اوپر وسط سینہ کی طرف جہکتی ہوئے اور خفے
بائین چہاتی کی اوپر وسط سینے کی طرف اور اخفے کا مقام خفے کے اوپر ہے اور
سر وسط مین ہے اور نفس کا مقام دماغ کی بطن اول مین ہے اور ہر ایک عضو مین اعضا
مذکور سے نبض کی مانند حرکت ہے تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت

کو اسم ذات خیال کرلیکا امر فرماتی ہین پہر نفی اور اثبات کا امر کرتی ہین لا کی لفظ پہلے ہی ہو کی
جمیع لطائف مذکورہ سے پیدا اور پہونچے الا اللہ کی لفظ کو دل پر ضرب لگاکر واللہ اعلم ف مولانا نے
فرمایا کہ شیخ مجدد کی تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ
علیحدہ ہی تو قلب کا نور زرد ہی اور روح کا نور سرخ ہی اور سر کا نور سفید ہی اور خفی کا نور
سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز اور سر کا مقام قلب اور اخفی مابین ہی اور اخفی سب لطائف
مین الطف اور احسن ہے اور روح الطف ہی قلب سے مشائخ مجددیہ مین معمول ہی کہ ہمت
اور توجہ سے اسم ذات کی ذکر کو ہر لطیفہ مین لطائف مذکورہ سے القا کرتی ہین اور توجہ لینے والا
حرکت کو محسوس پاتا ہی اور اوسکی ساتھ اسم ذات کی ذکر کو ہر لطیفہ مین درجہ بدرجہ ارشاد
فرماتی ہین اور ہر لطیفی کی ذکر تو ہی ہونی کی بعد نفی اور اثبات کی تعلیم کرتی ہین کہ خیال کے
زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہنچاوے اور کلمہ الہ کو داہنی مونڈہی پر اور بائین
راست پر پہنچاوے اور کلمہ الا اللہ کو وہ لطائف خمسہ پر پہرتا ہوا دل پر ضرب کرے فصل مرجع
الطرق کلہا الی تحصیل ہیئۃ نفسانیۃ تسمی عندہم بالنسبۃ لانہا انتساب
وارتباط باللہ عز وجل وبالسکینۃ والنور مرجع مشائخ کی طریقون کا ہیئت
نفسانی کی تحصیل ہی جسکو صوفی نسبت کہتی ہین اسواسطی کہ نسبت اللہ عز وجل کی انتساب
اور ارتباط سے عبارت ہی اور اونکی نزدیک یہ مسمی بسکینہ اور نور ہی وحقیقتہا
کیفیۃ حالۃ فی النفس الناطقۃ من باب التشبہ بالملائکۃ او التطلع الی الجبروت اور نسبت کے
حقیقت اور ماہیت یہ ہے جو نفس ناطقہ مین حلول کر گئی از قسم تشبہ بفرشتگان یا جہانکنا بطرف
عالم جبروت کا وتفصیلہ ان العبد اذا داوم علی الطاعات والطہارات والاذکار
حصل لہ صفۃ قائمۃ بالنفس الناطقۃ وملکۃ راسخۃ لہذا التشبہ
بہذا الجناب [illegible] اور تفصیل اوس اجمال کی یہہ ہی کہ بندے
جب طاعات اور طہارات اور اذکار پر مداومت کرے تو اوسکو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہی جسکا
قیام نفس ناطقہ مین ہے اور اسی طرح جسکا ملکہ راسخہ پیدا ہوجاتا ہے صفت قائمہ سے تشبہ ملکوت

مراد ہے اور ملکہ توجہ سے تطلع جبروت مقصود ہے تو نسبت کے یہ دونو جنسین ہین ہر جنس کے
نیچے انواع کثیرہ داخل ہین فَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَالْعِشْقِ فَتَكُونُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً
رَاسِخَةً فِي الْقَلْبِ سو منجملہ انواع مذکورہ کی محبت اور عشق کی نسبت ہے تو اوسمین
محبت کی صفت محکم ہوجاتی ہے قلب کی اندر وَمِنْهَا نِسْبَةُ كَسْرِ النَّفْسِ وَالتَّبَرِّي
عَنْ حُظُوظِهَا وَكَانَ سَيِّدِي الْوَالِدُ يُسَمِّيهَا نِسْبَةَ أَهْلِ الْبَيْتِ اور منجملہ انواع مذکورہ نفس کے
توڑنے اور بیزاری لذات کی نسبت ہے اور والد مرشد اسکو نسبت اہل بیت کے کہتے تھے وَمِنْهَا
نِسْبَةُ الْمُشَاهَدَةِ وَهِيَ مَلَكَةُ التَّوَجُّهِ إِلَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيطِ وَبِالْجُمْلَةِ فَلِلْحُضُورِ مَعَ اللهِ
أَلْوَانٌ بِحَسَبِ اقْتِرَانِ مَعْنَى الْمَحَبَّةِ أَوْ كَسْرِ النَّفْسِ أَوْ غَيْرِهِمَا بِالْيَادْدَاشْتِ وَالنَّفْسُ تَقُومُ
بِهَا مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ مِنْ هٰذَا اللَّوْنِ وَتُسَمَّى تِلْكَ الْمَلَكَةُ نِسْبَةً وَالنِّسَبُ كَثِيرَةٌ
جِدًّا وَصَاحِبُ السِّرِّ يُدْرِكُ كُلَّ نِسْبَةٍ عَلَى حِدَتِهَا وَالْغَرَضُ مِنْ تَحْصِيلِ نِسْبَةٍ وَ
الْمُوَاظَبَةُ عَلَيْهَا وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِيهَا حَتَّى تَكْتَسِبَ النَّفْسُ مِنْهَا مَلَكَةً رَاسِخَةً
اور منجملہ اونکی مشاہدہ کی نسبت ہے وہ عبارت ہے ملکہ توجہ سے مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات
مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسیکا نام نسبت مشاہدہ ہے حاصل کلام بالاجمال یہہ ہے
کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا انکی غیر کی یادداشت
کی ساتھہ اور نفس انسانی مین اس رنگ مخصوص کا ملکہ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہوجاتی ہے
اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمی بہ نسبت ہے اور نسبتین نہایت بکثرت ہین اور صاحب اسرار ہر نسبت
کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہے اور اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے
غرض اس نسبت کی تحصیل ہے اور اسپر دوام اور مواظبت کرنا اور اوسمین ڈوبی رہنا تاکہ
نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکہ راسخہ پیدا کرلے ف حاشیہ منہیہ مین ارشاد ہوا
کہ مصنف نے اول طریق کا مآل کار بیان کیا کہ نسبت ہے پہر اوسکو دو قسم پر
تقسیم کیا پہر تطلع الی الجبروت کی چند اصناف شمار کئے پہر ان اصناف
کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اسکو تامل کر تاکہ تو مراد پاوے

ولا تظنن ان النسبة لا تحصل الا بهذه الاشغال بل هذه طرق لتحصيلها
من غير حصر فيها وغالب الرأي عندي ان الصحابة والتابعين كانوا يحصلون
السكينة بطريق اخرى فمنها المواظبة على الصلوات والتسبيحات في الخلوة
مع المحافظة على شريطة الخشوع والحضور ومنها المواظبة على الطهارة
وذكر هادم اللذات وما اعده الله للمطيعين له من الثواب و
للعاصين له من العذاب فيحصل انفكاك عن اللذات الحسية والقطاع
عنها ومنها المواظبة على تلاوة الكتاب والتدبر فيه واستماع كلام الوعظ
وما في الحديث من الرقاق وبالجملة كانوا يواظبون على هذه الاشياء مدة كثيرة
فتحصل ملكة راسخة وهيئة نفسانية فيحافظون عليها بقية العمر وهذا المعنى هو المتوارث
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من طرق مشائخنا الاشك في ذلك وان اختلف الالوان وخالفت

[illegible]

طرق تحصیلہا اور یہہ گمان نکیجو کہ نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی مگر انہین اشغال سی بلکہ
حق یہہ ہی کہ یہہ اشغال بہی اوسکی تحصیل کا ایک طریق ہی اونہین مین کچہہ انحصار نہین اور
میری نزدیک ظن غالب یہہ ہی کہ حضرات صحابہ اور تابعین سکینہ یعنی نسبت کو اور ہے
طریقون سی حاصل کرتی تہی سو منجملہ اونکی طرق تحصیل کی مواظبت ہی صلوات اور تسبیحات
پر خلوت مین شرط خشوع اور حضور کی محافظت کی ساتہہ اور منجملہ اوسکی طہارت پر اور موت
کی یاد پر جو لذات کی ڈہانی والی ہی محافظت کرنا اور جو حق تعالی نی مطیعون کی واسطے ثواب
مہیا کیا ہی اور جو گنہگارون کی واسطی عذاب معین فرمایا اوسکو ہمیشہ یاد رکہنا تو اس مواظبت
اور یاد کی سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہوجاتا تہا اور منجملہ اوسکی مواظبت
تہی قرآن مجید کی تلاوت پر اور اوسکی معانی غور کرنی پر اور نصیحت کرنی والی کی بات سننے پر
اور اون احادیث کی تامل کرنی پر جنسی دل نرم ہوجاتا ہی خلاصہ یہہ ہی کہ حضرات صحابہ اور
تابعین اشیاء مذکورہ پر مدت کثیر مواظبت اور دوام کرتی تہی تو اونکو تقرب الی اللہ کا ملکہ
راسخہ اور ہیئت نفسانیہ حاصل ہوجاتی تہی اور اسی پر محافظت کیا کرتی تہی بقیہ عمر مین اور یہی مقصود

ف اثبات نسبت [illegible] ... رسالت ... رفع تخصیص [illegible] ۱۲

متوارث ہی شارع سی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بوارثت چلا آیا ہمارے مشایخ متدون
کی طریق ہین اسمین کچھ شک نہین اگرچہ الوان مختلف ہین اور تحصیل نسبت کی طریقی رنگ برنگ
ہین ف مولانا نی فرمایا ہی کہ مینی مصنف قدس سرہ سی سنا کہ قول فصیل اسبات مین
یہہ ہی کہ نسبت صحابہ اور تابعین کی نسبت احسانیہ ہی اور وہ نسبت طہارت اور نسبت
سکینہ سی مرکب ہے برکات عدالت اور تقوی اور صاحبت کی اختلاط کی ساتھ تو اونکی کلام کا
محل اصلی اور اونکی خاص اور عام مطمح اولی یہی ہے تو تجکو لائق ہی کہ اون حضرات کی احوال
اور اقوال کو اسی پر جو مینی بتایا سمجھو چنانچہ اونکی قصص اور حکایات اسکی شاہد ہین
اور مینی سنا مصنف سی فرماتی تہی کہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو مینی مشاہدہ
کیا کہ ایک دوسری کی دامن مین چنگل مارے ہی اور اونکا سلسلہ عالم ارواح مین حظیرۃ القدس
کی ساتھ بنہج عجیب اور رسوخ عزیب متصل ہے اور ہمنی مشاہدہ کیا کہ اونکا قول ارواح کی باطن
در باطن مین زیادہ تر ہی خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہی حضرت مصنف
محقق نی کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سی شبہات ناقصین کو جڑ سی اوکھاڑ دیا
بعضی نادان کہتی ہین کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کی اشغال مخصوصہ صحابہ اور
تابعین کی زمانی مین نہتی تو بدعت سیئہ ہوئی خلاصہ جواب یہہ ہی کہ جس امر کی واسطے
اولیای طریقت رضی اللہ عنہم نی یہہ اشتغال مقرر کئی ہین وہ امر زمان رسالت سے
ابتک برابر چلا آیا ہی گو طرق اوسکی تحصیل کی مختلف ہین تو فی الواقع اولیای طریقت
مجتہدین شریعت کی مانند ہوی مجتہدین شریعت نی استنباط احکام ظاہر شریعت کی اصول
ٹہرائی اور اولیای طریقت کے باطن شریعت کی تحصیل کی جسکو طریقت کہتی ہین قواعد مقرر فرمائی
تو یہان بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہی ہان یہہ البتہ ہی کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفائی
طبیعت اور حضور خورشید رسالت کی تحصیل نسبت مین ایسی اشغال کی حاجت نہتی بخلاف
متاخرین کی کہ اونکو بسبب بعد زمانہ رسالت کی البتہ اشتغال مذکورہ کی حاجت تہی اور
صحابہ کرام کو قران اور حدیث کی فہم مین قواعد صرف اور نحو کی دریافت کی حاجت نہی اور

اہل عجم اور بافضل کی عرب سے کی محتاج ہیں واللہ اعلم سمعت سیدی الوالد قدس
سرہ یذکر واقعۃ لہ طویلۃ رای فیہا الحسن والحسین وعلیا رضی اللہ
تعالی عنہم فقال سألت علیا کرم اللہ وجہہ عن نسبتی ہل ہی التی کانت
عندکم فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرنی بالاستغراق فیہا
وتامل حینا ثم قال ہی ہی بلا فرق والد مرشد قدس سرہ سے میں نے سنا کہ اپنی طویل خواب
کو ذکر کرتے تھے جس میں حسنین اور سید الاولیا علی مرتضی علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ میں نے
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تمکو زمانہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم میں حاصل تھی تو مجھکو امر کیا نسبت میں استغراق کرنیکا اور خوب تامل کیا
پھر فرمایا یہ نسبت وہی ہے بلا فرق ثم لصاحب المداومۃ علی السکینۃ احوال
رفیعۃ تنوبہ مرۃ ومرۃ فلیغتنمہا السالک ولیعلم انہا علامات قبول
الطاعات وتاثیرہا فی صمیم النفس و القلب پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر مداومت کرنیوالے کے
حالات رفیع الشان نوبت بنوبت ہوتی رہتی ہیں کبھی کوئی اور کبھی کوئی تو سالک ان حالات
رفیعہ کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات مقبول ہونے اور باطن اور
دل کے اندر اثر کرنے کی علامات ہیں ومنہا ایثار طاعۃ اللہ سبحانہ علی جمیع ما سواہ
والغیرۃ علیہ فقد اخرج مالک فی الموطا عن عبد اللہ بن ابی بکر ان ابا طلحۃ
الانصاری کان یصلی فی حائط لہ فطار دبسی فطفق یتردد یلتمس مخرجا
فاعجبہ ذلک فجعل یتبعہ بصرہ ساعۃ ثم رجع الی صلوتہ فاذا ہو لا یدری
کم صلی فقال لقد اصابتنی فی مالی ہذا فتنۃ فجاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فذکر لہ الذی اصابہ فی حائطہ من الفتنۃ وقال یا رسول اللہ ہو صدقۃ للہ
فضعہ حیث شئت وقصۃ سلیمان علیہ السلام الصافنات الجیاد فی قولہ
عز من قائل فطفق مسحا بالسوق والاعناق
مشہورۃ معلومۃ منجملہ احوال رفیعہ کی تقدیم ہے طاعات الہی کے

اوسکی جمع ہونا پراور اوسپر غیرت کرنا سو البتہ امام مالک نے موطا مین عبد اللہ بن ابی بکر سے
روایت کی کہ ابوطلحہ انصاری اپنی باغ مین نماز پڑہتی تہی تو ایک چڑیا خوش رنگ اوڑے
سو اوہر اودہر جا نکلتی پہرتی تہی اور نکل جانی کی راہ تلاش کرتی تہی یعنی درخت ایسے
پیچان اور زمین پر جہکی تہی کہ اوسکا نکلنا دشوار ہوا تو ابوطلحہ کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک
ساعت اپنی نظر کو اوسکی ساتہہ دوڑایا پہر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوئی تو یہ معلوم نہوا
کہ کتنی پڑہی تہی تو کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میری حق مین فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس آئی اور آنحضرت سی یہہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہہ باغ خیرات
ہی اللہ کی راہ مین اسکو رکہئی اور دیجئی جہان کہین چاہئی اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ
جسکا اس آیت مین اشارہ ہی فطفق مسحا بالسوق والاعناق مشہور اور
معلوم ہی مترجم کہتا ہی قصہ مذکورہ مجملا یون ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایکبار
گہوڑون کی دیکہنی مین ایسی مشغول ہوی کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو فرمایا
کہ گہوڑون کی پنڈلیان اور گردنین کاٹی جاوین خلاصہ یہہ ہی کہ اہل کمال کی نزدیک
طاعت حق ہر امر پر مقدم ہی اگر احیانا کوئی چیز کی مشغولی نی طاعت مین خلل ڈالا تو
غیرت اہل کمال اوس چیز کی دفع کرنی کو مقتضی ہوتی ہی چنانچہ ابوطلحہ نی عمدہ باغ خیرات
کر دیا حضرت سلیمان علیہ السلام نی گہوڑون کو مروا ڈالا وَمِنْهَا غَلَبَةُ الْخَوْفِ مِنَ
اللّٰهِ تَعَالٰی بِحَيْثُ يَظْهَرُ عَلٰی ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَهٗ اَثَرٌ خَرَّجَ الْحَافِظُ
فِي الْاُصُولِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ
فِي ظِلِّهٖ اِلٰی اَنْ قَالَ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفِي الْحَدِيْثِ اَنَّ
عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ عَلٰی قَبْرٍ فَبَكٰی حَتّٰی بَلَّتْ لِحْيَتَهٗ وَكَانَ لِرَسُوْلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی بِاللَّيْلِ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ اور منجملہ حالات رفیعہ
مذکورہ کی اللہ تعالی کا خوف اسطرح غالب ہونا ہی کہ اوسکا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہی حافظ
حدیث نی اصول مین یہہ حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ سات شخصون کو

کہ حق تعالی اپنی سایہ رحمت مین رکہیگا یہان تک کہ ساتوان شخص فرمایا وہ مرد ہی جسنی
اللہ کو خالی مکان مین یاد کیا پہر اوسکی دونون آنکہین آنسوونسی بہنی لگین اور حدیث مین
وارد ہی کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کہڑے ہوتے تو اتنا روئی کہ داڑہی تر ہوگئی اور رسول اللہ
صلعم کا یہہ حال تہا کہ جب تہجد کی نماز پڑہتی تہی تو سینہ مبارک سی جوش کی آواز آتی تہے
دیگ کسی کی جوش کرنی کی طرح **ف** مولانا نی فرمایا حدیث مین وارد ہی کہ دوزخ
مین نہ داخل ہوگا وہ مرد جو دیا اللہ کی خوف سی یہانتک کہ دودہ تہن مین پہر جاوے
اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تہی آنکہین نہ تہمتی تہین آنسو ونسی جبکہ وہ قرآن
پڑہتی تہی اور جبیر بن مطعم نی کہا کہ جب منی یہہ آیت آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے
سنی اَمْ خُلِقُوا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ ہُمُ الْخَالِقُوْنَ تو گویا میرا قلب اوڑ گیا خوف سے وَمِنْہَا الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ
الحفاظ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلرُّؤْیَا الْحَسَنَۃُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّۃٍ
وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ وَاَنَّہٗ قَالَ لَنْ یَّبْقٰی بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا
وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ یَرَاہَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ
اَوْ تُرٰی لَہٗ جُزْءٌ مِنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ وَبِہٖ فُسِّرَ
قَوْلُہٗ تَعَالٰی لَہُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہے
حافظان حدیث نی روایت صحیح کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نیک خواب نیک مرد
سی نبوت کی چہیالیس حصون مین سی ایک حصہ ہی اور آنحضرت نی فرمایا نہ باقی رہیگا میرے
بعد نبوت سے مگر مبشرات صحابہ نی کہا اور مبشرات کیا ہین یا رسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیک مرد
دیکہی یا اوسکی واسطی دوسرا نیک مرد سچا خواب دیکہی وہ نبوت کی چہیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے
اور اللہ تعالی کا یہہ قول کہ اونکی واسطی بشارت ہی زندگانی دنیا مین تفسیر کیا گیا ہی رویائے
صالحہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہہ بہی ہی کہ بشارت دنیاوی سی سچا خواب مراد ہے
ف مولانا نی فرمایا کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام سالکون کی خوابکی تعبیر فرمایا کرتی تہے
تا اینکہ بعد نماز صبح کی جلوس فرماتی اور ارشاد کرتی کہ تم میرے سی کسنی خواب دیکہا تو اگر کوئی

خواب بیان کرتا تو انحضرت اوسکی تعبیر فرماتی تہی المراد بالرؤیا الصالحۃ رؤیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام او رؤیۃ الجنۃ والنار او رؤیۃ الصالحین والانبیاء ثم رؤیۃ المشاہد المتبرکۃ کبیت اللہ الحرام ومسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبیت المقدس ثم رؤیۃ الوقائع الاتیۃ المستقبلۃ فتقع کما رای او الماضیۃ علی ما ہی علیہ او رؤیۃ الانوار والطیبات کشرب اللبن اکل العسل والسمن مما ہو مذکور فی کتاب الرؤیا من الاصول ورؤیۃ الملئکۃ ففی الحدیث ان رجلا کان یقرء القرآن ذات لیلۃ فظہرت ظلۃ فیہا امثال المصابیح الی اخر القصۃ اور رؤیای صالحہ سی مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہی خواب مین یا دیکہنا جنت اور نار کا یا دیکہنا صالحین و انبیا علیہم السلام کا اسکی بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکہنا جیسی بیت اللہ محترم یا مسجد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکہنا یا بیت المقدس کا اسکی بعد رتبہ ہی وقائع آیندہ کی دیکہنی کا کہ مطابق رویت کی واقع ہون یا وقائع گذشتہ کا دیکہنا ٹہیک ٹہیک یا انوار او طیبات کا دیکہنا جیسی دودہ اور شہد اور گہی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرؤیا مین مذکور ہی اور رایح و سطوح و شئون کا دیکہنا جاگنی کی حالت مین حدیث مین وارد ہی کہ ایک مرد قرآن پڑہتا تہا ایک رات تو ایک سایبان ظاہر ہوا جسمین چراغ سی تہی تا اخر قصہ ف قصہ مذکورہ مجملا صحیحین کی روایت سی یون ہی کہ اسید بن حضیر تہجد کی وقت سورہ بقر پڑہتی تہی تو ایک سایبان آسمان کی طرف سی جسمین چراغان کی مانند روشنی تہی اتنا قریب آگیا کہ اونکا گہوڑا ابہر کنی لگا اونہون نی یہہ قصہ انحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سی عرض کیا فرمایا کہ تجہکو معلوم ہی کہ وہ کیا تہا اونہون نی کہا نہین فرمایا وہ فرشتی تہی تیری قرآن کی آواز سنکی قریب ہوگئی تہی اگر تو پڑہی جاتا تو صبح کی وقت اونکو لوگ دیکہہ لیتی وہ مخفی نہوتی مترجم کہتا ہی رویت نبوی جمیع مقامات سی اسواسطی مقدم ہوئی کہ صحیحین مین ابی ہریرہ سی حدیث مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسنی مجہکو خواب مین دیکہا اوسنی مجہکو فی الواقع دیکہا اسواسطی کہ شیطان میری صورت نہین بنسکتا مولانا نی فرمایا ہی دودہ اور شہد کی مانند سفید کپڑون کا بہی خواب

احمد اور ترمذی نی عائشہ صدیقہ سی روایت کی کہ کسینی ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوۃ والسلام سی پوچھا تو خدیجۃ الکبری نی کہا کہ اوسنی تو آپ کی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مرگیا قبل آپ کی ظہور کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مینی اوسکو خواب مین دیکھا اوسپر سفید پوشاک تھی اگر وہ دوزخی ہوتا تو اسپر لباس سفید نہوتا وَمِنْهَا الْفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ لِلْوَاقِعِ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہی اور وہ خاطر جو مطابق واقع کی سو البتہ حدیث مین آیا ہے کہ مومن کی فراست سی ڈرو کہ وہ بواسطہ نور الٰہی کی نظر کرتا ہی مترجم کہتا ہی فراست صادقہ سی ٹھیک اٹکل مراد ہی وَمِنْهَا إِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُوْرُ مَا يَطْلُبُهُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بِجُهْدِ هِمَّتِهِ وَإِلَيْهِ الْإِشَارَةُ فِي الْحَدِيْثِ رُبَّ أَغْبَرَ وَأَشْعَثَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُعْبَأُ بِهِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذِهِ الْوَقَائِعُ وَأَمْثَالُهَا دَالَّةٌ عَلٰى صِحَّةِ إِيْمَانِ الرَّجُلِ وَقَبُوْلِ طَاعَاتِهِ وَسِرَايَةِ النُّوْرِ فِيْ صَمِيْمِ قَلْبِهِ فَلْيَغْتَنِمْهَا اور منجملہ حالات رفیعہ کی دعا کا قبول ہونا ہی اور ظاہر ہونا اوسکا جسکا اللہ سی طالب ہی ہمت کی کوشش سی اور اسکی طرف اشارہ حدیث مین ہی کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشان ہو پرانی پھٹی کپڑون والا جسکو کوئی خیال مین نہین لاتا اگر وہ قسم کہا بیٹھی اللہ کی بہروسی پر تو حق تعالی اوسکی قسم کو سچا کردی یعنی خدا کی نزدیک اوسکی ایسی جاہت ہی کہ جیسا اوسنی کہا ویسا ہی کردی خلاصہ کلام یہہ ہی کہ ایسی حالات رفیعہ جو مذکور ہوئی اور مانند انکی اور حالات دلالت کرتی ہین مرد کی صحت ایمان پر اور اوسکی طاعات کی مقبول ہونی پر اور نور کی سرایت کر جانی پر اوسکی قلب کی باطن تو سالک انکو غنیمت جانی ثُمَّ بَعْدَ النِّسْبَةِ عُرُوْجٌ آخَرُ وَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءُ وَالْحَقُّ عِنْدِيْ أَنَّهُ لَيْسَ مُتَوَارِثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ الْمَشَائِخِ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بَلْ هِيَ مَوْهِبَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَهَبُهُ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ مِنْ غَيْرِ تَوَارُثٍ وَمِمَّا يَشْهَدُ لِهٰذَا الْمَعْنٰى مَا رُوِيَ أَنَّ خَوَاجَه نَقْشْبَنْد سُئِلَ عَنْ سِلْسِلَةِ شُيُوْخِهِ فَقَالَ لَمْ يَصِلْ

لم یصل احد الی اللہ بالسلسلۃ بل وصلت الی جذبۃ فاوصلتنی الی اللہ فصیۃ لما ورد جذبۃ من جذبات اللہ توازی عمل الثقلین ھذا مع ان سلسلۃ شیوخہ معلوم تری معروفۃ فمن شاء ھذا العروج فلیخرج کسائی یہر بعد حاصل ہونی نسبت کی دوسرا عروج اور ترقی ہی اور وہ عبارت ہی فنا فی اللہ اور بقا باللہ سی اور سیری نزدیک واقعی کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بواسطہ مشائخ سند متصل سی متوارث ہنین بلکہ یہہ تو خدا کی وادہی جسکو اپنی بندون مین سی چاہی عنایت کری بدون توارث کی اور اس مدعا کا شاہد امر ہی جو خواجہ نقشبند سے منقول ہی کہ کسی نی اونکے پیرون کا سلسلہ پوچہا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک اپنی سلسلہ کی واسطہ سی نہین پہنچا بلکہ مجہکو تو کشش ربانی پہنچ گئی سو اوسنی مجہکو اللہ تک پہنچا دیا یہہ کلام مطابق ہی اوس حدیث مروی کی کہ جذبات ربانیہ سی ایک کشش جن اور انسان کی عمل کی مقابل ہے اسکو یاد رکہنا یا یہہ خواجہ نقشبند کی مرشدون کا سلسلہ معروف اور مشہور ہی سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہی یعنی فنا اور بقا کی وہبی ہونی نہ کسبی ہونی کی تو ہماری اور کتابون کے طرف رجوع کری اور اللہ جل شانہ رہنما ہی **ف** مصنف قدس سرہ سنے حاشیہ منہیہ مین فرمایا کہ اس مقدمہ کو ہمنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین تفصیل بیان کیا ہے جسکو شوق ہو وہ اوس کتاب کو دیکہی فصل فی شیء من فوائد سیدی الوالد اس فصل مین والد مرشد قدس سرہ کی بعضی فائدی مذکور ہین یعنی حضرت مصنف کی والد اعمال مجربہ کا اسمین ذکر ہی اوصانی سیدی الوالد قدس سرہ بالمواظبۃ یا مغنی کل یوم مائۃ والف مرۃ وسورۃ المزمل اربعین مرۃ فان لم استطع فاحد عشرۃ مرۃ وقال ھذان مجربان للغناء القلبی والظاہری والد مرشد قدس سرہ نی مجہکو وصیت کے یا مغنی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورہ مزمل پڑہنی کی چالیس بار سو اگر نہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہہ دونو عمل غنای دلی اور ظاہری دونو کی واسطی مجرب ہین واوصانی بمواظبۃ الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلیقو قال بہا وجدنا ما وجد

اور مجکو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کی سبب سے ہمنی پایا جو پایا
وسمعتہ یقول اذا جاءک من یتألم ضرسہ او راسہ او تحجعہ الریاح فخذ
لوحا طاہرا وضع علیہ رملا طاہرا واکتب بمسمار ابجد ہوز حطی وشدد
بالمسمار علی الالف اقرء الفاتحۃ مرۃ وصاحب الالم واضع اصبعہ علی
موضع الالم بقوۃ ثم اسألہ ہل شفیت فان شفی فبہا والا انقلت المسمار
الی الباء وقرأت الفاتحۃ مرتین وسألتہ کالاولی فان شفی فبہا والا انقلت المسمار الی الجیم
وقرأت الفاتحۃ ثلثا وہکذا فلا تصل الی اخر الحروف الا وقد شفاہ اللہ تعالی
اور سنا مینی والد مرشد سی فرماتی تہی کہ جب کوئی تیرا پاس اپنی دانت کی درد یا سر
کی درد سی نالان آوی یا اوسکو ریاح ستاتی ہون تو ایک تختی یا پیڑہی پاک لی اور اوپر
پاک ریتا ڈال اور ایک کیل یا کہونٹی سی اوسپر ابجد ہوز حطی لکہہ اور کیل کو الف پر زور سے
داب اور ایک بار سورہ فاتحہ پڑہ اور درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد کی مکان پر زور سے
رکہی ہی پہر اوس سی پوچہہ کہ تجہکو آرام ہوگیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہی اور نہین تو کیل کو دوسرے
حرف یعنی بی کی طرف نقل کری اور دو بار سورہ فاتحہ پڑہی اور پوچہی پہلی بار کی طرح کہ صحت
ہوئی یا نہین اگر صحت ہوگئی تو فہو المراد اور نہین تو جیم کی طرف کیل کو نقل کری اور تین بار
الحمد پڑہی اور اسیطرح ہر حرف پر کیل سی دابتا جاوی اور سورہ فاتحہ کو ہر بار زیادہ
پڑہتا جاوی تو اخر حرف تک تو نہ پہنچیگا مگر خدا اوسکی اندر ہی شفا عنایت کریگا وسمعتہ
یقول اذا عنت لک حاجۃ او کان لک غائب فاردت ان یرجعہ اللہ
سالما غانما او کان لک مریض فاردت ان یشفیہ اللہ تعالی فاقرء سورۃ الفاتحۃ احدی
اربعین مرۃ بین سنۃ الفجر وفرضہا اور مینی حضرت والد مرشد سی سنا فرماتی تہی کہ جب
تجہکو کوئی حاجت پیش آوی یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہی کہ حق تعالی اوسکو سالم
اور غانم پہیر لاوی یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہئی کہ اللہ تعالی اوسکو صحت بخشی تو سورہ فاتحہ کو
اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کی درمیان میں پڑہ ف مولانا نی حاشیہ مین فرمایا کہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو فاتحہ الکتاب کو چالیس بار پانی کی پیالی پر پڑہے اور محموم یعنی تپ والی کی منہہ پر چھینٹا ماری تو حق تعالی اوسکو فائدہ بخشی و

سمعتہ یقول من عضہ القلب المجنون وخیف علیہ الجنون فاکتب لہ ہذہ الآیۃ علی اربعین کسرۃ من الخبز انہم یکیدون کیدا واکید کیدا فمہل الکافرین امہلہم رویدا ومرہ ان یاکل کل یوم کسرۃ

اور میں نی سنا او نہیں حضرت سی فرماتی تہی کہ جسکو باولا کتا کاٹی اور اوسکی دیوانہ ہو جانی کا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کی چالیس ٹکڑون پر لکہہ انہم یکیدون کیدا واکید کیدا فمہل الکافرین امہلہم رویدا اور اوس سی کہدی کہ ہر دن ایک ٹکڑا کہایا کری

وسمعتہ یقول من قرء سورۃ الواقعۃ کل لیلۃ لم یصبہ فاقۃ اور میں نی اون حضرت سی سنا فرماتی ہیں کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑہی اوسکو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہی یہ عمل حدیث کی موافق ہی واللہ اعلم وسمعتہ یقول من قرء عند نومہ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت الی اخر سورۃ الکہف وسال اللہ تعالی ان یوقظہ فی ای ساعۃ اراد ایقظہ اللہ تعالی اور میں نی اون حضرت سے سنا فرماتی تہی کہ جو شخص اپنی سونی کیوقت ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سورہ کہف کی اخر تک پڑہی اور اللہ تعالی سی یہہ دعا کری کہ اوسکو جگادی جسوقت کا کہ ارادہ کری تو حقتعالی اوسکو جگا دیگا اوسی وقت مترجم کہتا ہی سورہ کہف کی آیات مذکور یہہ ہین ان الذین امنو وعملو الصالحات کانت لہم جنات الفردوس نزلا خالدین فیہا لا یبغون عنہا حولا قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الہکم الہ واحد فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا

عمل حدیث کے موافق ہی چنانچہ دارمی نی اپنی مسند مین روایت کیا ہی کذا فی الحاشیۃ العزیزیہ و

سمعتہ یقول اکتب ہذہ العوذۃ وعلقہا فی عنق الطفل یحفظہ اللہ

برای دیوانگی

تعالی بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ تحصنت بحصن الف الف لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور سنا مینی حضرت والدسی فرماتی تہی کہ اس تعویذ کو لکہہ اور لڑکی کی گردن مین لٹکا حق تعالی اوسکو محفوظ رکہیگا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ کو رہی ترجمہ اوسکا یہہ ہے کہ بواسطہ کلمات الہیہ کی جو اپنی تاثیر مین پوری ہین مین پناہ مانگتا ہون ہر شیطان اور کاٹنی والی کیڑی اور نظر لگانی کی آنکہہ کی شر سی یعنی پناہ پکڑی دس لاکہہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی قلعہ مین وسمعتہ یقول ھذا الدعاء امان من کل آفۃ یقرع صباحا ومساء بسم اللہ اللھم انت ربی لا الہ الا انت علیک توکلت وانت رب العرش العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن اشھد ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما واحصی کل شیء عددا اللھم انی اعوذ بک من شر نفسی ومن شر کل دابۃ انت اخذ بناصیتھا ان ربی علی صراط مستقیم وانت علی کل شیء حفیظ ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم اور سنا مینی اونسی فرماتی تہی کہ یہہ دعا یعنی بسم اللہ سی آخر تک امان اور پناہ ہی ہر آفت سی پڑہا کری اوسکو صبح اور شام ترجمہ اوسکا یہہ ہی کہ شروع کرتا ہون اللہ کی نام سی خداوند تو میرا رب ہی کوئی معبود برحق نہین سوا تیری تجہی پر مینی بہروسا کیا اور توہی مالک ہی عرش عظیم کا اور نہ بچاؤ ہی گناہ سی اور نہ قوت ہی بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سی جو بلند اور بزرگ ہی جو اللہ نی چاہا ہوا اور جو نچاہا نہوا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مقرر اللہ نی اپنی علم سی ہر چیز کو گہیر لیا ہی اور ہر چیز کو شمار مین کر لیا ہی گن کر خداوندا مین پناہ مانگتا ہون اپنی ذات کی برائی سی اور ہر چلنی والے جاندار کی برائی سی جسکی چوٹی کو تو تہامہی ہی یعنی تیری ہی قبضہ قدرت مین ہے مقرر

میرا رب صراط مستقیم پر ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میری کام بنانی والا اللہ ہے
جسنے قرآن اوتارا اور وہ نیکوکاروں کو دوست رکہتا ہی سو اگر وہ نمانین اور گردنکشی
کرین تو کہہ مجکو اللہ کافی ہی کوئی معبود برحق نہین سوای اوسکی اوسی پر مینی اعتماد اور بہروسا
کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا وسمعتہ یقول من خاف ذا سلطان فلیقل
کھیعص کفیت حمعسق حمیت ولیقبض کل اصبع
من الید الیمنی عند کل حرف من اللفظ الاول ومن الیسری عند کل حرف
ثم لیفتحہما جمیعا فی وجہ من یخاف منہ اور مینی حضرت والد سی سنا فرماتی تہی کہ جو شخص کسی
صاحب حکومت سی ڈری اوسکو چاہئی یون کہی کہیعص کفیت حمعسق حمیت
اور چاہیئے کہ داہنی ہاتہہ کی ہر انگلی کو بند کری لفظ اول کی ہر حرف کی ساتہہ اور بائین
ہاتہہ کی ہر انگلی کو قبض کری لفظ ثانی کی ہر حرف کی نزدیک پہر دونون ہاتہون کی انگلیان
بندکئی چلا جاوی پہر دونون کو کہولدی اوسکی سامنی جس سی ڈرتا ہی مترجم کہتا ہی لفظ
اول سی کہیعص اور لفظ ثانی سی حمعسق مراد ہی یعنی جب کاف کہی تو داہنی ہاتہہ کی ایک ہر
انگلی بند کری پہر جب ہا کہی یعنی دوسرا حرف بولی تو دوسری انگلی بند کرلی اور یای تحتانیہ کی
بعد تیسری انگلی اور عین کی بعد چوتہی اور صاد کی بعد پانچوین بند کرلی وعلی ہذا القیاس
لفظ ثانی کی ہر حرف کی ساتہہ ایک ایک انگلی بائین ہاتہہ کی بند کری وسمعتہ یقول
ست آیات من القرآن تسمی بآیات الشفاء یکتبہا المریض فی اناء ویمحوہا
بالماء ویشرب ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور ویخرج من
بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ
للمؤمنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء
اور مینی سنا حضرت والد ماجد فرماتی تہی کہ چہ آیتین ہین قرآن کی جنکا آیات شفا
نام ہی بیمار ہی کی واسطی اونکو ایک برتن مین لکہی اور پانی سی دہوکر پلادے آیات مذکورہ
ویشف سی آخر تک ہین وسمعتہ یقول ثلث وثلثون آیۃ تنفع من السحر وتکون

حرز من الشيطان واللصوص والسباع اربع آيات من اول البقرة وآية الكرسي
وآيتان بعدها الى خالدون وثلث من آخر البقرة وثلث من الاعراف
ان ربكم الله الى المحسنين وآخر بني اسرائيل قل ادعوا الله او ادعوا
الرحمن وعشر آيات من اول الصافات الى لازب وآيتان من سورة
الرحمن يا معشر الجن الى تنتصران وآخر الحشر لو انزلنا هذا القرآن وآيتان
من قل اوحي وانه تعالى جد ربنا الى شططا فهذه هي الآيات المسمات بثلث
وثلثين آية وكان سيدي الوالد يزيد عليها الفاتحة وقل يا ايها الكافرون
وقل هو الله احد والمعوذتين ويأخذ من اول السورة قل
اوحي الى شططا اور میں حضرت والد سے سنا فرماتے تھے تینتیس آیتیں ہیں کہ جادو کی اثر
کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہیں چار
آیتیں سورہ بقر کی اول سے اور آیت الکرسی اور دو آیتیں اوسکی بعد کی خالدون تک اور
تین آیتیں آخر سورہ بقر کی یعنی وان تبدوا ما فی انفسکم سے آخر تک اور تین آیتیں سورہ اعراف کے
ان ربکم سے محسنین تک اور سورہ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنی قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن
سے آخر تک اور دس آیتیں صافات کی اول سے لازب تک اور دو آیتیں سورہ رحمن سے یا معشر الجن
سے تنتصران تک اور آخر سورہ حشر کی لو انزلنا سے آخر تک اور دو آیتیں سورہ جن کی ایک آیت
قل اوحی سے اور دوسری آیت وانہ تعالی جد ربنا سے شططا تک تو یہی آیات مذکورہ تینتیس آیت کر
ہیں اور ہمارے والد مرشد آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اول آیت یعنی قل
اوحی سے شططا تک لیتے تھے ف مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات مذکورہ
کا پتا بتایا بطور اختصار کے کہ واقف سمجھ لیگا تو ناواقفوں کے واسطے ہمنے معلوم ہوا کہ آیات
ممدوحہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجیے کہ تلاش نکرنی پڑے الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی
للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوة ومما رزقناہم ینفقون والذین یؤمنون

بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ہم یوقنون اولئک علی ہدی
من ربہم واولئک ہم المفلحون ۔ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا
نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیہم وما
خلفہم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یودہ حفظہما
وہو العلی العظیم لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد
استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم اللہ ولی الذین آمنو یخرجہم
من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیائہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات
اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون للہ ما فی السموات وما فی الارض وان تبدو ما فی
انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر امن
الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون کل امن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد
من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا
لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا
کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت
مولنا فانصرنا علی القوم الکافرین ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی
ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی الیل النہار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم
مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والا تبارک اللہ رب العالمین ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انہ
لا یحب المعتدین ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا وادعوہ خوفا وطمعا ان رحمت
اللہ قریب من المحسنین قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما تدعو فلہ الاسماء الحسنی
ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا وقل الحمد للہ
الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی
من الذل وکبرہ تکبیرا والصافات صفا فالزاجرات زجرا فالتالیات
ذکرا ان الہکم لواحد رب السموات والارض وما بینہما ورب المشارق انا زینا السماء

الدنیا بزینة الکواکب وحفظاً من کل شیطان مارد لا یسمعون الی الملأ الاعلی
ویقذفون من کل جانب دحوراً ولهم عذاب واصب الا من خطف الخطفة
فاتبعه شهاب ثاقب فاستفتهم اهم اشد خلقاً ام من خلقنا انا خلقناهم من طین
لازب یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض
فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان فبای الاء ربکما تکذبان یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس
فلا تنتصران لو انزلنا هذا القران علی جبل لرایته خاشعاً متصدعاً من خشیة الله وتلک الامثال
نضربها للناس لعلهم یتفکرون هو الله الذی لا اله الا هو عالم الغیب والشهادة هو الرحمن الرحیم
هو الله الذی لا اله الا هو الملک القدوس السلام المومن المهیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان
الله عما یشرکون هو الله الخالق الباری المصور له الاسماء الحسنی یسبح له ما فی السموات
والارض وهو العزیز الحکیم قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرانا
عجبا یهدی الی الرشد فامنا به ولن نشرک بربنا احدا وانه تعالی جد ربنا ما اتخذ صاحبة
ولا ولدا وانه کان یقول سفیهنا علی الله شططا وسمعته یقول اذا ظهر مرض الحصبة
تخذ خیطا ازرق واقرأ سورة الرحمن وکلما مررت علی قوله تعالی فبای الاء ربکما
تکذبان فاعقد عقدة وانفث فیها وعلق الخیط فی عنق الصبی یعافیه الله تعالی من ذلک المرض
اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتی تھے جب کسی بچے کو بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لی اور
اوس پر سورہ رحمن پڑھ اور جس بار کہ تو فبای الاء ربکما تکذبان پر پہنچے تو ایک گرہ دے اور
اوس پر پھونک ڈال اور تاگی کو لڑکے کی گردن میں باندھ دے حق تعالی اوسکو اس بیماری سے
آرام دیگا وسمعته یقول اسماء اصحاب الکهف امان من الغرق والحرق والنهب
والسرق الهی بحرمة یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذرفطیونس کشطنطیونس تبیونس
یوانس بوس وکلبهم قطمیر وعلی الله قصد السبیل ومنها
جائر اور سنا میں نے حضرت والد سے فرماتی تھے کہ اصحاب کہف کی نام امان ہیں
ڈوبنی اور جلنی اور غارتگری اور چوری سی الہی آخر تک دعا کری وسمعته یقول

برای حفظ حمل

اسماء اصحاب کہف برای امان از غرق و حرق و غارتگری

إذا اعترضت لك حاجة فاقرأ يا بديع العجائب بالخير يا بديع
ألف ومائتي مرة اثنا عشر يوما فان الله يقضي حاجتك وهذه عزائم اجازني سيدي الوالد
بها في جملة ما اجاز اور سنا مینی حضرت والد سی فرماتی تهی که جب تجهکو کوئی حاجت
پیش آوی تو یا بدیع العجایب بالخیر یا بدیع کو باره سو بار پڑهه باره دن تک که حق تعالی
تیری حاجت بر لاویگا اور یهه اعمال مذکوره کی اول فصل سی یهان تک مجهکو میری
والد مرشد نی اجازت دی هی منجمله اور اجازتونکی منجمله مجهکو اجازت فرمائی هی لقضاء الحاجات المهمة

برای قضای حاجات

يركع اربع ركعات يقرأ في الاولى بعد الفاتحة لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين
فاستجبنا له ونجيناه من الغم وكذلك ننجي المؤمنين مائة مرة وفي الثانية رب اني
مسني الضر وانت ارحم الراحمين مائة مرة وفي الثالثة وافوض امري الى الله ان الله
بصير بالعباد مائة مرة وفي الرابعة قالوا حسبنا الله ونعم الوكيل مائة مرة ثم يسلم ويقول اني مغلوب فانتصر
مائة مرة یعنی حاجات مشکله کی بر آنی کی واسطی چار رکعتین پڑهی پهلی رکعت مین سوره فاتحه کی بعد
لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجبنا له ونجیناه من الغم وکذلک
ننجی المومنین کو سو بار پڑهی اور دوسری رکعت مین بعد فاتحه رب انی مسنی الضر وانت
ارحم الراحمین سو بار پڑهی اور تیسری رکعت مین بعد فاتحه وافوض امری الی الله ان
الله بصیر بالعباد سو بار پڑهی اور چوتهی رکعت مین بعد فاتحه قالوا حسبنا الله ونعم الوکیل
سو بار پڑهی پهر سلام کر کی کهی رب انی مغلوب فانتصر سو بار **ف** مولانا نی فرمایا که
امام جعفر صادق علیه السلام نی ارشاد کیا که یهه چارون آیتین اسم اعظم هین که
که جنکی وسیلی سی جو سوال کری پاوی اور جو دعا کری قبول هو اور مجهکو تعجب آتا هے
اوس شخص سی که بواسطه انکی دعا کری اور قبول نهو **فائده جلیله** حضرت شاه ولی الله
قدس سره نی چار باب مین فرمایا که جو عمل که حصول هر مطلب مین جلالی هو یا جمالی در حکم
کبریت احمر کی هی اور اوسکو اسم اعظم شمار کیا هی وه یهه آیت هی لا اله الا انت سبحانک
انی کنت من الظالمین سول علیه السلام نی فرمایا که یهه دعا ذوالنون علیه السلام کی هی

کہ مچھلی کی پیٹ مین فرمائی جو مسلمان جس مطلب کی واسطی اس آیت سی دعا کریگا
قبول ہوگی اور حق یہہ ہی کہ یہہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور بکمال سریع الاثر ہی جس امر
چاہی اس آیت سی دعا کری اور مشایخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور
اتفاق رکھتی ہین اور طریقہ دعا کا اونہون نی باقسام متعددہ ذکر کیا ہی آسان تر دو طریقے
مین ایک یہہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار بارہ پڑہی اور اگر
نہو سکی تو بارہ سو بار پڑہی اول اور آخر چند بار درود پڑہ کی اور دوسرا طریقہ یہہ ہی کہ ایک
لاکھہ پچیس ہزار بار پڑہی خلاصہ یہہ ہی کہ اسکی قوت تاثیر مین کچھہ شک نہین سوا اسطے
کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی صحت قرآن مجید سی ہی ہوا ور صحیح حدیث سے بہی اور مشایخ
کی اقوال سے بہی قرآن مین اسکی شان مین وارد ہی فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین
وَمَن خبطہ الشیطان یقرء فی اذنہ الیسری سبع مرات ولقد فتنا سلیمان
علی کرسیہ جسدا ثم اناب اور جسکو شیطان باولا کر ڈالی یعنی جس پر آسیب کا خلل ہو
تو اوسکی بائین کان مین یہہ آیت سات بار پڑہی ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب
ویقرء ایضا یؤذن فی اذنہ سبع مرات ویقرء الفاتحۃ والمعوذات وآیۃ الکرسی والطارق
واٰخر سورۃ الحشر وسورۃ الصافات کلہا فان الشیطان یحرق
اور دفع آسیب کا یہہ بہی عمل ہی کہ اوسکی کان مین سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورۃ طارق یعنی والسماء
والطارق اور سورۃ حشر کی آیتین یعنی ہو اللہ الذی سی آخر تک اور سورۃ صافات بالکل
پڑہی آسیب جل جاویگا و ایضا یقرء فی اذنہ افحسبتم الی اٰخر سورۃ المؤمنین
اور آسیب زدہ کی واسطی یہہ بہی عمل ہی کہ اوسکی کان مین سورۂ مومنین کی یہہ آیتین پڑہی
افحسبتم انما خلقنٰکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون فتعالی اللہ الملک الحق
لا الٰہ الا ہو رب العرش الکریم ومن یدع مع اللہ الٰہا اٰخر لا برہان لہ بہ فانما
حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون وقل رب اغفر وارحم وانت

خیر الراحمین

وَ اَیْضًا یَقْرَءُ عَلٰی مَاءٍ طَاهِرٍ اَلْفَاتِحَةَ وَ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ وَ خَمْسَ اٰیٰتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْجِنِّ وَ یَرُشُّ بِهٖ وَجْهَهٗ فَاِنَّهٗ یُفِیْقُ وَ اِذَا اَحَسَّ بِالْجِنِّیِّ فِیْ مَکَانٍ فَرَشَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فِیْ نَوَاحِی الْمَکَانِ فَاِنَّهٗ لَا یَعُوْدُ اِلَیْهِ

اور دفع آسیب کا یہہ بہی عمل ہی کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور اٰیۃ الکرسی اور پانچ اٰیتین اول سورہ جن کی پڑہی اور اوس پانیکا اوسکی منہہ پر چہینٹا مارے کہ ہوش آجاویگا اور جب کسی مکانمین جن معلوم ہو سو اوسی پانی سی اوس مکان کی نواحی مین چہینٹی مارے تو وہان پہرنہ آویگا سترجم کہتا ہی سورہ جن کی آیات مذکورہ یہہ ہین قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا یہدی الی الرشد فامنا بہ ولن نشرک بربنا احدوانہ تعالے جد ربنا ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا وانہ کان یقول سفیہنا علی اللہ شططا وانا ظننا ان لن تقول الانس والجن علی اللہ کذبا

وَ لِاِلْمَامِ الشَّیْطَانِ بِالْبَیْتِ وَ رَمْیِهِمْ بِالْحِجَارَةِ یَقْرَءُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ اِنَّهُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا اِلٰی رُوَیْدًا عَلٰی اَرْبَعَةِ مَسَامِیْرَ عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَ عِشْرِیْنَ مَرَّةً ثُمَّ یَدْفِنُهَا فِیْ اَرْبَعَةِ اَطْرَافِ ذٰلِكَ الْبَیْتِ

اور واسطی قریب ہونی شیطان کی گہر سی اور اونکی پتہر پہینکنی کی لئی یہہ آیت پڑہی انہم یکیدون کیدا وا کید کیدا فمہل الکافرین امہلہم رویدا چار لوہی کی کیلون پر ہر کیل پر پچیس بار پہر اونکو گہر کی چار طرف گاڑے وَ اَیْضًا یَکْتُبُ اَسْمَاءَ اَصْحَابِ الْکَهْفِ فِیْ جُدْرَانِ الْبَیْتِ اور یہہ بہی دفع جنکا عمل ہے کہ اصحاب کہف کی نام گہر کی دیوارون مین لکہی

وللعقیمۃ یکتب هٰذِهِ الْاٰیَةَ فِیْ رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَ مَاءِ الْوَرْدِ ثُمَّ یُعَلِّقُ فِیْ عُنُقِهَا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اِلٰی جَمِیْعًا وَ اَیْضًا یَقْرَءُ عَلٰی اَرْبَعِیْنَ قَرَنْفُلًا عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ ظُلُمَاتٍ اِلٰی نُوْرٍ تَاْکُلُ کُلَّ یَوْمٍ وَاحِدًا وَ اِبْتِدَاءٌ مِنْ وَقْتِ فَرَاغِهَا مِنْ غُسْلِ الْمَحِیْضِ وَ یُوَاقِعُهَا زَوْجُهَا فِیْ تِلْكَ الْاَیَّامِ

اور عقیمہ یعنی بانجہہ عورت کی واسطے ہرن کے جہلی پر زعفران اور گلاب سے یہہ آیت لکہی ولو ان قرانا سیرت بہ

الجبال او قطعت بها الارض او کلم بها الموتی بل لله الامر جمیعا پہر اس تعویذ کو اوسکی گردن
مین باندہی اور یہہ بہی عقیمہ کی واسطی ہی کہ چالیس لونگون پر سات سات بار اس آیت
کو پڑہی او کظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضہا فوق
بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراہا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور اور ایک لونگ کو ہر رات
کہاوی اور شروع کری حیض کی غسل کی فراغت ہونی سی اور انہین دنون مین اوسکا
زوج اوس سے قربت کری **ف** مولانا نی فرمایا اور شرط اس عمل کے یہہ ہی کہ لونگ
رات کو کہاوی اور اوسپر پانی نہ پیی وَاللّٰتِیْ تُمَلِّصُ جَنِیْنَہَا تَاْخُذُ خَیْطًا مُعَصْفَرًا عَلٰی
مِقْدَارِ طُوْلِہَا وَ یَعْقِدُ عَلَیْہِ تِسْعَ عُقَدٍ یَنْفُثُ فِیْ کُلٍّ مِنْہَا وَاصْبِرْ وَمَا
صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِلٰی مُحْسِنُوْنَ وَقُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ اِلٰی اٰخِرِہَا
اور جو عورت بچہ اسقاط کردیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اوسکی قد کی برابر لی اور
اوسپر نو گرہین لگاوی اور ہر گرہ پر واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیہم ولا تک
فی ضیق مما یمکرون ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون اور قل یا ایہا الکا
پڑہی اور پہونکی وَاللّٰتِیْ ضَرَبَہَا الْمَخَاضُ تَکْتُبُ فِیْ رُقْعَۃٍ وَاَلْقَتْ مَا فِیْہَا وَتَخَلَّتْ
وَاَذِنَتْ لِرَبِّہَا وَحُقَّتْ اِہْیًا اَشَرَاہِیًا وَیَلُفُّ الرُّقْعَۃَ فِیْ ثَوْبٍ طَاہِرٍ وَ
یُعَلِّقُہَا فِیْ فَخِذِہَا الْیُسْرٰی فَاِنَّہَا تَلِدُ سَرِیْعًا قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ
کِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ ہٰذِہِ الْکَلِمَۃَ دُعَا
مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ مَعْنَاہُ یَا حَیُّ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَیَا حَیُّ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ
اور جس عورت کو دردزہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونی کا درد تکلیف دیتی ہو پرچہ کاغذ مین
یہہ آیت لکہی والقت ما فیہا وتخلت واذنت لربہا وحقت اہیا اشراہیا او اس پرچہ کو
پاک کپڑی مین لپیٹی اور اوسکی بائین ران مین باندہی تو وہ جلد جنی گی مین کہتا ہون مجکو یاد
ہی جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنثور سی بروایت اعمش کہ یہہ کلمہ یعنی
اہیا اشراہیا جناب موسی علیہ السلام کی دعا ہی معنی اوسکی یہہ کہ اے زندہ قبل ہر چیز

بڑی ابہا اخیر

کی اور اسی زندہ بعد ہر حیز ف مترجم کہتا ہی انہا مکسر ہمزہ اشراہیا بفتح ہمزہ وشین
لفظ یونانی ہے یعنی جس ازلی کو کاہی زوال نہین اور اشراہیا کہنا بدون ہمزہ
کی خطا ہی بزعم علما ی یہود کذا فی القاموس مولانا نی فرمایا کہ اگر اول سورت سے
حصت تک شیرنی پر پڑہی اور حاملہ کو کہلا دی تو بہی جلد جنی والتی لا تلد الا انثی
یکتب قبل ان یمضی علی الحمل ثلثۃ اشہر علی رق الغزال بالزعفران وماء
الورد وھذہ الایۃ اللّٰہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزداد
وکل شیء عندہ بمقدار عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال وھذہ الایۃ یا
زکریا انا نبشرک الیٰ سمیا ثم یکتب بحق مریم وعیسےٰ ابنا صالحا طویل العمر
بحق محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم و الہ اور جو عورت سوا لڑکی کی لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینی گذرنے سے
پہلی ہرن کی جہلی پر زعفران اور گلاب سی اس آیت کو لکہی اللہ یعلم ما تحمل کل انثی
وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شی عندہ بمقدار عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال اور
اس آیت کو لکہی یا زکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحیی لم نجعل لہ من قبل سمیا پہر یہہ لکھے
بحق مریم وعیسی ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد و آلہ یعنی پہر اس تعویذ کو حاملہ باندہی رہے
واخبرنی من اثق بہ للمقلات لا یعیش لھا ولد یاخذ تاخواہ والفلفل الاسود
ویقرء علیہا عند ظہیرۃ یوم الاثنین اربعین مرۃ سورۃ الشمس یبدأ کل
مرۃ بالصلوۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ویختم بہا تاکلہا المرأۃ کل
یوم من حملہا الی فطامہا اور اوس شخص نی جسپر مجکو اعتماد ہی خبر دے کہ جس عورت
کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجواین اور کالی مرچ لی دونون چیزون پر دوشنبہ کی دن
دوپہر کو چالیس بار سورہ والشمس پڑہی ہر بار درود پڑہ کر شروع کری اور اوسی
ختم کری اوسکو ہر روز عورت کہایا کری حمل کی دن سے لڑکی کی دودہ چہڑانی تک اور اخبرنی
ایضا للتی لا تلد الا انثی ان یخط خطا مستدیرا علی بطنہا سبعین
مرۃ ثم کل مرۃ یقول معمر ادارۃ الاصبع متیا اور یہہ بہی اوسی شخص معتمد نی مجکو خبر دی کہ جو عورت

لڑکی لڑکا نہ جنتی ہو تو اوسکی پیٹ پر گول لکیر کھینچی ستر بار ہر بار انگلی کی پہیرنی کی ساتھ یا متین کہی ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَی الْکَلَامِ الْاَوَّلِ فَنَقُوْلُ مِنْ تِلْكَ الْعَزَائِمِ لِلصَّبِیِّ الَّذِیْ اَصَابَهٗ عَیْنُ عَائِنَةٍ یَخُطُّ خَطًّا مُسْتَدِیْرًا بِالسِّکِّیْنِ وَهُوَ یَقْرَءُ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ وَهٰذِهِ الْاٰیٰتِ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَیْنٍ لَامَّةٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثُمَّ یَرْکُزُ السِّکِّیْنَ فِیْ وَسْطِ الدَّائِرَةِ وَیَقُوْلُ دَکَنْتُهَا فِیْ قَلْبِ الْعَائِنَةِ ثُمَّ یَسْتُرُهَا تَحْتَ صَحْفَةٍ اَوْ قَعْبٍ

پہر ہم رجوع کرتی ہین پہلی کلام کی طرف تو کہتی ہین اونہین عزیمتون سی یعنی جنکی والد ماجد سی اجازت ہی یہہ عمل ہے اوس لڑکی کیواسطی جسکو نظر لگانی والی عورت کے نظر لگ گئی اوس عورت کو ڈاین اور نہیا ہی کہتی ہین ایک گول لکیر چہری سی کہینچی آیت الکرسی اور ان آیتون کو پڑہتی ہوئی وقل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا ویحق اللہ الحق بکلماتہ ولو کرہ المجرمون ویرید اللہ ان یحق الحق بکلماتہ ویقطع دابر الکافرین لیحق الحق ویبطل الباطل ولو کرہ المجرمون ویمحو اللہ الباطل ویحق الحق بکلماتہ انہ علیم بذات الصدور پہر یہہ دعا پڑہی اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان وہامۃ وعین لامۃ یا حفیظ یا رقیب یا وکیل یا کفیل فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم پہر چہری کو کنڈل کی اندر گاڑی اور کہی کہ مینی چہری گاڑ دیہی نظر لگانی والی کی دل مین پہر اوسکو ڈہک دی کابی کی نیچی یا قعب کی نیچی یعنی طباق کی نیچی وَاَیْضًا مِنْ قَالَ لِلْعَائِنِ اَوِ السَّاحِرِ یَا فُلَانُ وَدَعَاهُ بِاِسْمِهٖ وَقْتَ اِصَابَتِهٖ اَیْ وَقْتَ حِکَایَتِهٖ عَنْ نَفْسِهٖ بَطَلَ عَمَلُهٗ اور یہہ بہی ہے کہ جو نظر لگانی والی یا جادوگر کو کہی یا فلانی اور

ایضاً

اوسکا نام لیکر پکاری نظر لگانی کی وقت یا اوس وقت جب خود اوسکا ذکر کری تو اوسکا اثر
باطل ہوجاویگا وَاَیضًا اِذَا تحقّقَ العینُ وَالعائنُ اُمِرَ اَنْ یَغسِلَ وَجْہَہٗ وَذِرَاعَیْہِ وَرِجْلَیْہِ
وَدَاخِلَۃَ اِزَارِہٖ فِیْ اِنَاءٍ وَیُصَبُّ ذٰلِکَ الْمَاءُ عَلَی الْمَعِیْنِ بِہٖ مِنْ سَاعَۃٍ قُلْتُ اَخْرَجَ مَالِکٌ
فِی الْمُؤَطَّا اَمَرَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِعَائِنٍ حِیْنَ بَاشَرَ ھٰذِہٖ
الْکَیْفِیَّۃَ اور یہہ بھی ہی کہ جب نظر لگانا اور نظر کا لگانی والا ثابت ہوجاوی تو اوسکے
منہہ اور دونون ہاتہہ اور دونو پانون اور اوسکی شرمگاہ کی دہونی کو کہی ایک برتن مین
اوس پانی کو اوسپر چہڑکی جسکو نظر لگے تو اوسی دم اچہا ہوجاوی مین کہتا ہون امام مالک نے
موطا مین روایت کی کہ رسول علیہ الصلواۃ والسلام نی نظر لگانی والی کو اسطرح کی مانند کا
حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ دہونی کا **ف** مولانا نی فرمایا کہ صحیح مسلم مین مروی ہی کہ رسول
علیہ الصلوۃ والسلام نی فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹہیک ہی اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی
تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تمسی دہلاوی تو دہو دو یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی
تمسے درخواست کری کہ منہہ وغیرہ دہو دیجئی تو دہو دینا چاہئی کہ شاید تمہارے ہی نظر
لگ گئی ہو اسکا برا ماننا عبث ہی اور روایت ہی کہ عثمان رض نی ایک خوبصورت لڑکا دیکہا
تو فرمایا اسکی ٹہڈی مین کالا ٹیکا لگا دو تا کہ اوسکو نظر نہ لگی مترجم کہتا ہی کہ یہہ جو لڑکی کی کالا
ٹیکا لگا دیتی ہین معلوم ہوا کہ بی اصل بات نہین ہی واللہ اعلم وَاَیْضًا اُذْرُعْ مِنْ خَیْطٍ
طَاہِرٍ ثَلٰثَۃَ اَذْرُعٍ وَاُتْرُکْہُ عِنْدَ مَنْ یَحْفَظُہٗ ثُمَّ اَقْرَأْ ھٰذِہِ الْعَزِیْمَۃَ
عَلَی الْمَعِیْنِ ثُمَّ اُذْرُعْ ثَانِیًا فَاِنْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَھُوَ مَعِیْنٌ فَکَرِّرِ الْعَمَلَ ثَلٰثًا
یَذْھَبُ اَثَرُ الْعَیْنِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَتَقْرَءُ الْفَاتِحَۃَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ عَزَمْتُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃٍ اَوْ
فُلَانَۃَ بِنْتِ فُلَانَۃٍ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَبِنُوْرِ عَظَمَۃِ وَجْہِ اللّٰہِ بِمَا جَرٰی بِہِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ
اللّٰہِ اِلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا
الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃٍ بِحَقِّ اٰشْرَاھِیًا بَرَاھِیًا اَدُوْنَیًا اَثْبَاتُ اِلٰ شَدَّای

ف: بعض لوگ جو بچوں کے ٹیکا لگاتے ہیں دفع نظر کے واسطے یہ بھی بدعت ہی

عَزَمْتُ عَلَیْكَ اَیَّتُهَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ شَهْتٍ بَهْتٍ اِنْهَتْ یَا قَطَّاعَ النَّجَا مَا الَّذِیْ لَا یَقْوٰی عَلَیْهِ اَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ كَمَا اَخْرَجَ یُوْسُفَ مِنَ الْمَضِیْقِ وَجَعَلَ لِیْ سَبِیْلَ الْبَحْرِ طَرِیْقًا اِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْءٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاللّٰهُ تَعَالٰی بَرِیْءٌ مِنْكَ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِاَلْفِ اَلْفِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِیْنَ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

ایضاً چشم زخم

اور یہہ بہی چشم زخم کا عمل ہی کہ ایک پاک تاگا تین ہاتہہ ناپ اور اوسکی پاس کہہ جو نظر زدہ کو کہتا ہی پہر یہہ عزمیت یعنی عزمت علیك سی آخر تک پڑہ جسپر نظر لگی ہہی پہر اوس تاگی کو دوسری بار ناپ سو اگر تین ہاتہہ سی بڑہ جاہی یا کم ہو جاہی تو معلوم کر کہ اوسکو نظر لگی ہی تو اس عمل کو تین بار مکرر کر نظر کا اثر دور ہو گا طریقہ عزمیت کا یہہ ہی کہ بسم اللہ ولا قوۃ الا باللہ کو تین بار پڑہی اور سورہ فاتحہ کو تین بار پڑہ کر عزمیت مذکورہ شروع کری اور بجاہی فلان بن فلانہ کی اوسکا اور اوسکی ماکا نام لی وَلِلْمَسْتَحُوْدِ وَالْمَرِیْضِ الَّذِیْ اَعْیَا الْاَطِبَّاءَ مَرَضُهٗ یَكْتُبُ فِیْ اِنَاءٍ صِیْنِیٍّ اَبْیَضَ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ یَا حَیُّ ثُمَّ یُمْحٰی بِالْمَاءِ وَیَشْرَبُ اِلٰی اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا قُلْتُ وَرَاَیْتُ سَیِّدِیْ اَبَا الْعَزِیْزِ عَلَیْهِ الْفَاتِحَةُ اور جسپر جادو کا اثر ہوا اور اوس بیمار کی واسطی جسکی بیماری نی طبیبون کو عاجز کر دیا ہو چینی کی سفید برتن مین یہہ اسم لکہی یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقایہ یا حی پہر اسکو پانی سی دہو کر چالیس

دن ہی مین کہتا ہون مینی حضرت والدکو دیکہا کہ اس اسم پر سورۂ فاتحہ زیادہ کرتی

تہے ومن ضاع لہ شئ فقال یا حفیظ مائۃ مرۃ وتسع عشرۃ مرۃ من

غیر زیادۃ ونقصان ثم قرأ یا بنی انہا ان تک مثقال حبۃ من خردل الی

یأت بہا اللہ مائۃ مرۃ وتسع عشرۃ مرۃ ردّ اللہ علیہ ضالتہ اور جسکی کوئی چیز کہو جاوی تو کہی یا حفیظ ایک سو

انیس بار بدون زیادتی اور کمی کی پہر یہہ آیت یا بنی انہا ان تک مثقال حبۃ من

خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض یأت بہا اللہ ایک سو انیس بار پڑہے

تو حق تعالی اوسکی گم ہوئی چیز کو اوسکی پاس پہیر لاویگا والمعرفۃ السارق یتقابل اثنان و

یمسکان الابریق بینہما ویجعلانہ بین اصبعیہما السبابتین ویکتب اسم

المتہم فی الابریق ویقرء سورۃ یٓس الی من المکرمین فان کان ہو

الذی سرق دار الابریق فان لم یدر فلیمح اسمہ ولیکتب

اسم غیرہ وہکذا حتی یدور قلت ویجب علی من اطلع علی

السارق بامثال ہذہ ان لا یجزم بسرقتہ ولا یشیع فاحشتہ بل یتبع القرائن

فانما ہی طریق لاتباع القرائن قال اللہ تعالی ولا تقف ما لیس لک بہ علم اور چور کی پہچاننی کی واسطی دو شخص امنی

سامنی بیٹہین اور بدہنی کو اپنی درمیان مین تہامہی رہین اور اوسکو کلمہ کی دونو انگلیون

سی اوٹہالی رہین اور جسپر چوری کی تہمت ہو اوسکا نام بدہنی مین لکہی اور سورہ

یٓس کو من المکرمین تک پڑہی سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدہنی گہوم جاویگی سو اگر نہ گہومی

اوسکا نام مٹا کر دوسری شخص کا نام لکہی اور وہین تک پڑہی اور اسیطرح ہر شخص متہم کا

نام لکہتا جاوی یہان تک کہ گہومی مین کہتا ہون کہ جو شخص یہہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل

کرکی چور پر مطلع ہو تو اوسپر واجب ہے کہ اوسکی چورانی پر یقین نکری اور اوسکو بدنام نکری

بلکہ قرائن کی پیروی کری کہ یہہ عمل بہی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہی حق تعالی نے

سورہ بنی اسرائیل مین فرمایا اور نہ پیچہی پڑ اوس چیز کی جسکا تجکو یقین نہین مقرر کان اور

انکہہ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا واذا ابق لک ابق فاکتب فی قرطاس

وَاجْعَلْهُ فِيْ غِطَاءٍ وَاتْرُكْهُ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَضَعْهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ وَهِيَ الْفَاتِحَةُ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ

ثُمَّ اُكْتُبْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْ تَجْعَلَ

اَللّٰهُمَّ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِمَا عَلٰى عَبْدِكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَضْيَقَ مِنْ خَلْقِهٖ

حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ثُمَّ اُكْتُبْ اَوْ كَظُلُمَاتٍ

فِيْ بَحْرٍ اِلٰى فَمَا لَهٗ مِنْ نُوْرٍ وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا

مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَحْفُوْظٍ

ثُمَّ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَ

صَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اگر تیرا غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ

میں لکھ اور اسکو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھری دو پتھروں کی بیچ میں رکھ دے

یعنی سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللھم سے یا ارحم الرحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ

او کظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضھا فوق بعض

اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون

وضرب لنا مثلا ونسی خلقہ واللہ من ورائھم محیط بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ پھر دعا یہ

اللھم انی اسالک سے آخر تک وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ يُنْجِحَ اللّٰهُ حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ سُوْرَةَ

الْفَاتِحَةِ بِاَنْ تُوْصِلَ مِيْمَ الْبَسْمَلَةِ بِلَامِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَبْدَءُ مِنْ يَوْمِ الْاَحَدِ بَيْنَ سُنَّةِ

الْفَجْرِ وَفَرْضِهٖ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَالْيَوْمَ الثَّانِيْ سِتِّيْنَ وَهٰكَذَا تَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ عَشَرَةً

حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمُ السَّبْتِ عَشَرَةً اور جب تو ارادہ کرے کہ حق تعالی تیری مراد بر لاوے تو سورۂ

فاتحہ کو پڑھ اسطرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی میم کو الحمد للہ کی لام سے ملا دے یکشنبہ کی

دن سے فجر کی سنت اور فرض کی درمیان شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اوسی

وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسطرح ہر روز دس دس کم کرتا جاوے یہانتک

کہ ہفتہ کی دن دس بار پڑھے وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَرٰى فِيْ مَنَامِكَ مَا فِيْهِ مَخْرَجٌ

مِمَّا اَنْتَ فِيْهِ مِنَ الضِّيْقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثِيَابًا طَاهِرَةً وَنَمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

برای گریختہ ۱۲

برای برآمدن حاجت ۱۲

علی عینک و اقرأ والشمس سبع مرات واللیل سبع مرات و قل هو الله احد
سبع مرات وفی روایة بدل قل هو الله سورة التین سبع مرات
ثم قل اللهم ارنی فی منامی کذا وکذا واجعل لی من امری فرجا ومخرجا و
ارنی فی منامی ما استدل به علی اجابة دعوتی فان رأیت ما یسرک والا
فافعل مثل ذلک فی اللیلة الثانیة فان رأیت والا فی الثالثة
الی السابعة لا تعدوها الا من انشاء الله تعالی جرب بها
جماعة من اصحابنا اور جب تو چاہی کہ اپنی خواب وہ حال دیکھی جسمین تیری
نکاسی ہی اوس تنگی سی جسمین تو مبتلا ہی تو وضو کر اور پاک کپڑی پہن اور قبلہ کیطرف داہنی
کروٹ پر لیٹ اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور قل ہو الله کو
سات بار پڑھ اور دوسری روایت مین قل ہو الله کی عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا
آیا ہی پھر یون کہی خداوندا مجکو میری خواب مین ایسا اور ایسا دکھلا دی اور میری اس
حال مین کشادگی اور نکاسی کر دی اور میری خواب مین وہ چیز دکھا دی جس سی مین
اپنی دعا قبول ہو جانی کو دریافت کر جاؤن تو اگر تو اوسی رات وہ چیز خواب دیکھی جسکو
تو چاہتا ہی تو خوب ہوا اور نہین تو اسیطرح دوسری رات کر سو اگر مطلب حاصل ہو فہو المراد
اور نہین تیسری رات بہی اسیطرح کر ساتوین رات تک ان شاء الله تعالی ساتوین کی آگی نہ
بڑھیگا کہ حال کہل جاویگا اس عمل کا ہماری صحبت اون نی تجربہ کیا ہی رقیة
المحموم ان یکتب و یعلق علی عضده بتربیع سوبعا باذن الله تعالی
بسم الله الرحمن الرحیم براءة من الله العزیز الحکیم الی ام ملدم التی تاکل
اللحم وتشرب الدم وتهشم العظم اما بعد یا ام ملدم ان کنت مومنة
فبحق محمد صلی الله علیه وسلم وان کنت یهودیة فبحق موسی الکلیم علیه السلام
وان کنت نصرانیة فبحق المسیح عیسی بن مریم علیه السلام ان لا تاکلی لفلان
[illegible] له دما ولا تهشمی له عظما وتحولی عنه الی من اتخذ مع الله

اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَاِلَّا فَاَنْتَ بَرِيْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِئٌ
مِنْكَ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ جسکو تپ آتی ہوا وسکا افسون یہہ ہی کہ ایک کاغذ
مین لکہی اور اوسکی بازو پر باندہی جلد اچہا ہو جاویگا اللہ تعالی کی حکم سی بسم اللہ سی آخر
تک لکہی **ف** ام ملدم عرب کی زبان مین تپ کی کنیت ہی اور بجای فلان بن فلانہ
کی مریض کا اور اوسکی ماں کا نام لکہی وَاَيْضًا يَقْرَأُ كُلَّ يَوْمٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ سُوْرَةَ
الْمُجَادَلَةِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور یہہ بہی عمل ہی دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی نماز
کی بعد سورہ مجادلہ تین بار پڑہی تپ والی پر وَلِمَنْ بِهِ الْخَنَازِيْرُ يَعْقِدُ عَلٰى سَيْرٍ مِّنَ
الْاَدِيْمِ عَلٰى مِقْدَارِ طُوْلِ الْمَرِيْضِ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ عُقْدَةً يَنْفُثُ فِيْ كُلِّ عُقْدَةٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَبُرْهَانِ
اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ وَحِرْزِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَاءِ اللّٰهِ
وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ وَكَمَالِ اللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ اور جسکی گرون مین کنٹہ مالا ہو تو چمڑی کی تسمی پر جو
مریض کے قد کی برابر ہو اکتالیس گرہ وسی اور ہر گرہ پر یہہ دعا پہونکی یعنی بسم اللہ سی آخر
تک وَلِمَنْ ظَهَرَتْ عَلٰى بَدَنِهِ الْحُمْرَةُ يَرْقِيْهِ بِهٰذَا الدُّعَاءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّيَتْرُكُ
بِالسِّكِّيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
الْحَلِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ
اَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكَ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ اَيَّتُهَا الرِّيْحُ اَجِيْبِيْ
دَاعِيَ اللّٰهِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَمَا لَهٗ مِنْ مَّلْجَاٍ وَّمَا لَهٗ مِنْ ظَهِيْرٍ
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُ يَكْفِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ
دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تَعْتَرِيْكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

افسون ام ملدم

افسون خنازیر

افسون حمرہ

اور جسکی بدن پر سرخ باده ہو وہ افسون کری اس دعا سی سات بار اور اشارہ کرتا جاوی
پر منی کی وقت پہیر سی وہ دعا بسم اللہ سی آخر تک ہی ولمن یشکو بصرۃ یقرء ہذہ
الآیۃ فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید بعد کل صلوۃ مکتوبۃ
اور جو ضعف بصارت سی نالان ہو وہ یہہ آیت پڑہا کری بعد نماز فرض کی یعنی فکشفنا
عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید ولمن ابتلی بالصرع یاخذ لوحا من النحاس
فینقش علیہ اول ساعۃ من یوم الاحد فی طرف منہ یا قہار انت الذی لا
یطاق انتقامہ یا قہار وفی الطرف الآخر یا مذل کل جبار عنید بقہر عزیز
سلطانہ یا مذل واللہ الموفق والمعین اور جو مرگی مین مبتلا ہو تو تانبی کا ایک پتر لی سو اوسپر
یکشنبہ کی پہلی ساعت مین اوس پتر کی ایک کنارے پر یہہ نقش کری یا قہار انت الذی
لا یطاق انتقامہ اور دوسرے کنارے پر یہہ نقش کری یا مذل کل جبار عنید بقہر عز سلطانہ یا مذل
اور اللہ توفیق دینی والا ہی اور مددگار یعنی اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر منحصر ہے
فصل مصنف قدس سرہ نی عالم ربانی یعنی عالم حقانی کی جو علم ظاہر اور علم باطن دونو
سی کامل ہی اوسکی آداب اس فصل مین ارشاد کیی قال اللہ تعالی فلو لا نفر من کل
فرقۃ طائفۃ منہم لیتفقہوا فی الدین ولینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم
لعلہم یحذرون حق تعالی نی فرمایا سو کیون نہین نکلتی ہر قوم سی چند لوگ تا وہ دین
کا فہم حاصل کرین اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سی ڈرا دین جب اونکی طرف پلٹ جاوین شاید
وہ پرہیز کرین نافرمانی سی ف مولانا نی فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہی کہ اپنی غایت
سعی اور عمدہ غرض تفقہ ہے ارشاد قوم اور انذار او نکا ٹہراوین اور انذار یعنی ڈرانی کو
اسواسطی خاص کر ذکر فرمایا نہ تبشیر یعنی مژدہ رسانی کو کہ انذار اہم ہی ارشاد مین اور اس آیت
مین دلیل ہی اس پر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہی یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور ہر گانو
مین چند لوگون پر علم دین سیکہنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگون کو سکہانا ضرور
ہے اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکہین گی تو سب گنہگار ہون گی اور علوم سوا

آتبت سی کہ علم دین سیکہنی سی غرض یہہ ہی کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگونکو دین پر
لاوی اور یہہ نہین کہ اپنی علم کی گہمنڈ سی لوگون کو ذلیل جانی اور حق اللہ کو اپنی طرف
جہکاوی دنیا حاصل کرنی کو ترجم لکہتا ہی حکیم سنائی علیہ الرحمۃ نی کیا خوب فرمایا نظم
علم کز تو ترا نہ بستاند + جہل ازان علم بہ بود صد بار + نہ بدان لعنت ست بر ابلیس + کہ
ندانند ہمی نبی بسیار + بل بدان لعنت ست کاندر دین + علم داند بعلم نکند کار +
اَلْعَالِمُ الرَّبَّانِیُّ الَّذِیْ یَکُوْنُ وَارِثَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ هُوَ مَنْ یُّحَافِظُ عَلٰی اُمُوْرٍ
عالم ربانی اور غقیہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہو وہ ہی جو محافظت کری چیدا
پرا زانجملہ مصنف حقانی نی پانچ امر یہان بیان فرمائی مِنْهَا اَنْ یُّدَرِّسَ الْعِلْمَ مِنَ التَّفْسِیْرِ
وَالْحَدِیْثِ وَالْفِقْهِ وَالسُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِالْکَلَامِ
وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ
منجملہ اون امور کی جنکی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہی یہہ ہی کہ پڑہاوی علم کو از قسم تفسیر
اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کی اور اوسکو لازم نہین کہ علم کلام
اور اصول اور منطق سی مشغول رہی حق تعالی نی سورہ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہ ہی جسنی
بن پڑہون مین سول بہیجا اونہین مین سی یعنی وہ بہی اُمی ہی خواندہ نہین تلاوت کرتا نبی
اون پر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکہاتا ہی اونکو کتاب یعنی قرآن مجید اور
حکمت یعنی حدیث ف مصنف قدس سرہ نی آیت قرآنی سی ثابت کیا کہ علم دین منحصر
ہی قرآن اور حدیث مین اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سی مستخرج اور
مستنبط ہین کتاب اور سنت سی کتاب اور سنت بجا کے متن ہین اور علوم ثلثہ مذکورہ بجا کے
شرح کی اور نحو اور صرف اسواسطی علم دین مین شمار ہوئی کہ فہم کتاب اور سنت کا اوس پر
موقوف ہی اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہی اسواسطی کہ کلام کو اصول
بہی بولتی ہین اور اصول سی اصول فقہ یا اصول حدیث مراد نہین اسواسطے کہ جب حدیث

اور فقہ علم دین ہو گی تو اوسکی اصول بھی علوم دینیہ مین داخل ہین مولانا نی حاشیہ مین
فرمایا عقائد اور کلام مین فرق یہہ ہی کہ عقائد علم باللہ اور اوسکی صفات اور افعال سے
عبارت ہے دلائل عقلیہ سی خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ کہین مذکور بھی ہون تو بطریق
تبرع اور عدم لزوم کی اور علم کلام مین تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض
اور ہیولی اور صورت کی مباحث اور نفس وغیرہ کی مباحث داخل ہین اور [illegible]
کلام تو مبنی ہی مقدمات عقلیہ اور دلائل بدیعیہ سی فَمَا يَجِبُ فِي التَّدْرِيسِ مُرَاعَاةُ
الْأَشْيَاءِ شَرْحُ الْغَرِيبِ لُغَةً اور تدریس مین جسکی مراعات واجب ہی چند چیزین ہین
شرح غریب کرنا باعتبار لغت کی یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال جسکی معنی نہ مفہوم
ہوتی ہون تو اوسکو بیان کری بحسب لغت یا اصطلاح کی وَالْعَوِيصِ الْمُغْلَقِ نَحْوًا اور جو
مشکل مغلق ہو بنابر قواعد نحویہ کی اوسکو بیان کری یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب ایسی
شاگردون کی ذہن پر صعب ہو تو اوسکو موافق صرف اور نحو کی حل کر دے وَتَوْجِيهُ الْمَسَائِلِ
بِأَنْ يُصَوِّرَهَا بِالْأَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا اور توجیہ مسائل کی اسطرح پر کرنا کہ اوسکی صورت
باندہ دی جزئی مثالون سی اور اونکا حاصل بیان کری یعنی اگر کتاب مین قواعد کلیہ
مذکور ہون اور طلبہ کی ذہن مین نہ آتی ہون تو صاف صاف عبارت سی اونکی بعضے
جزئی مثالین مذکور کری اور خلاصہ اونکا اسطرح بیان کری مخاطبین کی ذہن مین آ جاوے
وَتَقْرِيبُ الدَّلَائِلِ لِتَحْصِيلِ النَّتِيجَةِ بِلُزُومِ بَعْضِ الْمُقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ وَانْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِي بَعْضٍ
اور تقریب دلائل اسطرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جاوے بسبب لازم ہونی بعضے مقدمات
بعض کو اور داخل ہونی بعض مقدمات کی بعض مین یعنی اگر کتاب مین کسی مسئلہ پر دلیل
قائم ہو تو اوسکی مقدمات بعینہ کو اسطرح روان کری کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہے
تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر حملیات سی قیاس مرکب ہی تو بسبب اندراج
بعض کی بعض مین نتیجہ حاصل ہو جاوے تقریب دلیل عبارت ہے سوق دلیل سے
اسطرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو وَفَوَائِدُ الْقُيُودِ فِي التَّعْرِيفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَّاتِ

۵ اور قوائد قیود کی بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ مین یعنی تعریف اور قاعدہ مین
ہر ہر قید کا فائدہ بیان کری تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی
قید اسواسطی مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت نکل جاوے جو معرف کی افراد مین نہین ہی
مثلاً کلمہ کی تعریف مین لفظ اسواسطی مذکور ہوا کہ دوال اربع سی احتراز ہو جاوے اسواسطے
کہ وہ کلمہ کی افراد مین نہین اور اسیطرح سی قواعد کلیہ مین جیسا نچہ علم اصول مین یون کہنا
کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہین تو مرسل غیر ثقہ کی قید سی مرسل ثقہ خارج ہو گیا
جیسی سعید بن المسیب کے مراسیل امام شافعی کی نزدیک واجب العمل ہین کذا فی التحا
العزیز وَتَوجِیہُ الحَصرِ فِی التَّقسِیمَاتِ ۶ اور تقسیمات مین وجوہ حصر کی بیان کرنا یعنی بحسب
استقرا یا دلیل عقلی بیان کری کہ مطلوب اقسام مذکورہ مین منحصر ہے وَدَفعُ
الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ المُختَلِفَینِ یُرٰی اَنَّهُمَا مُشتَبِهَانِ اَو مُشتَبِهَینِ یُرٰی
اَنَّهُمَا مُختَلِفَانِ مِنَ المَذَاهِبِ وَالتَّوجِیهَاتِ وَالعِبَادَاتِ
۷ اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسی دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ
خیال مین آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہین
یا دو عبارتین اور اسیطرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقت مخالف اور مختلف ہین وہ
ظاہر مین مشتبہ معلوم ہوتی ہون تو دونون مین تقریر واضح فرق بیان کری اسکو تعریف
ملتبسین کہتی ہین اور اگر دو مشتبہ کو مختلف گمان کری تو اوسکی حل اختلاف کو تطبیق مختلفین
بولتی ہین خواہ اختلاف دونون کا بدلالت مطابقی ہو یا ایک مطابقی ہو اور دوسرا
تضمنی یا التزامی وَلُزُومِ مَا یَمتَنِعُ فِی التَّعرِیفَاتِ کَالاِستِدرَاکِ وَذِکرِ الاَخفٰی
وَالبَرَاهِینِ کَجُزئِیَّةِ الکُبرٰی وَسَلبِ الصُّغرٰی ۸ اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسا نچہ
لازم آنا اوسکا جو تعریفات مین ممتنع ہی جیسی استدراک اور خفی تر کا ذکر کرنا وعلی ہذا
القیاس عدم جمع و منع یا لازم آنا اوسکا جو براہین مین ممتنع ہی جیسا نچہ جزئی ہونا کبری
کا اور سالبہ ہونا صغری کا مترجم کہتا ہی استدراک عبارت ہی اوس لفظ سی جو

کلام مین زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف مین اخفی کالانا چنانچہ نار کی تعریف مین کہنا ہو
اسطقس فوق الاسطقسات او قادح فی اللزوم والاندراج او مخالفۃ لعبارۃ
اخری او لکلام امام من الائمۃ یہ دفع کرنا اوسکا جو قیاس استثنائی مین لزوم کا اور
قیاس اقترانی مین اندراج کا قادح ہی یا دفع کرنا مخالفت کا اوس کتاب کی دوسرے
عبارت سے یا کسی امام کی کلام سے وہ امام جو اس فن کی اماموں مین داخل ہے
یعنی اگر مصنف کی عبارت اوسکی کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اوس فن
کے امام کی مخالف ہو تو اوسکی توجیہ کرنا چاہئے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کی کلام
پر بادی النظر مین نظر آتا ہو یا اوسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست نکہاتا ہو تو اوسکا
دفع کرنا ضرور ہے کذا صرح المصنف قدس سرہ فی رسالۃ اخری فالعالم لا یفید تلامذتہ
فائدۃ تامۃ حتی یبین لھم ھذہ الامور متنبہ علیہا فی درسہ عالم اپنی شاگردون کو فائدہ تام
کا افادہ نکریگا جب تک اوسنے ان امور مذکورہ کو نہ بیان کردیے پھر انہین امور پر اپنی
درس مین آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد مجملہ کی مواقع مخصوصہ مین شرح اور تفصیل
ہوتی جاوے گویا معقول محسوس ہو گیا ومنہا ان یلقن الاشغال وقد ذکرناھا بالتفصیل
ولیکن لہ وقت یجلس فیہ مع الناس متوجہا الیھم یلقی الیھم السکینۃ فان حجۃ
اللہ تعالی لا تتم الا بالاستطاعۃ الممکنۃ ثم الاستطاعۃ المیسرۃ ومن الثانیۃ
الصحبۃ والحث علی الاشغال قولا وفعلا وتصرفا بالقلب واللہ اعلم وفی
الیہ الاشارۃ فی قولہ تعالی ویزکیھم اور منجملہ اون امور کی جنکی محافظت عالم پر
لازم ہے یہہ ہے کہ اشغال طریقت کی تلقین کرے اور ہمنے اونکو تفصیل تمام فصول
سابقہ مین ذکر کیا ہے اور اوسکو ایک وقت مقرر کرنا چاہئے جسمین لوگون کی ساتھہ
بیٹھے اونکی طرف متوجہ ہوکر اون پر نسبت ڈالنے کو اسواسطے کہ حجت الہی تمام نہین ہوتے
مگر استطاعۃ ممکنہ سے اور بعد اسکے استطاعۃ میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعۃ میسرہ سے صحبت اور
رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کی تصرف سے واللہ اعلم اور اسکی طرف

دل برکت صحبت کی اشارہ ہی حق تعالی کی اس قول مین ویزکیہم یعنی رسول کریم
اونکو پاک کرتا ہی انوار صحبت سے ومنہا ان یتحولہم بالموعظۃ قال اللہ تعالی لرسولہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ان نفعت الذکری و لیجتنب القصص
فقد روینا فی الاصول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ
من بعدہ کانوا یتحولون بالموعظۃ وروینا فی سنن ابن ماجۃ وغیرہ
ان القصص لم تکن فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا فی زمان ابی بکر
وعمر رضی اللہ عنہما وروینا ان الصحابۃ کانوا یخرجون القصاص من المساجد
فعلمنا ان القصص غیر موعظۃ وانہ مذموم وانہا محمودۃ
اور منجملہ امور مذکورہ کی یہہ ہی کہ لوگون کا خبرگیر رہی وعظ اور نصیحت سی حق تعالی
ابنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دی اور
وعظ کہنی والی کو چاہئی کہ قصہ گوئی سی پرہیز کری کہ مقرر ہمکو روایت پہنچی ہی کتب حدیث
مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی اصحاب اونکی بعد خبرگیری کیا کرتی تہی مسلمین
کی وعظ اور نصیحت سی اور ہمکو روایت پہنچی ہی سنن ابن ماجہ وغیرہ مین کہ قصہ خوانی
رسول اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین نہ تہی اور نہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی زمانہ مین اور ہمکو
روایت ثابت ہوئی ہی کہ صحابہ کرام قصہ خوانون کو مساجد سی نکال دیتی تھے تو ہمنی ان
روایات سی معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہی وعظ اور نصیحت کی سوا اور یہہ معلوم ہوگیا
کہ قصہ گوئی شرع مین مذموم اور معیوب ہی کہ زمانہ صحابہ مین نہ تہی اور وہ قصہ
خوانون کو نکال دیتی تہی اور وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہی اسواسطے کہ
انحضرت اور صحابہ کرام کا فعل ہے فالقصص ہو ان یذکر الحکایات العجیبۃ
النادرۃ ویبالغ فی فضائل الاعمال او غیرہا بما لیس بحق ولا یقصد فی
ذلک تدریج تلقینہم السنۃ وتمرینہم بہا بل التشدق والاعجاب والتمیز
عن الناس بالفصاحۃ وحسن ایراد الحکایات والامثال

بَيْنَهُمَا أَمْرٌ مِنْهُمْ وَسَتَعْقِدُ كَهُ فَصْلاً سو قصه گوئی سی مراد یهه هے که حکایات عجیبه نادره گویند کو رکوی اور فضائل اعمال یا اسکی غیر کو بمبالغه تمام بیان کری جو بروایت صحیح ثابت نهین اور اس گفتار سی اوسکو یهه مقصود نهین که لوگون کو اتباع سنت کی تلقین بتدریج کری اور آهسته آهسته اونکو اتباع سنت کا خوگر کر دی بلکه مقصود اظهار زبان آوری اور اعجوبه گفتاری اور لوگون مین ممتاز هونا فصاحت بیانی سی اور حسن ایراد حکایات اور برمحل مثل گوئی سی خلاصهٔ کلام یهه هی که قصه گوئی اور وعظ مین فرق کرنا ضروری امر هی اور اسکی بعد هم ایک فصل بیان کرین گی شرائط تذکیر اور وعظ گوئی مین **ف** مولانا نی فرمایا حکایات عجیبه نادره جیسی قصه کربلا اور قصه وفات اور قصه معراج کا نهایت طویل عریض کرکی نقل کرنا جو روایت صحیح ثابت نهین اور اسیطرح صحابه کبار کی قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سی اهل علم کی کان بهرے هو جاوین ایسی هی حکایات مصداق هین اوس حدیث کی جو صحیح مسلم مین ابوهریره سے مروی هی که رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی فرمایا که میری پچهلی امت مین کچهه لوگ هونگی جو تمسی ایسی حدیثین نقل کرین گی که تمنی اور تمهاری باپون نی نهین سنین تو اونکی صحبت سی آپ کو بچائیو دور رهیو وَمِنْهَا الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ بِأَنْ يَرَى أَحَدًا لَا يَسْتَوْعِبُ الْغُسْلَ فَيُنَادِي وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ وَلَا يُتِمُّ الطُّمَأْنِينَةَ فَيَقُوْلُ صَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ وَفِي اللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَالْآدَابُ فِيْهِمَا الرِّفْقُ وَاللِّيْنُ وَإِنَّمَا الْعُنْفُ وَالشِّدَّةُ شَأْنُ الْأُمَرَاءِ وَالْمُلُوْكِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ اور منجمله امور مذکوره کی امر بالمعروف اور نهی عن المنکر هی وضو مین اور نماز مین که اگر دیکهی کسی کو که پانو کو پورا نهین دهوتا هے تو پکار کی کهی که عذاب هے ایڑیون کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان به طمانیت نهین

کرتا تو کہی کہ نماز پہر پڑہ کہ البتہ تونی نماز نہین پڑہی ہکذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور انکی سوا اور امور مین امر بالمعروف او نہی عن المنکر کرنا چاہئی حق تعالے فرماتا ہی اور چاہئی کہ تم مین بعضی لوگ دعوت الی الخیر کرین اچہی کام کا امر کرین اور بری کام خلاف شرع سی روکین اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہین اور امر المعروف اور نہی عن المنکر مین بلطف اور نرم کلامی آداب ہی اور سختی اور جبر کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین امرا و سلاطین کا طریقہ ہی اللہ تعالی نی فرمایا اپنی نبی کریم سی کہ مجادلہ کر اونسی اوس طریقہ پر جو نیک تر ہی یعنی بلطف اور نرمی سے

وَمِنْهَا مُوَاسَاةُ الْفُقَرَاءِ وَطَالِبِي الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْاِمْكَانِ فَاِنْ لَمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهُ اِخْوَانٌ مُوَافِقُوْنَ حَثَّهُمْ وَحَضَّهُمْ عَلَى الْمُوَاسَاةِ فَاِذَا وُجِدَتْ هٰذِهِ الصِّفَاتُ مُجْتَمِعَةً فِيْ شَخْصٍ وَاحِدٍ فَلَا تَشُكَّنَّ اَنَّهٗ وَارِثُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّهُ الَّذِيْ يُدْعٰى فِي الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا وَاَنَّهُ الَّذِيْ يَدْعُوْ لَهٗ خَلْقُ اللّٰهِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَا نَدَعُهُ لَا يَفُوْتَنَّكَ فَاِنَّهُ الْكِبْرِيْتُ الْاَحْمَرُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اور منجملہ امور مذکورہ کی خبر گیری اور حسن سلوک ہی فقرا اور طالب علمون سی بقدر امکانو کی اور اگر مقدور نہو اور اوسکی برادران دینی موافق مزاج مقدور والی ہون تو اونکو تحریص اور ترغیب دلاوی ہی اونکی ساتہہ سلوک کرنیکی تو اگر یہہ صفات جو مفصل مذکور ہوئی ایک شخص مین مجتمع ہون تو ہرگز شک نکرنا اوسکی وارث الانبیاء المرسلین ہونی مین اور نیز یہی شخص ملکوت آسمانی مین عظیم الشان مشہور ہی اور ایسی ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہی یہان تک کہ مچہلیان پانی کی اندر دعا کرتی ہین چنانچہ حدیث مین وارد ہی تو ہی مخاطب اسکا ساتہہ نہ چہوڑیو کہین ایسی شخص کی صحبت فوت ہوجاوی اسواسطے کہ بلاشک یہہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہی اللہ اعلم ف مولانا نی فرمایا کہ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ فضلیت عالم کی عابد پر جیسی میری فضلیت تمہاری ادنی شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام دو گروہ پر گذری اور طالبان علم کی فضلیت مذکور کی

اونهنن مین بهیجا اور فرمایا انما بعثت معلما یعنی مین تعلیم کی واسطی مبعوث ہوا ہون
اور شاید کہ اسمین بهید یہہ ہی کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہی اور ایسی فضیلت ہے
جس سی انسان رب العالمین کا مظہر ہوجاتا ہی اور یہی سر ہی خلافت کا اسواسطے
کہ اسیکی سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہی خلق مین اور اسیکی طرف
اشارہ ہی اس آیت مین ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم ولہذا اس فصل کی
سرے پر مصنف قدس سرہ اس آیت کو لایا واعلم ان کل من انتصب منصب
الهداية والدعوة الى الله ما اخل فی شیء من هذه الامور فان فیه ثلمة حتی کید
اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کی منصب پر قائم ہوا جب کہ وہ خلل انداز
ہوگا کسی امر مین امور مذکورہ سی تو اوسمین رخنہ ہی تا اینکہ اسکو بند کری یعنی صفت کو
حاصل کری تب کامل ہوے یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہی جو علم ظاہر اور علم
باطن دونون کا جامع ہو والا نقصان سی خالی نہین عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن
کا محتاج ہی اور باطنی نسبت والا کتاب اور سنت کی حاصل کرنیکا حاجت مند
ہی تا جامع النورین اور مجمع البحرین اور یادگار اولیا ہی سابقین اور وارث الانبیا والمرسلین ہو جاوے
وانا اوصی طالب الحق بامور منها ان لا یصحب الاغنیاء الا لدفع مظلمة
عن الناس او بعث غناتہم علی الخیر وهذا هو وجه التوفیق بین الاحادیث
الدالة علی ذم صحبة الملوک وبین ما صحبهم کثیر من العلماء
البررة اور مین وصیت کرتا ہون طالب حق کو چند امور کی از انجملہ یہہ ہی کہ اغنیا اور
امرا سی صحبت نرکہی مگر بنیت دفع کرنی ظلم کی خلق پر سی یا اونکو مستعد کرنی کی
واسطی خیر پر اور یہہ وہی وجہ ہی جسکے سبب سے اون احادیث کی درمیان مین جو صحبت
ملوک کی مذمت پر دلالت کرتی ہین اور درمیان اوسکی کہ اکثر علماے صالحین نی اونکی
صحبت اختیار کی ہی اتفاق ہوکر تعارض دفع ہوتا ہی ومنها ان لا یصحب الجهال

الصُّوفِيَّةِ وَلَا جُهَّالِ الْمُتَعَبِّدِيْنَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَةِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةِ مِنَ
الْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا الْغُلَاةِ مِنْ اَصْحَابِ الْمَعْقُوْلِ وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُوْنُ عَالِمًا صُوْفِيًّا
زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَ التَّوَجُّهِ اِلَى اللّٰهِ مُنْصَبِغًا بِالْاَحْوَالِ الْقَلْبِيَّةِ رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ
مُتَتَبِّعًا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰثَارِ الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِهَا وَبَيَانِهَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ
الْمُحَقِّقِيْنَ الْمَائِلِيْنَ اِلَى الْحَدِيْثِ عَنِ النَّظَرِ وَاَصْحَابِ الْعَقَائِدِ الْمَاْخُوْذَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاظِرِيْنَ فِي الدَّلِيْلِ
الْعَقْلِيِّ تَبَرُّعًا وَاَصْحَابِ السُّلُوْكِ الْجَامِعِيْنَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِيْنَ عَلَى اَنْفُسِهِمْ وَالْمُدَقِّقِيْنَ
زِيَادَةً عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ اِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ اور ازانجملہ یہ وصیت ہے
کہ صحبت نہ اختیار کری صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور نہ فقیہون
کی جو زاہد خشک ہین اور محدثین ظاہری کی جو فقہ سی عداوت رکہتی ہین اور نہ اصحاب
معقول اور کلام کے جو منقول کو ذلیل سمجہ کر استدلال عقلی مین افراط کرتی ہین بلکہ طالب
حق کو چاہئی کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کی دہیان مین حالات بلند مین ڈوبا سنت
مصطفویہ مین راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور بیانکا
طلب کرنی والا اون فقیہان محققین کی کلام سی جو حدیث کیطرف مائل ہین نظر سی اور
اون اصحاب عقائد کی کلام سی جنکی عقائد ماخوذ ہین سنت سی جو ناظر ہین دلیل عقلی
مین بطریق تبرع اور عدم لزوم کی اور اون اصحاب سلوک کی کلام سی جو جامع ہین
علم اور تصوف کی تشدد کرنی والی نہین اپنی نفوس پر اور نہ وقت کرنی والی سنت نبویہ
پر پڑہ کر اور نہ صحبت اختیار کری مگر اوس شخص کے جو متصف بصفات مذکورہ ہی
ف مصنف قدس سرہ نی مرد حق پرست کو غایت شفقت سی اہل نقصان کی
صحبت سی منع فرمایا صحبت ان اشخاص کے رہ زن دین ہی حافظ شیراز علیہ الرحمۃ نی
فرمایا **شعر** نخست موعظت پیر صحبت این سخن است   کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید
اور عابد بی علم بدعتی اور الحادسی   کمتر حالی سعدی علیہ الرحمۃ نی فرمایا **شعر** خیالات نادان
خلوت نشین   بہم بر کند عاقبت کفر و دین   اور فقیہ زاہد خشک نور باطن اور برکات

قلبیہ سے نا واقف اور ظاہری محدثین فہم وقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالبان صحابہ
معقول اکثر عقائد اسلامیہ مین متردد یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ
بخلاف اوس مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار
اور مطلع الانوار ہو کر وارث سید الابرار ہے ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیای سعادت ہے
حق تعالی اپنی رحمت بے علت سے سبکو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا الاِيتَكَلَّمَ فِى
تَرْجِيحِ مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقَبُولِ بِجُمْلَةٍ وَيَتَّبِعُ
مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوفَهَا فَاِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ كِلَاهُمَا مُخْرِجَيْنِ
اِتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْاَكْثَرُ وَاِنْ كَانَ سَوَاءً تَمَسَّكَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا
كَمَذْهَبٍ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ اور ازانجملہ یہہ ہے کہ گفتگو نکرے فقہاے کبار کے مذہب مین
ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالاجمال مقبول جانے
اور اونمین سے اوسپر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو سو اگر کسی صورت
مین فقہا کے دو قول ہون اور دونون ماخوذ اور مستنبط ہون سنت سے تو اوس قول
پر چلے جسپر اکثر فقہا ہین اور اگر دونو طرف کثرت فقہا برابر ہے تو وہ مختار ہے تو چاہے
اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے
بدون تعصب کے **ف** چونکہ جمہور اہلسنت کے نزدیک مذاہب اربعہ مین حق دائر ہے
لہذا اسکو مجملاً حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کے گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب
کو ترجیح دینا اکثر اذہان مین مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ
اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہین اور بعضے شافعی
متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہین اسی باعث سے افضل الخلق علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجکو افضل نکہو واللہ اعلم
مصنف نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہے
جسکا مطلب ماہرین لغت عرب کے افہام مین متبادر ہو اور معروفہ

سی مراد وہ ہی جو بخاری اور مسلم مین متفق علیہ ہو یا ترمذی اور ابو
داؤد اور انکی سوا اور ائمہ حدیث نی اوسکی روایت اور تصحیح ہوا ور سب
مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنی کا یہہ مطلب ہے کہ اسکا اعتقاد کری کہ فیمابین
شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی جیسی بعضی حنفیون کا اختلاف بعض
کی ساتھہ آپس مین تو وہ شخص درصورت اختلاف مختار ہی یا طالب ترجیح موافق اکثر
قائلین سی یا موافق حدیث صریح سی اور مخرج سی مراد وہ ہی جس پر نص صریح دلالت
کری لیکن نص اوسکی نظیر مین وارد ہی سو فقہا نی اوسپر قیاس کرلیا ہے
یا سنت سی قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہی جس سے اس مسئلہ کا نکلتا ہی یا نص اس
طرح پر وارد ہی کہ وہ نص دوسرے مقدمہ کی ساتھہ بلکہ جواب مسئلہ کی مقتضی
ہی یا نص اسطرح پر وارد ہی کہ اس حکم کی طرف مشیر ہی مترجم کہتا ہی موافقت
حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اوس عالم محقق
ماہر فی الحدیث کی حق مین ہی جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہے
اور معرفت اور تمیز صحیح ناسخ اور منسوخ اور مؤول اور غیر مؤول
پر قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ
مصنف قدس سرہ اور سائر علماء محققین کی تصانیف
سی یہہ امر مفہوم ہوتا ہی اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا ہین جو مشکوۃ
یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کرکے اپنکو محدث
قرار دیتا ہے شعر تکیہ برجای بزرگان نتوان زد بگزاف مگر
اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی وَمِنْهَا اَنْ لَا یَتَکَلَّمَ فِیْ تَرْجِیْحِ
طُرُقِ الصُّوْفِیَّۃِ بَعْضِہَا عَلٰی بَعْضٍ وَّلَا یُنْکِرُ عَلَی الْمُغْلِقِ بَیْنَ مِنْہُمْ
وَلَا عَلَی الْمُتَاَوِّلِیْنَ فِی السَّمَاعِ وَغَیْرِہٖ وَلَا یَتَّبِعُ ھُوَ بِنَفْسِہٖ اِلَّا مَا ھُوَ ثَابِتٌ
فِی السُّنَّۃِ وَمَشٰی عَلَیْہِ اَصْحَابُ الْعِلْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِیْنَ

الّا الرّاسخین واللہ الموفق والمعین اور از انجملہ یہہ ہی کہ گفتگو نکری صوفیون کی تقریر
مین بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو اونمین مغلوب الحال ہین اونپر انکار نکری اور نہ اونکی
جو سماع وغیرہ مین تاویل کرتی ہین اور خود پیروی نکری مگر اوسکی جو سنت سی ثابت ہے
اور جسپر وہ اہل علم چلی ہین جو منجملہ محققین راسخین ہین اور حق تعالی توفیق دینی والا ہے
اور منجملہ دیگر **ف** اولیا کی طریقت کی طریقہ مین حصول نسبت اور وصول الی اللہ کی جانب
مین یہہ نہین کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہی قادریہ اور چشتیہ سی یا عکس اسکی کہنا
بی فائدہ ہی جو جسکو سہل معلوم ہو اور پسند آوی وہ اوسکو اختیار کری اور یہہ جو فرمایا کہ
سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نکری سو بیان ہی خواجہ نقشبند کی قول کا کہ نہ انکار
میکنم ونہ این کار میکنم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہین کہ وہ تاویل سے
یہہ فعل کرتی ہین تحلیل حرام صریحا نہین کرتی جو اونکی انکار واجب ہو اور پیروی اونکی
اسواسطی منع فرمائی کہ یہہ امر مسنون نہین چنانچہ حضرت مصنف نی دوسری رسالہ
مین فرمایا خذ ما صفا ودع ما کدر نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان سیچ
نمی ارزد **فصل** اس فصل مین آداب تذکیر اور وعظ گوئی کی مذکور ہین جنکی بیانکا مصنف
قدس سرہ العزیز نے وعدہ کیا تہا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِرَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَذَکِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَکِّرٌ وَقَالَ لِکَلِیْمِہٖ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَذَکِّرْهُمْ
بِاَیّٰمِ اللّٰہِ فَالتَّذْکِیْرُ رُکْنٌ عَظِیْمٌ وَلْنَتَکَلَّمْ فِیْ صِفَةِ الْمُذَکِّرِ وَکَیْفِیَّةِ
التَّذْکِیْرِ وَالْغَایَةِ الَّتِیْ یَنْحُوْهَا الْمُذَکِّرُ وَمِنْ اَیِّ عِلْمٍ اسْتِمْدَادُہٗ وَ
مَا اَدَاتُہٗ وَمَا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِیْنَ وَمَا الْاٰفَاتُ الَّتِیْ تَعْتَرِیْ وَعَاظَ زَمَانِنَا حق تعالی نے
اپنی رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ سمجہا یا بوجہا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہے
اور اپنی ہم کلام موسی ؑ سی فرمایا کہ اونکو یاد دلا ایام وقائع سابقہ کو قرآنی سی معلوم ہوا
کہ تذکیر اور واعظ گوئی دین مین رکن عظیم ہے اور ہمکو چاہیے کہ کلام کرین مذکر کی
صفت مین اور تذکیر کی کیفیت مین اور اوس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی

ومن اللہ الاستعانۃ

ہی اور کس علم سی واعظ گوئی کی استعداد ہی اور تذکیر کی کیا ارکان ہین اور واعظ سننی والونکی کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہماری زمانہ کی واعظونکی وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سی درخواست مددگاری کی ہی وَاَمَّا الْمُذَکِّرُ فَلَابُدَّ اَنْ یَکُوْنَ مُکَلَّفًا عَدْلًا کَمَا اشْتُرِطَ فِیْ رَاوِی الْحَدِیْثِ وَالشَّاهِدِ مذکر اور واعظ تو ضرور ہے کہ مکلف یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو چنانچہ راوی حدیث اور شاہدین علما نی تکلیف اور عدالت شرط کی ہے **ف** مولانا نی فرمایا تو لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسی شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کی نہین مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَةٍ كَافِيَةٍ مِنْ اَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَسِيَرِهِمْ اور واعظ کو ضرور ہی کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی اخبار اور سیرت سی فی الجملہ بقدر کفایت کی واقف ہو وَنَعْنِیْ بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلَ بِكُتُبِ الْحَدِيْثِ بِاَنْ يَكُوْنَ قَرَأَ لَفْظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِاِخْبَارِ حَافِظٍ اَوِ اسْتِنْبَاطِ فَقِيْهٍ وَكَذٰلِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِيْبِ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِيْهِ مُشْكِلِهٖ وَبِمَا رُوِيَ عَنِ السَّلَفِ فِیْ تَفْسِيْرِهٖ اور محدث سی ہم یہہ مراد لیتی ہین کہ کتب حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکہتا ہو اسطرح پر کہ حدیث کی الفاظ کو استاد سی پڑہ کر سند کر چکا ہو اور اونکی معانی کو بوجہا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگر چہ معرفت صحت اور سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقہ سی ثابت ہو گئی ہو اور اسطرح مفسر سے ہم یہہ مراد لیتے ہین کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ اور تاویل کا واقف ہو اور جو سلف سی تفسیر قرآن روایت ہوئی ہی اوسکو جانتا ہو وَيُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ فَصِيْحًا لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ اِلَّا قَدْرَ فَهْمِهِمْ وَاَنْ يَكُوْنَ لَطِيْفًا ذَا وَجْهٍ وَمُرُوَّةٍ اور اسکے ساتہہ مستحب یہہ ہی کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگونکی ساتہہ مگر بقدر اونکے فہم

کی اور یہہ کہ مہرمان صاحب وجاہت اور مروت ہو **ف** مولانا نی فرمایا با لاثر از فہم
کی گفتگو اسواسطی منع ہوئی کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نی فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگو نسے
اوسقدر جتنا اونکی سمجہہ مین آوی کیا تم یہہ چاہتی ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب
کری یعنی جب لوگ ایسا کلام سنین گی جو اونکی عقل مین نہین آتا ہو تو اوسکا انکار کرین
گی مترجم کہتاہی تو معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل مشکلہ فقہ
کی عوام کی روبرو ذکر کرنا بہتر نہین کہ اوسمین ضلالت کا خوف ہی مولانا نی فرمایا کہ واعظ
کی وجاہت یعنی بزرگی اسواسطی مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگونمین بی حقیقت ہے
اوسکا کلام اثر نہین کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنے جوانمردی اور
حسن عمل اسواسطی مطلوب ہوا کہ جسمین یہہ صفت حاصل نہین وہ اون لوگون کے
مشابہ ہی جنکا قول فعل کی موافق نہین تو ایسی شخص کے واعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل
نہین وَاَمَّا کَیْفِیَّۃُ التَّذْکِیْرِ اَنْ یُذَکِّرَ الْاَغِبَّاءَ وَلَا یَتَکَلَّمَ وَفِیْہِمْ مَلَالٌ بَلْ اِذَا
عَرَفَ فِیْہِمُ الرَّغْبَۃَ وَیَقْطَعُ عَنْہُمْ وَفِیْہِمْ رَغْبَۃٌ اور کیفیت وعظ گوئی کی یہہ ہے
کہ وعظ نہ کہی مگر فاصلہ دیکر یعنی ہر روز یا ہر وقت نہ کہا کری اور نہ کلام کری اوس حالت
مین جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اوسوقت وعظ شروع کری جب لوگون
مین رغبت اور شوق کو دریافت کرلی اور قطع کلام کری درصورتیکہ اونمین رغبت باقی ہو
ف مترجم کہتاہی اسواسطی کہ سماع بلا رغبت مین تاثیر نہین ہوتی سعدی علیہ الرحمۃ نے
فرمایا شعر از ان پیش بس کن کہ گویند بس وَاَنْ یَجْلِسَ فِیْ مَکَانٍ طَاہِرٍ کَالْمَسْجِدِ
وَاَنْ یَبْدَاَ الْکَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَیَخْتِمَ بِہِمَا وَیَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عُمُوْمًا وَلِلْحَاضِرِیْنَ خُصُوْصًا اور یہہ کہ وعظ
کہنی کو پاک مکان مین بیٹہی چنانچہ مسجد مین اور یہہ کہ حمد اور درود سی کلام کو شروع
کری اور انہین پر ختم کری اور دعا کری اہل ایمان کی واسطی عموماً اور حاضر لوگونکے
واسطے خصوصاً وَلَا یَخُصَّ فِی التَّرْغِیْبِ اَوِ التَّرْہِیْبِ فَقَطْ بَلْ یَشُوْبُ کَلَامَہٗ

مِنْ هٰذَا وَمِنْ ذٰلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللّٰهِ مِنْ اِرْدَافِ الْوَعْدَةِ بِالْوَعِيْدِ وَالْبِشَارَةِ بِالْاِنْذَارِ اور یہہ کہ مخصوص نکری کلام کو فقط خوشخبری سنانی اور شوق دلانی مین یا فقط خوف اور ڈرانی مین بلکہ کلام کو ملاتا چلاہی کبھی اسسی اور کبھو اوس سی جیساکہ حق تعالی کی عادت ہی قران مجید مین وعدہ کی پیچھی وعید کا لانا اور بشارت کی ساتھہ انذار اور تخویف کو ملانا **ف** اسواسطی کہ فقط ترغیب سی آدمی بی باک ہوجاتاہی اور فقط ترہیب سی یاس و ناامیدی حاصل ہوتی تو ہر ایک کو اپنی اپنی موقع پر ذکر کرنا چاہئی مصرعہ چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است وَاَنْ يَكُوْنَ مُبَشِّرًا اَوْ مُفَسِّرًا اَوْ يَعُمُّ بِالْخِطَابِ وَلَا يَخُصُّ طَائِفَةً دُوْنَ طَائِفَةٍ وَاَنْ لَا يُشَافِهُ بِذَمِّ قَوْمٍ اَوِ الْاِنْكَارِ عَلٰى شَخْصٍ بَلْ يُعَرِّضُ مِثْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَفْعَلُوْنَ كَذَا وَكَذَا اور وعظ کو لازم ہی کہ آسانی کرنی والا ہو نہ سختی کرنی والا اور یہہ کہ خطاب کو عام کری اور خاص نکری ایک گروہ کی خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑکر اور کسی قوم مخصوص کی مذہب یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہہ نکری بلکہ بطریق اشارہ کہی چنانچہ یون کہنا کہ کیا حال ہی لوگون کا کہ ایسا کرتی ہین **ف** مولانا نی فرمایا کہ بالمشافہہ مذہب اور انکار واعظ کی عداوت باطنی پر محمول ہوگی اور اس قوم اور شخص معین کی ساتھہ تو بعید نہین ہی کہ بعضی سامعین کا دل منقبض ہو اور دونون سی اوسکے دیانت اور صداقت جاتی رہی تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا وَلَا يَتَكَلَّمُ بِسَقْطٍ وَهَزْلٍ اور وعظ مین کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نہ بولی **ف** اسواسطے کہ کلام سخیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کہوتی ہی تو غرض تذکیر مین خلل واقع ہوگا وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُوْنُ اِمَّعَةً اور خوبی بیان کری نیک بات کی اور برائی کہول دی امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کری اور منکر سی نہی کری اور ہر جائی نہو کہ اپنی مذہب نہو کہ جس محفل مین جاوی اونکی خواہش نفسانی کی موافق وعظ شروع کری وَاَمَّا الْغَايَةُ الَّتِيْ

يلمها فينبغي أن يزور في نفسه صفة المسلم في أعماله وحفظ لسانه
وأخلاقه وأحواله القلبية ومداومته على الأذكار ثم ليتحقق فيهم
تلك الصفة بكمالها بالتدريج على حسب فهمهم فأمروا بفضائل الحسنات
ومساوي السيئات في اللباس والزي والصلوة وغيرها فإذا تأدبوا فليأمر
بالأذكار فإذا أثر فيهم فليحرضهم على ضبط اللسان والقلب ليستعين في
تأثير هذه في قلوبهم بذكر أيام الله ووقائعه من ظاهر أفعاله وتصريفه وتعذيبه
الأمم في الدنيا ثم بهول الموت وعذاب القبر وشدة يوم الحساب
وعذاب النار وكذلك بترغيبات على حسب ما ذكرنا اور غایت
وعظ کی جو مقصود ہی سو مناسب یون ہی کہ اپنی دل مین تصور کری مسلمان کی صفت
کو اوسکی اعمال مین اور اوسکی حفظ لسان اور اخلاق اور اوسکی حالات قلبی اور
اذکار کی مداومت مین پھر چاہیی کہ اسی صفت تحیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین مین ثابت
اور متحقق کر دی اندک اندک اونکی فہم موافق تو پہلی حسنات کی خوبیان اور سیأت
کی برائیان کا امر کری لباس اور شکل اور نماز وغیرہ مین پھر جب اسکی خوگر ہو جاوین
تو اونکو اذکار کی تلقین کری پھر جب اونمین ذکر کا اثر معلوم ہو تو اونکو رغبت اور
چوپ دلاوی زبان اور دل کی روکنی پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سی اور اونکی
دلونمین ان امور کی تاثیر کرنی مین اعانت چاہیی ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ
کی ذکر کرنی سی منجملہ حق تعالی کی افعال ظاہرہ اور اوسکی تصریف اور تعذیب کی جو
اگلی امتون پر دنیا مین ہو چکی ہی پھر استعانت چاہیی موت کے دہشت اور قبر کی عذاب
اور شدت یوم الحساب اور دوزخ کی عذاب ذکر کرنی سی اور اسیطرح ذکر ترغیبات سے
استعانت چاہیی اوسکی موافق جیسا ہم مذکور کر چکی ہین وأما استمداده فليكن
من كتاب الله على تأويله الظاهر وسنة رسول الله المعروفة عند
المحدثين وأقاويل الصحابة والتابعين وغيرهم من صالحي المؤمنين وبيان سيرة

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور واعظ گوئی کی استمداد تو کتاب اللہ سے چاہئے اوسکی ظاہر
تاویل یعنی تفسیر کی موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کی نزدیک معروف ہے اور
صحابہ اور تابعین اور اونکی سوا اور مومنین صالحین کی اقوال سے اور سیرت نبوے
کی بیان کرنی سے ف مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہے جو لفظ قرآن
کی [illegible] ہے مفہوم عند الاطلاق اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات
اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہین اسواسطی کہ
سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارہ مین فرق نہین کرتی تو اعتبارات اور اشارات
کو تفسیر پر محمول کرینگی اور گمراہ ہونگی چنانچہ ہماری زمانہ کی واعظین مین سے ایک واعظ
نے مقطعات قرآنیہ کی معانی مین خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کی یہانتک
اوسکی جہالت کی نوبت پہنچی کہا اوسنی طہ تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوئے تو یہہ
خطاب ہے خدا کا اپنی نبی سے علیہ الصلوۃ والسلام کہ اے چودہوین رات کی چاند تو
غور کر کر اس واعظ کی جہالت اور بے امتیازی سے اسکو کہان کہنیچ لیگئی اور یہہ جو فرمایا کہ
حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور اون احادیث کا ذکر
کرنا جنکی کچھہ اصل اہل حدیث کی نزدیک ثابت نہین ہے جائز نہین وَلَا يَذْكُرُ الْقَصَصَ
الْجَازِفَةَ فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أَنْكَرُوا عَلَى ذٰلِكَ أَشَدَّ الْإِنْكَارِ وَأَخْرَجُوا
أُولٰئِكَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوهُمْ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ هٰذَا فِي الْإِسْرَائِيلِيَّاتِ الَّتِي
لَا يُعْرَفُ صِحَّتُهَا وَفِي السِّيَرَةِ وَشَانِ نُزُولِ الْقُرْآنِ اور واعظ کو چاہئے کہ بیہودہ قصون کو جو
روایت صحیح ثابت نہین ہین ذکر نکرے اسواسطی کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار
کیا ہے اور قصہ خوانونکو مساجد سے نکال دیا ہے اور اونکو مارا ہے اور یہہ واہی قصے اکثر اہل
کتاب کی روایات مین ہوتی ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور قرآن کی شان نزول
مین وَلْيَعْلَمْ أَنَّ كَانَهُ فَالتَّرْغِيبُ وَالتَّرْهِيبُ وَالتَّمْثِيلُ بِالْأَمْثَالِ الْوَاضِحَةِ وَ
الْقَصَصُ الْمُرَقِّقَةُ وَالنِّكَاتُ النَّافِعَةُ فَهٰذَا طَرِيقُ التَّذْكِيرِ وَالشَّرْحِ [illegible]

کی ارکان تو ترغیب ہے اور ترہیب اور مثال گذرانا ان کہلی مثالون سی اور صحیح تعلیم
دل کی نرم کرنی والی اور برکات منفعت بخش سو یہہ طریقہ ہی تذکیر کا والمسئلۃ التی
یذکرھا اما من الحلال او الحرام او من باب اداب الصوفیۃ او
من باب الدعوات او من عقاید الاسلام فالقول الجلی ان ھنا فی مسئلۃ
وطریقھا فی تعلیمہا اور جس مسئلہ کو واعظ ذکر کری چاہی کہ وہ قسم حلال سے
ہو یا حرام سی یا آداب صوفیہ سی یا دعوات کی باب سے یا عقاید اسلام
سی پس قول ظاہر یہہ ہی کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اوسکی
سکہانیکا طریق معلوم ہو واما اداب المستمعین فان یستقبلوا المذکر
ولا یلعبوا ولا یلغطوا ولا یتکلموا فیما بینہم ولا یکثروا السؤال من المذکر فی
کل مسئلۃ بل اذا عرض خاطر فان کان لا یتعلق بالمسئلۃ تعلقا قویا او کان
دقیقا لا یتحملہ فہم العامۃ فلیسکت عنہ فی المجلس الحاضر فان شاء سالہ فی
الخلوۃ وان کان لہ تعلق قوی کتفصیل اجمال وشرح غریب فلینتظر حتی اذا انقضی کلامہ
اور وعظ کی سماعت کرنی والون کی آداب سو یہہ مین مذکر کی سامنے ہون اور لہو
لعب نکرین اور شور نہ مچاوین اور آپسمین وعظ کی اندر باتین نکرین اور ہر امر مین واعظ
سی سوال نکرین بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اوسکو مسئلہ مذکورہ کی ساتہہ
تعلق قوی نہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہین اوٹہا سکتے تو اوس سوال
سی سکوت اختیار کری موجود مجلس مین پہر اگر چاہی تو اوسکو خلوت مین پوجہہ لے
اور اگر اوسکو مسئلہ کی ساتہہ قوی تعلق ہو جیسی مفصل کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت
کرنا تو منتظر رہی تا اینکہ اوسکا کلام آخر ہو تو دریافت کری ولیعد المذکر کلامہ
ثلث مرات اور چاہیی کہ وعظ کا کہنی والا اپنی کلام کو تین بار اعادہ کرے ف بخاری
مین انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب کلام
فرماتی تھے تو تین بار اعادہ فرماتی تہی تا خوب بوجہہ مین آجاوی فان کان

هُنَاكَ اَهْلُ لُغَاتٍ شَتّٰى وَالْمُذَكِّرُ يَقْدِرُ اَنْ يَتَكَلَّمَ عَلٰى اَلْسِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ ذٰلِكَ وَ
الْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ وَاِجْمَالَهٗ سو اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کی بولی والی لوگ ہون
اور واعظ اونکی زبان پر قادر ہو تو اوسکو یہہ کرنا چاہئی یعنی ہر زبانمین کلام کری اور
پرہیز کرنا چاہئی دقیق اور مجمل کلام سی یعنی اسواسطی کہ کلام باریک اور مجمل سی علی
العموم فائدہ حاصل نہین وَاَمَّا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَعْتَرِي الْوُعَّاظَ فِيْ زَمَانِنَا فَمِنْهَا عَدَمُ
تَمْيِيْزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوْعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ كَلَامِهِمُ الْمَوْضُوْعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ
وَذِكْرُهُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِيْ عَدَّهَا الْمُحَدِّثُوْنَ مِنَ
الْمَوْضُوْعَاتِ اور وہ آفتین جو ہماری زمانہ کی واعظونکو پیش آتی ہین سو انمین سے
ایک عدم تمیز ہی درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کی بلکہ غالب کلام اونکا
موضوعات اور محرفات ہین اور مذکور کرنا اونکا اون نمازون اور دعاؤن کو جنکو
اہل حدیث نی موضوعات مین شمار کیا ہی ف سبب اسکا یہہ ہی کہ علم حدیث اور
آثار کو اہل حدیث سی سند نہین کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی کا تو جو روایت اور قصہ
کسی کتاب مین عوام فریب پایا اوسکو بی تمیزی سی ذکر کر دیا حالانکہ حدیث صحیح مین
ثابت ہی کہ جو عمداً آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام پر جہوٹ باندہیگا وہ جہنمی ہی مترجم
کہتا ہی تو اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت کیطرف
نسبت نکری اور سوائے اہل حدیث کی کتابون مشہور کی ہر کتاب سے حدیث نقل نکری
اسواسطے کہ خود جہوٹ باندہنا یا جہوٹی حدیث کو بی تحقیق نقل کرنا دونون برابر ہین عذاب
مین وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِي الشَّيْءِ مِنَ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ اور ازانجملہ مبالغہ ذکر
کرنا واعظون کا کسی شی مین ترغیب اور ترہیب سے ف چنانچہ یون کہنا کہ اگر دو رکعت
فلانی فلانی سورت سی فلانی دن اور فلانی ساعت مین پڑہی تو تمام عمر کی قضا سی نمازون
کا عذاب دور ہو جاتا ہی یا جو کوئی بہنگ پئی اوسنی گویا اپنی ماسی کعبہ معظمہ مین فعل
بد کیا حق تعالےٰ بی تمیزی اور بی احتیاطی اور افترا پردازے سی اپنی پناہ مین رکہی آمین

ومنها قصصهم قصة كربلا والوفات وغير ذلك وخطبهم فيها اور انجمله
قصه کربلا اور وفات کی قصه خوانی اور اوسکی سوای اور موسمونمین قصه گوئی اور اونمین
خطبه خوانی کرنا ف اسواسطی که ایسی امور کا رواج قرون سابقه مین نه تها اور روایات
موضوعه اور ضعیفه سی کمتر خالی هی بلکه هر سال نئی مضمون کا مرثیه طیار هوتا هی تا رقت
اور گریه زیاده هو سبحان الله کیا اولٹا زمانه هوگیا هی که اگر نماز نه پڑهی فرائض ایمانیه کو
نه ادا کری اور مساجد مین جمعه اور جماعت کیواسطی نه حاضر هوئی تو اوس پر طعن اور
تشنیع نهین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیه داری مین نه جاوی اور اونکی بدعات مین نه شریک
هو تو مطعون خلق هوتا هی بلکه اوسکی ایمان مین حرف آتا هی که فلانا شخص معاذ الله
خارجی اور دشمن اهلبیت هی شعر بریده ز اصل کار پیوسته بفرع کم معتقد خدا
بسیار بشرع **فصل** اس فصل مین مصنف قدس سره نی اپنی سلاسل طریقت کو
ذکر کیا هی وصحبتنا وتعلمنا لاداب الطريقة والسلوك متصلة الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالسند الصحيح المستفيض المتصل وان
لم يثبت تعين الاداب ولا تلك الاشغال هماری صحبت اور طریقت اور سلوک کی
اداب کو سیکهنا متصل هی رسول الله علیه وسلم تک صحیح سند هی جو مشهور
اور متصل هی یعنی مصنف سی تا مدار رسالت بیچ مین کوئی واسطه منقطع نهین اگرچه
تعین ان آداب کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نهین یعنی باعتبار آداب معینه اور اشغال
مخصوصه کی اتصال تفصیل نهین بلکه اجمالی هی فالعبد الضعيف ولي الله
عفى الله عنه والحقه بسلفه الصالحين صحب اباه الشيخ الاجل
عبد الرحيم رضي الله عنه وارضاه دهرا طويلا وتعلم منه العلوم الظاهرة
وتادب عليه باداب الطريقة ورای منه الكرامات وساله عن المشكلات وسمع
منه كثيرا من فوائد الطريقة والحقيقة وما جرى عليه وعلى شيوخه من
الواقعات والاحوال والكرامات جزاه الله سبحانه عنه

وَمِنْ سَائِرِ مُسْتَفِیْدِیْہِ خَیْراً تو بندہ ضعیف ولی اللہ نی حق تعالی اوس سی عفو
کرہی اور اوسکو اوسکی سلف صالحین کی ساتہہ ملادی زمانہ دراز صحبت رکہی
اپنی والد شیخ اجل عبد الرحیم کی خدا راضی ہو اونسی او اونکو راضی کری اور انہین سے
علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کی سیکہی اور اونسی کرامات دیکہی اور مشکلات پوچہی اور
اونسی اکثر قواعد طریقت اور حقیقت کے سنے اور جو اون پر اونکی مرشدون پر واقعات اور حالات
اور کرامات گذری اونسی مسموع ہوی اللہ سبحانہ مولف اور باقی اونکی مستفیدونکی طرف
سی اونکو نیک بدلادی وَصَحِبَ ہُوَ شُیُوْخاً کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّہُمْ ثَلٰثَۃٌ اَوَّلُہُمْ
خواجہ خُرْدٌ صَحِبَ الشَّیْخَ اَحْمَدَ السَّہَرَنْدِیَّ وَالشَّیْخَ اِلٰہْدَادْ اَخَا خواجہ
حِسَامَ الدِّیْنِ صَحِبُوْا خواجہ محمد باقی ثَانِیْہِمُ السَّیِّدُ عَبْدُ اللہِ صَحِبَ الشَّیْخَ
آدَمَ الْبَنُّوْرِیَّ صَحِبَ الشَّیْخَ اَحْمَدَ السَّہَرَنْدِیَّ صَحِبَ خواجہ محمد باقی وَ
ثَالِثُہُمْ الْخَلِیْفَۃُ اَبُوالْقَاسِمِ صَحِبَ سَیِّدْ وَلِیْ محمد صَحِبَ الْاَمِیْرَ اَبَا الْعُلٰی اور شیخ عبد الرحیم
بہت مرشدونکی صحبت مین رہی بزرگتر اونمین سی تین مرشد ہین اول اونمین خواجہ خرد
ہین جو شیخ احمد سہرندی اور شیخ الہداد برادر خواجہ حسام الدین کی صحبت مین رہے
اور تینیون خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہی اور دوسرے مرشد شیخ عبد الرحیم کی سید
عبد اللہ ہین جو شیخ آدم بنوری کی صحبت مین رہی اور وہ شیخ احمد سہرندی کی صحبت
مین رہی اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہی اور تیسری مرشد شیخ عبد الرحیم کی خلیفہ
ابو القاسم ہین جو ولی محمد کی صحبت مین رہی اور وہ امیر ابو العلا کی صحبت مین رہی
ف سہرند شہر لاہور کی قریب اور بنور بروزن تنور قصبہ ہی سہرند کی توابع سی ثُمَّ
الْخواجہ محمد باقی صَحِبَ خواجہ محمد امکنگی صَحِبَ اَبَاہُ مَوْلَانَا محمد درویش
صَحِبَ مَوْلَانَا مُحَمَّدَ زَاہِد صَحِبَ خواجہ عُبَیْدَ اللہِ الْاَحْرَارِ وَالْاَمِیْرُ
اَبُو الْعُلٰی صَحِبَ الْاَمِیْرَ یَحْیٰی صَحِبَ خواجہ عَبْدَ الْحَقِّ صَحِبَ خواجہ
عُبَیْدَ اللہِ الْاَحْرَارِ الْمَذْکُوْرِ پہر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنگی کی صحبت مین رہی وہ اپنے

باب مولانا درویش محمد کی صحبت مین رہی وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت مین رہی وہ خواجہ
عبید اللہ احرار کی صحبت مین رہی اور امیر ابو العلا امیر عبد اللہ کی صحبت مین رہے
وہ امیر یحیی کی صحبت مین رہی وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت مین رہی وہ خواجہ عبید اللہ
مذکور کی صحبت مین رہی والخواجہ احرار صحب شیوخا کثیرین منہم
مولانا یعقوب الچرخی وخواجہ علاء الدین الغجدوانی صحبا
خواجہ نقشبند بلا واسطۃ وصحب الاول ایضا لخواجہ علاء الدین عطار
الثانی خواجہ محمد پارسا وہما من کبار اصحاب الخواجہ نقشبند اور خواجہ احرار نی بہت شیوخ کی صحبت حاصل
کی اونمین سی مولانا یعقوب چرخی اور خواجہ علاء الدین غجدوانی ہین وہ دونون خواجہ نقشبند کے
صحبت مین رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاء الدین عطار کی بھی
صحبت مین رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین غجدوانی خواجہ محمد پارسا کے صحبت مین رہے اور دونون
یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کی عمدہ مریدون سے ہین ف چرخ قریہ ہی غزنین کی توابع سے
اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک ضلع ہی بخارا کی توابع سی اور نقشبند کمخاب بافکو کہتی ہین خواجہ
نقشبند اور اونکی آبا یہی پیشہ کرتی تھی والخواجہ نقشبند صحب شیوخا کثیرین اجلہم
خواجہ محمد باباسماسی وخلیفتہ الامیر سید کلال والخواجہ محمد صحب خواجہ علی
الرامیتنی صحب خواجہ محمود ابا الخیر الفغنوی صحب خواجہ عارف ریوگری
صحب خواجہ عبد الخالق الغجدوانی صحب خواجہ یوسف الہمدانی صحب
علی الفارمدی اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین رہی بزرگتر اونمین خواجہ
باباسماسی ہین اور اونکی خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد باباسماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت
مین رہی وہ خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی کی صحبت مین رہی وہ خواجہ عارف ریوگری کے
صحبت مین رہی وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی
کی صحبت مین رہی وہ خواجہ علی فارمدی کے صحبت مین رہے ف سماس بفتح سین وتشدید
میم قریہ ہی بخارا کی توابع سی اور ریوگر بکسر رای مہملہ قریہ سی بخارا کی مضافات مین اور

اور فاند قریہ ہی طوس کی توابع سی صحب شُیُوخًا کثیرین اجلّہم اثنان احدہما

الامام ابو القاسم القشیری صحب ابا علی الدقاق صحب

ابا القاسم النصرابادی والحضرمی صحبا الشبلی صحب سید

الطائفۃ الجنید البغدادی والثانی خواجہ ابو القاسم الکرکانی صحب ابا

عثمان المغربی صحب ابا علی بن الکاتب صحب ابا علی بن الرودباری صحب جنید بن البغدادی

علی فارمدی بہت مشائخ کی صحبت مین ہی بزرگتر اونمین سی دو ہین ایک امام

ابو القاسم قشیری وہ ابو علی دقاق کی صحبت مین رہی وہ ابو القاسم نصر

ابادی اور ابو الحسین حضرمی کی صحبت مین رہی اور دونون سے یعنی

نصرابادی اور حضرمی شبلی کی صحبت مین رہی وہ سید الطائفہ جنید بغدادی

کی صحبت مین رہی اور دوسرے مرشد علی فارمدی کی ابو القاسم گرگانی ہین

جو ابو عثمان مغربی کی صحبت مین رہی وہ ابو علی کاتب کی صحبت مین رہی وہ ابو علی

رودباری کی صحبت مین رہی وہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہی ف ابو القاسم قشیری

رسالہ قشیریہ کی مصنف ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کی بیانمین نہایت عمدہ

کتاب ہی قشیر قبیلہ ہی عرب کا اور دقاق بفتح دال وتشدید قاف ہی اور گرگان

بضم کاف عربی وتشدید راء مہملہ وکاف عجمی ایک گانونکا نام ہی رودباری منسوب

بناحیہ کہ اونکی آباکا منشا تہا والجنید البغدادی صحب خالہ السری السقطی صحب

المعروف الکرخی صحب شیوخا کثیرین اجلّہم اثنان احدہما الامام علی بن موسی

الرضی صحب اباہ الامام موسی الکاظم صحب اباہ الامام جعفر ن الصادق

صحب اباہ الامام محمد ن الباقر صحب اباہ الامام زین العابدین صحب اباہ الامام

حسین صحب اباہ امیر المومنین علی بن ابی طالب صحب سید المرسلین صلی

اللہ علیہ وسلم والثانیہما داود الطائی صحب فضیلا وحبیبا العجمی وہما

صحبوا شیوخا کثیرین من التابعین و تبعہم اجلہم الحسن البصری
صحب هؤلاء اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم انس خادم رسول
الله صلی الله علیه وسلم وحافظ سنته فهذه سلسلة الصحبة لاشك فی
صحتها واتصالها اور جنید بغدادی اپنی ماموں سری سقطی کی صحبت مین رہی وہ معروف
کرخی کی صحبت مین رہی اور معروف کرخی بہت مرشدونکی صحبت مین رہی بزرگتر
اونمین دو مرشد ہین ایک تو امام علی بن موسی رضا ہین وہ اپنی والد امام موسی کاظم
کی صحبت مین رہی وہ اپنی والد امام جعفر صادق کی صحبت مین رہے وہ اپنی
والد امام محمد باقر کی صحبت مین رہی وہ اپنی والد امام زین العابدین کی صحبت مین
رہے وہ اپنی والد امام حسین کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امیر المومنین
علی بن ابیطالب کے صحبت مین رہی وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین
رہے اور معروف کرخی دوسرے مرشد واد ہاتی ہین جو فضیل عیاض
اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت مین رہی اور تینون حضرت تابعین اور تابع
تابعین مین سی بہت بزرگون کی صحبت مین رہے بزرگتر اونمین سے حسن بصری
ہین اور یہہ تابعین اصحاب کبار کے صحبت مین رہی اونمین سے انس بن
مالک ہین جو خادم تہی رسول علیہ الصلوة والسلام کی اور اونکی احادیث کی حافظ
تو یہہ سلسلہ ہے صحبت کا اسکی صحت اور اتصال مین کچہہ شک نہین ف مولانا
نی فرمایا کہ مینی حضرت ولی نعمت یعنی مصنف سی پوچہا کہ شیخ ابو علی فارمدی
کہ ابو الحسن خرقانی کی ساتہہ نسبت رکہتی ہین اس رسالہ مین نہ ذکر فرمائی فرمایا کہ یہہ
نسبت اویسیت سے ہی یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالہ مین غرض یہہ
ہی کہ نسبت صحبت کی مع عن عالم شہادت مین جو ثابت ہے مذکور ہو ولیکن
اویسیت کی نسبت قوی اور صحیح ہی شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سی
فیض ہی اور اونکو بایزید بسطامی کی روحانیت سی اور اونکو امام جعفر صادق کے

روحانیت سی ترتیب سے ہے چنانچہ رسالہ قدسیہ مین خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ نے
مذکور کیا ہی وللامام جعفر بن الصادق ایضاً انتساب الی جدہ ابی امہ القاسم بن
محمد بن ابی بکر الصدیق عن سلمان الفارسی عن ابی بکر الصدیق عن رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اور امام جعفر صادق کو انتساب ہی اپنی نانا قاسم بن محمد
بن ابی بکر صدیق کی طرف ہی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہی سلمان فارسی سے
اونکو ابی بکر صدیق سی اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنہا سلاسل الجزئی
الاتصال فی طرف منہا بالصحبۃ وفی طرف بالبیعۃ او الخرقۃ ان اللہ فالعبد ا
ولی اللہ اخذ الطریقۃ عن ابیہ الشیخ عبد الرحیم عن السید عبد اللہ عن
الشیخ آدم عن الشیخ احمد السہرندی عن ابیہ الشیخ
عبد الاحد عن شاہ کمال اور ہماری اور بہی سلاسل مین جنکی بعض مین نیاز صحبت کے
اتصال ہے اور بعض مین نیاز بیعت یا خرقہ پوشی کے تو بندہ ضعیف ولی اللہ
نی طریقہ اپنی والد شیخ عبد الرحیم سے اونہون نی سید عبد اللہ سی اونہون نی شیخ آدم
نوری سی اونہون نی شیخ احمد سہرندی سی اونہون نی اپنی والد شیخ عبد الاحد سی اونہون
نی شاہ کمال سے نصاً عن شیخ سکندر عن جدہ شیخ کمال المذکور
عن السید فضیل عن السید گدای رحمن عن السید شمس الدین عارف عن السید
گدای رحمن بن ابی الحسن عن شمس الدین صحراوی عن السید عقیل عن السید
بہاء الدین عن السید عبد الوہاب عن السید شرف الدین قتال عن السید
عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقۃ ابی محمد عبد القادر الجیلانی عن ابی سعید المخزومی
عن ابی الحسن القرشی عن ابی الفرج الطرطوسی عن ابی الفضل عبد الواحد التمیمی عن
ابیہ الشیخ عبد العزیز التمیمی عن ابی بکر الشبلی المذکور سندا و شیخ احمد سہرندی کو شیخ سکندر سی بہی طریقہ
ملا اور اونکو اپنی دادا شیخ کمال مذکور سے اونکو سید فضیل سی اونکو سید گدای رحمن
بن محبوب علی سی اونکو سید شمس الدین عارف سی اونکو سید گدای رحمن بن ابو الحسن

سی اونکو شمس الدین صحرائی سی اونکو سید عقیل سے اونکو سید بہاء الدین سی اونکو
سید عبد الوہاب سی اونکو سید شرف الدین قتال سے اونکو سید عبد الرزاق سے
اونکو اپنی والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی سی اونکو ابو سعید مخزومی سے اونکو
ابو الحسن قرشی سی اونکو ابو الفرج طرطوسی سے اونکو ابو الفضل عبد الواحد تمیمی سے
اونکو اپنی باپ شیخ عبد العزیز تمیمی سے اونکو ابو بکر شبلے سے اونکو
اوس سند سے جو قبل اسکی مذکور ہو چکی ہے یعنے جنید بغدادی سی تا شاہ ولایت علی
مرتضیٰ ع ف یہہ شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کی بخرم تفخیم
و تشدید تای ہملہ مشدد و مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہی وَاَیْضًا تَاَدَّبَ شَیْخُنَا عَبْدُ
الرَّحِیْمِ عَلٰی رُوْحِ جَدِّہٖ لِاُمِّہِ الشَّیْخِ رَفِیْعِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ وَاَجَازَہٗ قَبْلَ
اَنْ یُّوْلَدَ بِسِنِیْنَ بِطَرِیْقِ خَرْقِ الْعَادَۃِ عَنْ اَبِیْہِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ نَجْمِ الْحَقِّ جَائِلَدَہ عَنِ الشَّیْخِ
اور بہی ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوئی اپنی نانا شیخ رفیع الدین کے روح سی
اونہوں نی اونکو اجازت طریقت دی اونکی پیدا ہونی سی چند سال کی پہلی بطریق کرامت
اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنی والد قطب عالم سی اور اونکو نجم الحق جائیلدہ سی اونکو شیخ عبد العزیز
سی جو رسالہ عزیزیہ کی مصنف ہیں وَلَہٗ طُرُقٌ اُخْرٰی اَجَازَ لَہُ السَّیِّدُ عَظْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَرْ
اٰبَادِیُّ عَنْ اٰبَائِہٖ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ قَاضِیْ خَانْ یُوْسُفَ النَّاصِحِیِّ عَنْ حَسَنِ بْنِ
طَاہِرٍ عَنْ سَیِّدِ رَاجِیْ حَامِدْ شَاہ عَنِ الشَّیْخِ حُسَامِ الدِّیْنِ الْمَانِکْپُوْرِیِّ عَنْ خواجہ
نُوْرِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ اَبِیْہِ عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ اَسْعَدِ اللَّاہُوْرِیِّ الْبَنْگَالِیِّ اَخِیْ سِرَاجِ عُثْمَانَ
الْاَوْدِیِّ عَنِ الشَّیْخِ نِظَامِ الدِّیْنِ اَوْلِیَاءَ عَنِ الشَّیْخِ فَرِیْدِ الدِّیْنِ گنج شکر عَنْ خواجہ
قُطْبِ الدِّیْنِ بَخْتِیَارْ کَاکِیِّ عَنْ خواجہ مُعِیْنِ الدِّیْنِ السَّنْجَرِیِّ عَنْ خواجہ عثمان
ہَرْوَنِیِّ عَنْ حَاجِیْ شَرِیْفِ الزَّنْدَنِیِّ عَنْ خواجہ مَوْدُوْدِ چِشْتِیِّ عَنْ اَبِیْہِ خواجہ یُوْسُفَ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ چِشْتِیِّ عَنْ خَالِہٖ خواجہ محمد چِشْتِیِّ عَنْ اَبِیْہِ خواجہ ابی احمد چشتی عن خواجہ
اَبِیْ اِسْحٰقَ الشَّامِیِّ عَنْ مُمْشَاد عُلُوِّ الدِّیْنَوَرِیِّ عَنْ اَبِیْ ہُبَیْرَۃَ الْبَصْرِیِّ عَنْ حُذَیْفَۃَ الْمَرْعَشِیِّ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ

ادہم عن فضیل بن عیاض عن عبد الواحد بن زید عن الحسن البصری عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عن سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخ عبد الرحیم کی اور بہی طرق ہین اونکو اجازت
دی سید عظمت اللہ اکبرابادی نی اونکو سند حاصل ہی اپنے باپ دادون سی اونکو شیخ عبد العزیز سے
اونکو قاضیخان یوسف ناصحی سی اونکو حسن بن طاہر سی اونکو سید راجی حامد شاہ سی اونکو شیخ
حسام الدین مانکپوری سی اونکو خواجہ نور قطب عالم سی اونکو اپنی والد علاء الحق بن اسعد سی جو اصل
مین لاہوری ہین اور مسکن مین بنگالی اونکو اخی سراج عثمان اودہی سی اونکو سلطان المشائخ
نظام الدین اولیا سی اونکو شیخ فرید الدین گنجشکر سی اونکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے
اونکو خواجہ معین الدین سجزی یعنی سیستانی سی اونکو خواجہ عثمان ہارونی سی اونکو حاجی
شریف زندنی سی اونکو خواجہ مودود چشتی سی اونکو اپنی والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی
سی اونکو اپنی ماموں خواجہ محمد چشتی سی اونکو اپنی والد خواجہ ابو احمد چشتی سی اونکو
خواجہ ابو اسحق شامی سی اونکو ممشاد علو دینوری سی اونکو ابو ہبیرہ بصری سی اونکو حذیفہ
بن مرعشی سی اونکو ابراہیم بن ادہم سی اونکو فضیل بن عیاض سی اونکو عبد الواحد بن
زید سی اونکو حسن بصری سے اونکو امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سی اونکو
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سی ف مولانا نی فرمایا مانکپور پورب مین ایک قصبہ
ہی الہ آباد کی قریب اور اودہ ایک شہر ہی پورب مین جسکو فیض آباد کہتی ہین اور سجزی
بکسر سین مہملہ وسکون جیم وزاے معجمہ منسوب ہی سجستان کیطرف جو معرب ہی سیستان
کا اور ہر چند اولیا جمع ہے ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اسواسطی لقب ہوا
گویا کہ ایک ولی اولیاء کثیر کی مانند ہی چنانچہ قرآن مجید مین ابراہیم علیہ السلام کو امت
فرمایا اور اسکی مثالین بہت ہین جیسی عبید اللہ کا لقب احرار ہی اور کعب کا لقب
احبار اور زندنی ایک پرگنہ ہی بخارا کی سات پرگنو مین سے اور وہ ہارون قریہ ہی
زندنی سی آدہ کوس پر اور چشت شہر ہی درہ کوہ مین واقع ہی دو منزل ہرات سے
اور اب اوسکو شاقلان کہتی ہین اور مرعش ایک شہر ہی شام کی توابع سی وقد ثبت
سندنا الوالد ایضا بحسب الباطن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذلک

اَنَّہٗ رَاٰہُ فِی مُبَشِّرَۃٍ فَبَایَعَہٗ وَعَلَّمَہٗ النَّفْیَ وَالْاِثْبَاتَ وَاَیْضًا مِنْ زَکَرِیَّا النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّہٗ عَلَّمَہٗ اِسْمَ الذَّاتِ اور میری والد مرشد ادب اموز طریقت کے ہوی بحسب باطن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بہی بانیطریق کہ انحضرت کو خواب مین دیکہا سو اونسی بعیت کی اور آپ نی اونکو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر سی بہی علیہ الصلوۃ والسلام ادب آموز ہوئی کہ اسم ذات بن اہونی تعلیم فرمائی وَاَیْضًا مِنْ رُوْحِ الْاَئِمَّۃِ الشَّیْخِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ وَالْخَوَاجَہ بَہَاءِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ نَقْشْبَنْد وَالْخَوَاجَہ مُعِیْنِ الدِّیْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْجِشْتِیِّ وَاَنَّہٗ رَاٰہُمْ وَاَخَذَ مِنْہُمُ الْاِجَازَۃَ وَعَرَفَ نِسْبَۃَ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْہُمْ عَلٰی حِدَتِہَا بِمَا فَاضَ مِنْہُمْ عَلٰی قَلْبِہٖ وَکَانَ یَحْکِیْ لَنَا حِکَایَتَہَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ اور بہی والد مرشد نی فیض پایا ائمہ طریقت کی ارواح سی یعنی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن کی روح سی اور اونکو خواب مین دیکہا اور اونسی اجازت اور ہر بزرگ کی نسبت اونسی علیحدہ علیحدہ دریافت کی جسکا فیض ہوا اون حضرات کی طرفسی اونکی دل پر اور حضرت والد ہم سی اونکی حکایات بیان فرماتی تہی حق تعالی اونسی اور اون حضرات سب سے راضی ہو وَاَمَّا الْعُلُوْمُ الظَّاہِرَۃُ مِنَ التَّفْسِیْرِ وَالْحَدِیْثِ وَالْفِقْہِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَالْکَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَیِّدِی الْوَالِدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَہُوَ اَقْرَأُ صِغَارَ الْکُتُبِ عَلٰی اَخِیْہِ اَبِی الرِّضَا مُحَمَّدٍ وَالْکِبَارَ مِنْہَا عَلٰی مِیْرْزَا زَاہِدٍ الْہَرَوِیِّ صَاحِبِ الْحَوَاشِی الْمَشْہُوْرَۃِ عَنْ مِیْرْزَا فَاضِلٍ عَنْ مُلَّا یُوْسُفَ الْکَوْسَجِ عَنْ مِیْرْزَاجَانَ وَغَیْرِہٖ عَنِ الْمُحَقِّقِ مُلَّا جَلَالِ الدَّوَانِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَسْعَدَ وَغَیْرِہٖ عَنْ تَلَامِذَۃِ الْعَلَّامَۃِ التَّفْتَازَانِیِّ وَالْعَلَّامَۃِ الشَّرِیْفِ الْجُرْجَانِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ اور علوم ظاہر منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول اور منطق کی سو اونکو ہمنی پڑہا اپنی مرشد والد سی رضی اللہ عنہ اور والد کی چہوٹی کتابین اپنی بہائی

ابو رضا محمد سے پڑہین اور بڑی کتابین میر زاہد ہروی سے پڑہین جو مصنف ہین حواشی مشہورہ درسیہ کے اور میر زاہد نے مرزا فاضل سے اونہون نے ملا یوسف کوسج سے اونہون نے میرزا جان وغیرہ سے اونہون نے محقق ملا جلال دوانی سے انہون نے اپنے باپ اسعد وغیر تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم ف علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما مین مشہور اور معلوم ہے لہذا مصنف نے اوسکو نہ ذکر فرمایا وَاَجَازَ لِی الْمِشْکٰوۃَ الْمَصَابِیْحِ وَالصَّحِیْحَ الْبُخَارِیَّ وَغَیْرَہٗ مِنَ الصِّحَاحِ السِّتِّ الثِّقَۃُ الثَّبْتُ حَاجِی مُحَمَّدُ اَفْضَلُ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ مُحَمَّدْ سَعِیْدٍ عَنْ جَدِّہٖ شَیْخِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّرْہِنْدِیِّ بِسَنَدِہِ الطَّوِیْلِ الْمَذْکُوْرِ فِیْ مَقَامَاتِہٖ وَھٰذَا اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِیْرَادَہٗ فِیْ ھٰذِہِ الرِّسَالَۃِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَظَاہِرًا وَبَاطِنًا اور مجکو اجازت دی مشکوۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبد الاحد سے اونہون نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے اونہون نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سرہندی سے اونکے سند طویل مذکور ہے اونکی مقامات اور تصانیف مین اور یہہ تمامی ہے اوس مضمون کی جسکی لانے کا ہمنے اس رسالہ مین ارادہ کیا تہا اور شکر ہے اللہ تعالی کا ابتدا مین بہی اور انتہا مین بہی اور باطن مین بہی مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ اوسکی حسن توفیق سے ترجمہ قول الجمیل کا چوبیسوین ربیع الآخر سنہ بارہ سو ساٹہہ ہجری مین پورا ہو گیا حق تعالی میری بہول چوک اور کج فہمی کو بہ برکت ارواح طیبہ اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور ان حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدہ دل کو نورانی فرمادے آمین اور اہل اسلام کو اس ترجمہ سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ مین رکہے آمین ثم آمین

فہرست فوائد شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل که کن یادده

فوائد فصل اول و دوم

تمام شد فهرست شفاء العلیل ترجمه قول الجمیل فقط

خدایا بیامرز این هر سه را

نویسنده خواننده گوینده را

تم تم تم تم تم تم تم

تم تم تم تم تم تم

تم تم تم

تم تم

تم

در مطبع احمدی واقع دهلی باهتمام امو جان انطباع تازه یافت